Checked
1987

CHECKED
RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

۳۳۶۰۸

ماشاء الله لا قوة الا بالله

نعت الجواب من تصنیف مولانا مولوی جناب حکیم محمد عبدالحی صاحب المتخلص بہ تحقیق

باغ رحمت

المعروف بہ

فردوس محمدی

باہتمام منشی محمد علی نبیرہ ملا باجا صاحب مغفور علاقہ دیوانی سرکار عالی منصبدار المتخلص بہ بیدار

قد طبع در مطبع نظام المطابع واقع چھتہ بازار

CHECKED 1996

تمام

ما شاء الله لا قوة الا بالله

نعت لاجواب من تصنیف مولانا مولوی جناب حکیم محمد عبد الحی صاحب المتخلص بہ تحقیق

باغ رحمت

المعروف بہ

فردوس محمدی

باہتمام منشی محمد علی نیر لہنا صاحب مغفور منصبدار علاقہ دیوانی سرکار عالی المتخلص بہ بیدار

بطبع نظام المطابع واقع چھتہ بازار

دفتر نمبر	۳۳۹۰۸
فن نمبر	ع ۲۵۱
کتاب نمبر	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شعر

حمدِ خدا و نعت نبیؐ کس سے ہو بیان
انسان تو کیا ملک کی ہی یان گنگ ہے زبان

التجا

اے احمدؐ مختار یہہ ہے عرض مری
مین امتی ہون آپ ہین واللہ نبیؐ
تحقیق کی التجا ہے وقت حلت
آسان مشکل ہو یا رسولِ عربیؐ

مثنوی

بعد حمدِ خدا اور نعت نبیؐ
عرض تم سے محبو ہے سنلو مری
پڑھیے ہر دم نبیؐ پر درود و سلام
آل و اصحاب پہ تم محبو مدام
تھی تمنا یہہ مدت سے دل مین مری
وصفِ احمدؐ مین تصنیف ہووے کوئی

ایک نکا سنو مومنون ماجرا
جشن میلاد ہوتا تھا گھر مین جسکے
سر سے پاتک تھے وہ مثل نور خدا
جیسے چہرہ پہ اونکے نظر ٹہنے کی
پوچھا حضرت سے جسوقت ہین آپ
مسکرا کر لگے کہنے وہ بیگمان
اب تو نعت نبیؐ اور لکھہ حمد رب
گفتگو اوسنے میری جبھی سر بسر
حب دنیا ہوئی دلسے میرے گریز
پھر ہوا قصد ہجرت کے کرنا سفر
قلب کہتا تھا مجھسے یہہ ہر دم پکار
وصف احمدؐ مین تالیف کر تو کتاب
کوئی قصہ نہ کچھہ تو کہانی ہے یہہ
ذکر احمدؐ کا سمجھو نہ ہوتا ہے یہہ
صدق دلسے پڑہینگے جو نعت نبیؐ
دلسے سننے کو آئینگے جو عاشقان
مال و زر کچھہ لٹانا ہے اسجا نہین

شب کو رویا مین مجھکو بشارا ہوا
ایک صاحب وہان غیب سے آگئے
ہوش جاتے رہے دلپہ لرزا پڑا
پھرتا ابتک ہے آنکھونمین جلوہ وہی
کچھہ تو فرماؤ آنیکا آقا سبب
ذکر میلاد آیا ہون سننے کو یہان
دلکے مقصد ترے پورے ہوینگے سب
کھلگئی آنکھہ میری یکایک ادہر
آگ عشق نبیؐ ہوگئی دلمین تیز
عمر باقی مدینے مین کرنا بسر
ہند مین رکھہ تو اپنا کوئی یادگار
جسکے باعث سے بخشش ہو روز جزا
بلکہ بخشش کی واللہ نشانی ہے یہہ
مومنون رحمت حق کا شعبہ ہے یہہ
نار دوزخ سے بچکر رہینگے سبھی
کل مقاصد دلی اپنے پائینگے یان
پڑہیے صلوات خاموش رہنا نہین

سامعین

سامعین سے ہے خادم کی یہہ التجا بحق حق کیجئے مغفرت کی دعا

اب یہہ تحقیق عاصی ہے یارب ترا
از طفیل محمدؐ تو اسکو بچا

امابعد خاکسار ازلی عاصی پُر معاصی حکیم محمد عبد الحق المتخلص بہ تحقیق جملہ عاشقان روئے احمدی وطالبان فردوس محمدی صلعم کے خدمات بابرکات مین عرض رسا ہے کہ حضرات یہہ کتاب ہم تصنیف وہم تالیف ہے۔ مؤلف کو ایک عرصہ تک مولود شریف اور سمع کی محفلات مین حقانی اور نعتیہ اشعار سننے کا ازحد اشتیاق تھا۔ شدہ شدہ دل نے یہہ چاہا خود بھی کچھہ اشعار لکھنے کا حوصلہ پیدا کرے اس ارادہ کے ساتھہ ہی خدائے پاک کا یہہ کلام۔ (الشعراء یتبعھم الغاوون یعنے شعرا کی پیروی بیہودہ لوگ کرتے ہین) یاد آگیا۔ جس سے دلکو ازحد تشویش ہوئی آخر عقل نے یہہ بحث پیش کی کہ اگر ایسا ہی ہوتا تو مولانا رومی اور مولانا جامی اور مولانا حافظ شیرازی اور مولانا شیخ سعدی علیہ الرحمن وغیرہ وغیرہ یہہ حضرات جو تصنیفات کہ لکھے ہین وہ تمام اشعار ہی اشعار ہین۔ کیا وہ حضرات۔ اس آیتہ شریف سے واقف نہ تھے بعد غور

کے یہہ نتیجہ نکالا گیا کہ ۔ وہ شعر لکھنا جائز نہوگا کہ جسمین غزلیات اور دنیا کی افسانہ جات اور مجازی معشوق کی تعریف جو کذب مضمونات کے ساتھہ لکھا جاوے ۔ ہان خدا اور اوسکے رسول کی صفت و ثنا جو کہ حدیث اور قرآن سے مطابقت ہو ایسے اشعار کے لکھنے مین کسی قسم کی ممانعت نہین ہے ۔ پس دلنے چاہا کہ اوسکے حبیب ؐ کی صفت و ثنا مین کچھہ اشعار لکھین تا کہ احقر کی سیاہ کاری ۔ جو بالکل قابل بخشایش نہین ہے ۔ خداوند کریم کے نزدیک جیسا کہ اوسکا حبیب ؐ پیارا ہے ویسا ہی اوس حبیب کا ثنا گو بھی واجب الرحم گردانا جائے ۔ واللہ ثم باللہ یہہ عاصی پر معاصی صرف اسی خیال سے جو دلمین آیا جیسا خدا اور اوسکے حبیب ؐ نے تائید فرمایا ۔ اپنے طبعی زور اور وفور جذبات عشق محمدی ؐ سے چند قصاید آنجناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین عرض کیا ۔ اپنے آقا کے مولد اور دوسرے حالات جو اوسکے اور بھی عشاق چیدہ چیدہ لکھے ہین ۔ اور مولود شریف کے پڑھنے والون کو ہر ایک بیان کی تلاش اور جستجو کر کے پڑھنے مین از حد دقت واقع ہوا کرتی ہے آسانی ہو جائے پس تمام بیانات کو معتبر کتب سے فراہم کر کے مسلسل ترتیب دیا ۔ اور اوسکو صرف اپنے ہی ایک نظم و نثر پر منحصر نکیا بلکہ حسب موقع اور شعراے نامدار کی نظم و نثر بھی ہرجہ

محل پر

محل پر شامل کردیگئی تاکہ کتاب کا لطف بڑھجائے ۔ اور سامعین کے مقبول خاطر ہو ۔ کچھہ شاعری کے فن مین اوستاد کہلانا یا نام پیدا کرنیکی غرض تہین تہی اسلیئے تمام حضرات سے امید کیجاتی ہے کہ بمصداق (اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مَعَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ) کے اگر عبارت یا اشعار مین کچھ سہو واقع ہو تو چشم تلطف سے معاف فرماوینگے حضرات اس کتاب کو احقر نے لکھکر تخمیناً دس بارہ سال کا زمانہ گذر گیا ۔ بعض بعض اوقات چند مولودخوانون نے اس کتاب کو میرے پاس سے لیجاکر اکثر محفلون مین پڑہا کرتے تھے ۔ چونکہ نعت رسول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی برکت سے جس محفل مین یہہ کتاب پڑہا گئی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مقبول خاطر ہر خاص و عام کے ہوی ۔ اور جس تاریخ سے کہ مولف اسکو لکھنا شروع کیا اوسکے ابتداہی زمانہ مین بافضال ایزدی و تلطف محمدی نیاز مند نے عالم رویا مین دیدار سے آنجناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف عزت پایا ۔ اور دنیا مین جو کچھہ احقر کو اس کتاب کے ذریعہ سے فتوحات نصیب ہوئے احقر کا دل ہی جانتا ہے ۔ اور جبکہ دیدار سے سرفراز ہوا ۔ پھر تو دفعتاً آتش عشق رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس زور سے دل مین بھڑکی کہ معہ اپنے لواحقین کے

بارادہ ہجرت مدینہ منورہ کے سفر پر آمادہ ہوگیا مگر اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ کُلُّ اَمرٍ مَرھُونٌ بِاَوقَاتِہٖ - صرف اوسوقت اوراوسکے ارادہ کی انتظاری باقی رہی ہے وہ بڑا نکتہ نواز ہے اوراوسی کا قول ہے کہ - وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ - یعنے وہ جسکو چاہتا ہے عزت دیتا ہے - اور جسکو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے اور ہر حال مین کُل کا وہ مالک و مختار ہے مگر ہم بندون کو - اوسکے فضل و کرم سے نا اُمید نہین ہونا چاہئے - کیا عجب ہے کہ وہ اپنے حبیبؐ کے صفت و ثنا کے فیض سے میرے اس ارادہ کو پورا کردے حضرات مین ایک نادار اور مفلوک الحال اوس خدائے پاک کی درگاہ کا ادنی بندہ - اور اوسکے حبیبؐ کا نام لیوا ہون ایکروز شبکو اپنی ناگفتہ بہ بداعمالی پر نادم ہوکر اپنے اس ارادہ کی ناکامیابی سے مایوس ہوکر - سوگیا تھا - اوسی شب کو - جو بشارہ کہ ہوا نظم ذیل سے ظاہر ہوسکتا ہے -

قصیدہ

دورِ افلاک شبوروز ستاتے ہین مجھے
ہجرِ احمدؐ مین دلا خوب رُلاتے ہین مجھے
شاہِ والا سوے یثرب جو بلاتے ہین مجھے
بخت خوابیدہ مرے آج جگاتے ہین مجھے
خواب مین ایک کرشمہ یہہ دکھاتے ہین مجھے
پیشوا اہل عرب آکے لیجاتے ہین مجھے

پوچھا خوش ہوکے ہین ہر ایک سے جب نام و نشان ۔ شیخ ہین کہکے وہ نام اپنا بتاتے ہین مجھے
حاکم سے شاہ کے آئے ہین حفاظت کیلئے ۔ اب چلو شوق سے تم کہکے جتاتے ہین مجھے
حکم ہے شاہ کا ہم تمہین لے چلنے کو ۔ با ادب کہکے یہی مژدہ سناتے ہین مجھے
شوق دیدار نبی میں جو وطن سے نکلا ۔ خضر خود راہ نما راہ بتاتے ہین مجھے
یہہ اشارہ ہے سفر ہند سے کرنے کیلئے ۔ اب یقین ہے کہ مگر شاہ بلاتے ہین مجھے
دوستو بخشدو تم بہر خدا میری خطا ۔ سوئے یثرب سے تقدیر لیجاتے ہین مجھے
صبر کی جا ہے دعا کیجئے تم میرے لئے ۔ لیجئے تسلیم چلا شاہ بلاتے ہین مجھے
جو جو اشفاق و عنایات تمہارے تھے مدام ۔ یاد تم سبکی شب و روز دلاتے ہین مجھے
للہ الحمد مجھے سامنے اپنے شاہا ۔ ساغر وصل [illegible] سے پلاتے ہین مجھے

سنکے یہہ حال رو یا حقیقت عشق
ہو مبارک کی صدا لوگ سناتے ہین مجھے

یہہ خواب تخمیناً چھ مہینے پیشتر دیکھا گیا تھا۔ ہر چند بے سر و سامان توکل بخدا امسال حجاج کے قافلے کے ساتھہ عزم سفر کرکے زاد سفر کیلئے متردد تھا لیکن خدائے تعالی مسبب الاسباب ہے اکثر وہ یہہ کتاب کسی مولود خوان کے ذریعہ۔ مولانا مولوی جناب میر برکت علی صاحب سابق مددگار صدر مہتمم صفائی بلدہ حال وظیفہ یاب سرکار عالی کے پاس پڑہا گئے تہی۔ جناب ممدوح نے سنکر پسند فرمایا۔ اور [illegible] کے

ارادہ سے واقف ہوکر۔ یہہ ارشاد فرمایا کہ۔ چند جلدین اس کتاب کے فیض عام کے لئے طبع کروا دینا مناسب ہے۔ اور اوسکو ہدیہ کرکے اوسی ذریعہ مین تم اپنے زاد راہ کا سامان مہیا کرلینا انسب ہے۔ اور دوسرے چند احباب نے بہی۔ اس رائے کو پسند کیا اور ہر طرح کی امداد فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیعُ اَجرَ المُحسِنِینَ ۔ یعنے بیشک اللہ احسان کرنیوالون کے اجر کو ضائع نہین کرتا۔ ورنہ مجہہ مین کب اتنی استطاعت تہی جو اپنی ذات سے طبع کرواتا۔ نظر ثانی کے وقت اس کتاب کی صحت مین میرے ایک اشفاق فرما دوست حضرت بلہا صاحب مرحوم و مغفور کے نبیرہ منشی محمد علیصاحب منصبدار المتخلص بہ بیدار نے جو علم فارسی اور شعر گوئی مین یقیناً اپنا نظیر نہین رکہتے ہین مجہکو بڑی امداد دئے۔ اب مین بعد حمد و سپاس پروردگار عالم و نعت رسولِ مکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے جناب مولوی میر برکت علیصاحب او مشفقی منشی محمد علی صاحب بیدار کا تہے دل سے شکریہ ادا کرتا ہون اور تمامی دیندار بہائیون کے نسبت جناب باری مین یہہ التماس پیش کرتا ہون کہ اللہ جل شانہ تمام حضرات کو اپنی رحمت کے نظر سے دیکہے اور سعادت دارین سے سرفراز فرماوے اور اپنے حبیب کے دیدار سے مشرف کرے اور بہ طفیل اس نعت مبارک کے تمام دیندار

بہائیون کو نیک ہدایت دیوے اور عشق رسول معظم مین مبتلا کر دے اور اوس کی شریعت کے پابند کرے ضلالت اور گمراہی سے محفوظ رکھے اور اون سکے جملہ مقاصد دینی و دنیوی کو پورا کر دیوے اور خاتمہ بالخیر کرے اور زیارت حرمین شریفین نصیب کرے اور تمام حضرات کی طفیل سے خداوند عالم اس گنہگار اور عاجز و لاچار کا بھی خاتمہ خیر کرے اور اس حقیر کے مقصد دلی کو بھی بر لاوے آمین ثم آمین۔

قصیدہ

وہ بھی دن لائے خدا دلکا بھی ارمان نکلے
در اقدس پہ پہونچکر ہی مری جان نکلے

لے اوڑی باد صبا سوئے مدینہ ہمکو
یاد گیسوئے نبی مین جو پریشان نکلے

خاک رہتی ہی بگولہ کیطرح چکر مین
اب تو ارمان ترے گردش دوران نکلے

جب گنہگار ہوئے حشر کے دن ہم ثابت
بخشوانیکے لیئے احمد ذیشان نکلے

رخ پر نور پیمبر سے ہٹا ہے گیسو
ابر سے اب تو بھلا مہر درخشان نکلے

فیض سے داغ غم فرقت پیغمبر کے
شکر ہے قلب و جگر رشک گلستان نکلے

دیکھکر آپکے عشاق کو کہتے ہین ملک
مور سمجھے تھے جنہین رشک سلیمان نکلے

چشم حق بین سے ترے نور کو ہم دیکھتے ہین
شکر کی جا ہے کہ ہم صاحب عرفان نکلے

ق

جب بیابان مین ہوا آپکی وحشی کا گذر
پاے بوسی کیلیئے شیر نیستان نکلے

پیشوائی کیلیئے نجد سے مجنون آیا
جوش وحشت مین جو ہم چاک گریبان نکلے

مستحق ہو گئی فردوس بریں کی تحقیق　　شکر ہے ہم بھی پیمبر کے ثناخوان نکلے

قطعہ در مدح نواب مستطاب خورشید قباب سکندر القاب دارا شوکت فریدون حشمت ارسطو زمان حاتم دوران نواب میر محبوب علیخان فتح جنگ سپہ سالار نظام الملک آصفجاہ بہادر اعلیحضرت فیضدرجت وقیصر سان عالم و عالمیان بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی شاہ دکن خلد اللہ ملکہ و دولتہ و حشمتہ و سلطنتہ

ہو الرحیم

شاد رکھے تجھے دارین میں خالق میرا　　نہ پھرے کوئی در سے ترے خالی دامان

در بیان شجاعت

گر بیان تیری شجاعت کا لکھے کلک نحیف　　سر قلم ہو کے گرینگے تیرے دشمن کے یہان

در بیان فراست

ہو بیان مجھسے فراست کا بھلا کیا احول　　توسن فکر سے تیرے ہی ارسطو حیران

در بیان عدل

وہ بیان آجائے اگر عدل کیجانب تیرا　　ظلم ہر سو پھرے ہو صورت طفل نالان

در بیان سخاوت

کیا سخاوت کی تری مجھسے رقم ہو توصیف　　حوصلہ پست ہے اس جا تو ہے حاتم کا عیان

در بیان شکر

اے میرے شاہ ترے لطف و کرم کے باعث
ہی رعایا یہہ دکن کی خوش و خرم شادان

دربیان التماس

مین بھی ادنی ہون نمکخوار رعایا سے تری
کرنا چاہتا ہون مدینہ کی سفر کا سامان

حال پر میرے اگر ہووے ترا لطف و کرم
کیا عجب ہے جو نکلے مرے دلکا ارمان

کرکے ہجرت مین دکن سے جو مدینہ جاؤن
بس وہان مین ہی کرون اپنی بسر عمر روان

میر محبوب علیخان جو دکن کا تو ہی شاہ
تجھکو دشمن پہ فتح ہو بطفیل سبحان

اہل و اولاد رہے تیری ہمیشہ قایم
حیدرآباد تجھی سے ہی مثال بستان

یہہ دعا ہی مری خالق سے اب اے شاہ دکن
ہو مبارک تجھے یہہ تخت جلوس شایان

روسیہ ہو تیرے دشمن کا زحل کی صورت
دوست سب خوش ہین تیرے بطفیل یزدان

تا قیامت رہے روشن یہہ چراغ ای شفیق
یا الہی رہے نابود یہان باد خزان

تمت

طبعزاد شاعر نازک خیال مولانا جناب امتیاز علی خان صاحب منصبدار دیوانی علاقه سرکار عالی۔ المتخلص به نامی۔

جانم فدا کیست به پرس از ادای خویش
اے ترک ناز تا چه کنی بر جفاے خویش

جانم ستان و باز بده نیست مشکلت
از تیغ جان ستان و لب جان فزاے خویش

چون پرده هاے دیده من فرش راه تست
کن پایمال از روش دلرباے خویش

جان و دلم چو صبر و خرد کردمست نثار
جز درد عشق هیچ ندارم براے خویش

از خویش رفته ام چو ترا یافتم بخویش
صد شکر هوش خویش نماندم بجاے خویش

شمس الضحیٰ ز عالم بالا خطاب اوست
بے سایه زان شده است قد حق نماے خویش

یارب کجاست نامه بری یا کبوتری
بر باد داده ام چه هوس نامه هاے خویش

یکدل که بود رفت بسوداے گیسوئش
مایم و صد وبال ز آه و بکاے خویش

آن تنگ دل که آنچه به بخشند ازان لبتست
از کوه هیچ نشنوی الا صداے خویش

خالی ز خویش باش که از یار پر شوی
فانوس و شمع ساز دلا رهنماے خویش

آخر بکوے یار مرا رهبری کند
مرهون منتم ز دل مبتلاے خویش

لعلش چه نوش دارو ے جان است نامیا
دردا کزو بکام نگیرم دواے خویش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی نام تیرا ہے وظیفہ دوست دشمن کا
ترے ہی ذکر مین ہر دم چلے من کا سمرن کا

فدا کر دون مین تری راہ مین سر یہ تمنا ہے
کسی ڈھب سے اتر جائے خدایا بوجھ گردن کا

یہ دل زخمی ہوا ہے خنجر ابروے احمدؐ سے
طبیبو تم نہ سمجھو اسکو ہے یہ زخم آہن کا

چلا دل میرا پہلو سے نروکو اسکو جانے دو
وہ عاشق ہے محمدؐ کا ہے شیدا اونکی چتون کا

مچلکر جان کہتی ہے نکل جاونگی مین تن سے
خدا جانے ارادہ ہے کدھر کا کس کے درشن کا

بنالون آنکھ کی پتی مین پتلی جا ہے اوس کو
جو ملجائے کبھی مجھکو نظارہ روے روشن کا

مئے وحدت کو پیکر جھکیا ہون لغزش پا سے
ملا مجھکو سہارا جب مرے آقا کے دامن کا

لکھا کرتا ہون جسدم وصف تیرا یا محمدؐ مین
مری طبع روان دیتی ہے ہر دم کام توسن کا

مرون گر ہند مین لاشہ چلا جائیگا یثرب کو
نہ باقی ہند مین ہوگا نشان تک میرے مدفن کا

تصور جب سے دلمین تیرے جلوہ کا ہوتا ہے
گراتا برق ہے جان پر تجلا روے روشن کا

مین بلبل گلشن یثرب کا ہون تحقیق تم سمجھو
کوئی پوچھے تو کہدینا پتا بس میرے مسکن کا

سبحان اللہ تعالیٰ شانہ کہ ذات مجتمع الصفات اوس کی یعنے اوس اللہ کی بری ہے شرک اور زوال سے۔ اور الوہیت اور صمدیت اوسکی پاک ہی ادراک وہم وخیال سے۔ مشابہت اعراض ورجواہر سے قطعاً مبرا۔

قصیدہ

کیا بیان وصف کری بندہ ادنا تیرا — نہ ہوا حال فرشتون پہ ہویدا تیرا
معرفت جسکو ہو وہ دیکھے تماشا تیرا — ایک ایک ذرہ مین موجود ہی جلوہ تیرا
کونسا دل ہی کہ جسمین نہین جلوا تیرا — کونسا سر ہے کہ جس مین نہین سودا تیرا
کہلکے ایمانکی قسم کہتا ہون جانتو ل ہے — مثل و مانند نہین وہم مین حقا تیرا
ہی تو شہ رگ سی بھی انسانکے نزدیک مگر — نہین معلوم فرشتون کو ٹھکانا تیرا
بخش دی میرے جو عصیان تو بڑی بات نہین — نام مشہور ہے غفار خدایا تیرا

واسطہ دیکے محمدؐ کا دعا کر حق سے
دستگیر آج ہی حل ہوتا ہی عقدا تیرا

وہ ایسا معبود مطلق ہی کہ جسنے بنی آدم کے واسطے چراغ رہنمائی کا انبیا کے ہاتھ مین دیا۔ اور تمام عالم کو سید الانبیا سند الاصفیا احمدؐ مجتبےٰ محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمع جمال جہان آرا سے روشن کیا۔ بقول مولف۔

قصیدہ

نور احمدؐ ہے سب سے نرالا — ہے جہان مین اوسی کا اجالا
نام جس کا شفیع الوریٰ ہے — ہے وہی اپنا بخشانے والا

گرد حضرت نہ کیونکر ہو امت
مہ کے اطراف ہوتا ہے ہالا
جس نے رخ پھیرا اپنا نبی سے
ہو گا محشر مین منھ اوس کا کالا
مجھ گدا کے گلے مین الٰہی
ہو درود پیمبر کا مالا
کیا غرض اوس کو خلد برین سے
جو مدینے کا ہے رہنے والا
ایسا رویا فراق نبی مین
غم کا بھر گیا ہے پیالا
جوش دریا ہے کیا میرے آگے
ہجر احمد مین ہون رونے والا
حوض کوثر پہ جس وقت پہنچون
مجھکو ہو یک میسر پیالا
جبہ سا ہون درِ مصطفٰے پر
ہون بڑا مین بھی تقدیر والا
ہے یہ یٰسین و طٰہ سے ثابت
انبیا مین ہو تم سب سے اعلیٰ
مین گدائے درِ مصطفٰے ہون
ہے میرے حق مین کمل دوشالا
کب وہ آتا ہے جنت کے جانب
سوئے یثرب جو ہے جانیوالا
نور سے جس کے روشن جہان ہے
ہے وہ آنکھون کا میرے اوجالا
مثل پروانہ اے شمع یثرب
ہون مین تمپر فدا ہونے والا
قلب صد پارہ میرا نہین ہے
ہے یہ عشق نبی کا رسالا
ہے جدائی مین حالت یہ میری
دل مین ہے آہ لب پر ہے نالا
یا نبی جان اب جا رہی ہے
کوئی دم مین ہون مین آنے والا
اس قصیدے سے پاؤنگا جنت
ہے یہ خلد برین کا قبالا

ہین جو تحقیق مدّاحِ حضرت
یا نبیؐ اون کا ہو بول بالا

پس اپنے حبیب محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے۔ تمام انبیاے مرسلین اور ملائکہِ مقربین۔ اور آسمان۔ اور زمین۔ اور ہجدہ ہزار عالم کو عالم ظہور مین لایا۔ اور اوس کے وجود باوجود سراپا مقصود کو قبل وجود جمیع کائنات کے خزانہ اختصاص کُنتُ کنزاً مخفِیاً سے خلعتِ خاص لَولَاکَ لَمَا خَلَقتُ الاَفلَاکَ کا پہنایا۔

بیان آدابِ محفلِ مولود شریف

حضرات تعظیم وتکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جس طرح آپکی حیات مین واجب تھی اوسی طرح بعد آپکے وفات شریف کے بھی واجب اور لازم ہے روایات کثیرہ سے ثابت ہے کہ جس محفل مین ذکر خیر آپ کا باادب اور صدق دل سے ہوا کرتا ہے۔ اوس محفل مین رحمت کے فرشتے درود خوان حاضر رہا کرتے ہین اور اوس محفل پر بار بار رحمت الٰہی کا نزول ہوا کرتا ہے۔ آپ کا ذکر خیر سننا اور پڑھنا موجب سعادت دارین ہے کیونکہ عِندَ ذِکرِ اَولِیاءِ اللّٰہِ تَنزِلُ الرَّحمَۃ یعنے وقت ذکر اولیا اللہ کے رحمت نازل ہوتی ہے۔ اب غور

کیا جائے۔ جب اولیا اللہ کا ذکر کرنے سے رحمت نازل ہوتی ہے تو ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر کرنے سے زیادہ تر رحمت کیون نہ نازل ہوگی۔

رُباعی

ہوتی ہے جہان مجلس میلاد شریف
لاتی ہے وہان روح پیمبر تشریف
برآئیں نہ کیون اونکی مقاصد بیدار
پڑھواتے ہین جو کوئی کہ مولود شریف

رُباعی

اے اہل بزم ذکر نبی ہم سُناتے ہین
فیض ثنائے پاک سے مُردے جلاتے ہین
داخل ہوا جو بزم مین بیشک ہے جنتی
لوٹو ہم آج دولتِ جنت لٹاتے ہین

رُباعی

محبوب کے اہل آؤ یہان رحمت خدا کی ہے
بچھاؤ فرش جان آمد حبیب کبریا کی ہے
رکھو نہ آنکھوں پہ پردہ آنکھ دل کی کھولکر دیکھو
زمیں سے تا سما کیا روشنی نور خدا کی ہے

رُباعی

یہ مجلس میلاد جو کرواتے ہین
وہ اپنے مقاصد کو صدا پاتے ہین
ہوتا ہے جہان ذکر نبی اے بیدار
سُن سُننے کو ملائک بھی چلے آتے ہین

قطعہ

کرواتے ہین جو مجلس میلاد نبی
یارب مع اولاد وہ آباد رہین
عقبیٰ مین بچین نار سقر سے تحقیق
دنیا مین مدام خرّم و شاد رہین

قصیدہ

بیا در مجلس میلاد ختم الانبیا اینجا
شنو ذکر جناب سید ہر دو سرا اینجا
تو اے بیمار درد دل مسیحا را چہ میجوئی
طبیب مہربان اینجا دوا اینجا شفا اینجا
اگر در محفل میلاد آئی با ادب بنشین
نداری گر ادب بہر خدا ہرگز میا اینجا
خدا را دوست گرداری اطاعت کن محمدؐ را
قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ را بخوان با صد نوا اینجا
زہی بزم عجب بزم خوشا بختی عجب ذوقی
ملک اینجا بشر اینجا نبی اینجا خدا اینجا

بیان فضائل درود شریف

حضرات درود شریف حلال کل مشکلات ہی چنانچہ ارشاد فرماتا ہی اللہ تعالے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ یعنی تحقیق کہ اللہ اور فرشتے اوسی اللہ کے درود بھیجتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے ایمان والو تم بھی درود و سلام بھیجو ایسے نبی کریم سراپا رحیم پر کہ جس کے طفیل سے کیسی کیسی بزرگی تم کو حاصل ہوئی اور ارشاد فرماتے ہین خود حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حدیث اِنَّہٗ لَیَرِدَنَّ عَلَی الْحَوْضِ التَّبَتَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اَقْوَامٌ مَا اَعْرِفُہُمْ اِلَّا بِکَثْرَۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ یعنے البتہ بے انتہا قومین قیامت کے روز حوض کوثر پر آئینگے مین اونکو نہین پہچانونگا مگر جانونگا

میں اون کو درود کی وجہ سے جو مجھپر پڑھینگے۔

قصیدہ

احمد مرسل حامیٔ محشر صلی اللہ علیہ وسلم — تشنہ لبوں کے ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم
مصحف ایمان وہ رخ انور صلی اللہ علیہ وسلم — معدنِ عرفان سینۂ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم
عطر سے بڑھکر جسم معطر صلی اللہ علیہ وسلم — نخلۂ جان زلف معنبر صلی اللہ علیہ وسلم
کعبہ نما ہی ابروے سرور صلی اللہ علیہ وسلم — سجدہ ادا کر سر کو جھکا کر صلی اللہ علیہ وسلم
کیا لکھوں میں وصف چہرۂ انور صلی اللہ علیہ وسلم — جس کا ہی عاشق خالق اکبر صلی اللہ علیہ وسلم
جسم کو اوس کے سایہ ہو کیونکر صلی اللہ علیہ وسلم — آیا ہی برقہ میم کا لیکر صلی اللہ علیہ وسلم
رشک سلیمان معدن عرفان مخزن ایمان عالی دوران — ہیں شہ شاہان فخر سکندر صلی اللہ علیہ وسلم
امّی لقب ہیں عالی نسب ہیں والا حسب ہیں ماہ عرب ہیں — نائب رب ہیں اپنے پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم
حسن میں اعلی سب سے نرالا ہیگا جہاں میں اسکا اجالا — ہی رخ والا مہر منور صلی اللہ علیہ وسلم
دلبر آدم شاہ دو عالم کل کے مکرم کل کے معظم — احمد اکرم دین کے رہبر صلی اللہ علیہ وسلم
برج حمل سے نکلا ہی اختر شکر ہی چمکا آنکا مقدر — نیر اعظم آیا زمیں پر صلی اللہ علیہ وسلم

ہند میں تحقیق اب ہی کیونکر دل میں بھرا ہی عشق پیمبر
پھرتا ہی جلوہ چشموں میں اکثر صلی اللہ علیہ وسلم

قطعہ

ہے مجلس میلاد مبارک اسجا — پڑھتے رہو یاں درود جب سے بیٹھو
دنیا کے تفکرات چھوڑو بیدار — تعظیم کی جا ہی یہ ادب سے بیٹھو

حضرات فضائل درود درود مین بیسیون (۲۰) احادیث اور سیکڑون روایات اور ہزارون حکایات موجود ہین جنکا بیان اس مختصر اوراق مین غیر ممکن ہی چنانچہ عبرت آمیز حکایت ہے کہ ایک شخص وقت طواف کعبہ بجائے ارکان مقررہ کے درود شریف پڑھتا اور طواف کرتا ہوا آگے بڑھتا تھا۔ ایک محدث نے پوچھا کہ اے بھائی طواف کعبہ کے جداگانہ ارکان وانداز ہین تو ہر مقام پر درود شریف پڑھتا ہے اسمین کیا اسرار ہین اوسنے جواب دیا کہ گو میرا راز قابل بیان نہین ہین مین ہمیشہ اسی رنج وغم مین رہتا ہون اور جناب باری سے یہ التجا کرتا ہون۔

قصیدہ

قسم ہے یا الٰہی یا الٰہی
مرے دل مین تری الفت سمائی

نہ دے اب غیر کی دلمین مرے جا
جو دے تو دے نبیؐ کی آشنائی

الٰہی اور ہے یہ عرض تجھسے
نبیؐ کے در کی ہو حاصل گدائی

رہون یارب گدائے مصطفےؐ مین
نہین مین چاہتا ہون تجھ سے شاہی

مدینے مین مجھے پہنچا دے یارب
نہین بھاتی مجھے اون کی جدائی

فراق مصطفے مین مر رہا ہون
مری اب جلد ہو وانتک رسائی

یہی تجھ سے دعا یارب ہی ہر دم
مرے ایمان کو دے تو روشنائی

الٰہی از طفیل مصطفےؐ مین
عذاب قبر سے پاؤن رہائی

خداوندا برائے فاطمہؓ تو
مری اب جلد کر مشکل کشائی

الٰہی از پئے شبیر و شبر
مری کر جلد تو حاجت روائی

اس کے بعد اوس شخص نے محدث صاحب سے کہا کہ اے جناب بپاس خاطر آپکے کہتا ہون کہ میرا باپ بڑا گنہگار تھا اور فسق و فجور مین گرفتار تھا اتفاقاً مسافرت مین حج کو جاتا تھا۔ ایک عارضۂ مہلک نے آگھیرا ملک الموت نے دفعتاً خنجر قضا گلے پر پھیرا۔ طائر روح نے قفس تن سے پرواز کی مشیّت ایزدی سے چارہ نہین مرضی بے نیاز کی مُنھ کے طرف میّت کے جو دیکھا تو تمام سیاہ ہے سمجھا کہ یہ صورت بباعث کثرت گناہ ہے اے برادر اب مین کیا کہون۔ ایک تو عالم مسافرت مین خود حیران دوسرا خوف بدنامی پدر سے پریشان کس سے کہون کوئی مددگار نہین حالت غربت مین کوئی مونس و غمخوار نہین۔ جس طرح ہوسکا اوسکی تجہیز و تکفین کی وہ میّت پیوند زمین کی۔ مگر مجھے اسوقت ایک تو باپ کے مرنے کا الم۔ دوسرے مشاہدۂ عذاب کا ستم۔ ہجوم اندوہ سے ماتم وار مجاور قبر بنا سوگوار پدر کا ہوا اور شبانہ روز حضور اقدس مین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض رسا تھا۔

قصیدہ

مین آوارہ ہون یارسول اللہ
بے سہارا ہون یارسول اللہ
لو برائے خدا خبر میری
مین تمھارا ہون یارسول اللہ
نام اقدس پہ آپکے مین نے
جان نثارا ہون یارسول اللہ
ہر مصیبت مین آپ کو مین نے
ہانک مارا ہون یارسول اللہ

مقصد دل ہے بھر دو دامن کو — مین پسارا ہون یا رسول اللہؐ
آپ نے مشکلین ہین حل کین — جب پکارا ہون یا رسول اللہؐ
گرداب یار بحر غم سے مجھے — بے کنارا ہون یا رسول اللہؐ

اس اثنا مین کیا دیکھتا ہون کہ یکایک ایک روشنی سی نمود ہوئی وہ تاریکی شب سب مفقود ہوئی۔ ناگاہ ایک سواری پرشوکت وجاہ کا ظہور ہوا تمام فرش زمین چادر نور ہوا۔ دیکھا کہ ایک بزرگ صاحب وقار نہایت حسین کمال پر تمکین چہرہ سے نور ٹپکتا ہے۔ خوشبو سے دماغ قدسیان مہکتا ہے۔ قریب قبر آئے۔ اور یون زبان معجز پر لائے کہ اے شخص لحد کی مٹی سرکا تختے ہٹا قبر کو وا کر میت کو دکھلا۔ اوسوقت مجھکو ایسی ہیبت آئی کہ فی الفور قبر کو کھولا اور مٹی کو سرکا کے تختون کو نکالا الغرض حضرت نے قبر مین اوتر کے دست شفاعت میت کے منھ پر پھیرا۔ فوراً چہرہ میت کا آفتاب سا چمکنے لگا۔ مہتاب سا دمکنے لگا زائل ہوا سب اندھیرا۔ مین نے جو غور کیا تو بجائے روسیاہی تمام چہرہ نورانی ہے صاف بخشش کی نشانی ہے قدمون پر گر کے کہا کہ یا حضرت پہلے اپنے اسم مبارک سے مطلع فرمائیے۔ پھر اس گناہ گار پر رحم فرمانے کا سبب بتائیے۔ آپ نے فرمایا کہ اے شخص مین محمد رسول اللہ ہون امت عاصی کا مغفرت خواہ ہون۔ سبحان اللہ ہان مومنو کیون نہو آپکی ذات مقدس

Checked
1987

ایسی ہی ہے جس نے صدق دل سے آپکو پکارا فوراً جواب پایا بقول مصنف

قصیدہ

جب مرے دل سے محمدؐ کی صدا آتی ہے
روضہ پاک سے لبیک ندا آتی ہے

التجا آتی ہے یارب نہ دعا آتی ہے
مرے آقا کی فقط مجھکو ثنا آتی ہے

کور چشمی کو مرے صاف مٹا دیتی ہے
جلوہ یار کی جس وقت ضیا آتی ہے

طور جب طور کے بدلے تو کہا موسیٰ نے
کس کے جلوہ کی جھلک ہوش ربا آتی ہے

زندہ کرتے تو ہو مردون کو مسیحا لیکن
دردِ عصیاں کی بھلا تمکو دوا آتی ہے

رحمتِ حق کا ادا شکر ہو کیونکر ہمسے
ہم گنہ کرتے ہیں اور اوسکو حیا آتی ہے

شاید آئی ہے مدینے کے چمن سے یہ صبا
آج آکے بلبلو کچھ بوئے وفا آتی ہے

آپکے روئے منور کا فدا ہون حضرت
حور پر میری طبیعت نہ فدا آتی ہے

غم فرقت سے جو غش کھا کے مین گر پڑتا ہون
نکہت زلف لیے باد صبا آتی ہے

تیغ ابرو سے تمھاری جو ہوا ہون بسمل
چومنے میرے قدم آج حنا آتی ہے

آپکے ہجر مین جب روح ہوئی تن سے روان
قم باذنی کی صدا لیکے قضا آتی ہے

ڈسگئی زلف کی ناگن تو مسیحا بنکر
بھینی بھینی تری دامن کی ہوا آتی ہے

آتش عشق مرے دل مین نہ بھڑکے کیونکر
ہر طرف سے تری کوچے کی ہوا آتی ہے

یا الٰہی کہین سنبھلے یہ مرا قلب حزین
روز یک فکر نئی دل پہ سوا آتی ہے

یاد گیسوئے نبیؐ مین مرے سر تحقیق
شب فرقت کی نئی روز بلا آتی ہے

جب جوان نے تشریف فرمائی کا سبب دریافت کیا تو آپنے ارشاد فرمایا کہ یہہ شخص ہر شب تین سو (۳۰۰) بار مجھپر درود پڑہا کرتا تھا۔ ہمیشہ اسی مین مشغول رہا کرتا تھا۔ فرشتے فوراً وہ ہدیہ درود میرے پاس پہنچاتے تھے کسی روز دیر نہ لگاتے تھے۔ تین دن سے جو درود نہ پہنچا۔ مین نے فرشتون سے استفسار کیا۔ انھون نے اوسکے جواب مین یہہ اظہار کیا کہ تین روز ہوئے وہ شخص مر گیا ہے۔ انواع انواع عذاب مین مبتلا ہے۔ مجھے شرم آئی کہ جس شخص کو میرے درود کا ورد رہے۔ حیف ہے کہ وہ نشانہ قہر اور عذاب گور رہے۔ لہذا مین خود یہان آیا۔ اسکو شدائد عذاب سے چھڑایا۔ مومنون غور کا مقام ہے کہ ہم سیاہ کار حضرت کی شریعت کے پابند نہ ہین اور کبھی ذکر خیر کے ذریعہ یاد تک نکرین۔ اور اپنے جان و مال کو آپکی الفت مین رتی برابر نثار نکرین۔ رات دن پاؤن پھیلائے سوتے رہین۔ اور فکر معیشت مین سر دھنا کرین۔ پس ہماری ناہنجاری کو دیکھو اور حضرت کے اشفاق و عنایات پر نظر کرو جو ہر حال و ہر مصیبت مین ہمارے شریک حال رہتے ہین۔ پس کیونکر نہ نثار ہون ہمارے مانباپ۔ اور کیونکر نہ تصدق ہون ہمارے زن و فرزند۔ ہم سیاہ کارون کو بجز ذات عالی کے کس کا سہارا ہے جس سے امید نجات کی رکھے۔ بیشک آپ ہی رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن اور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن ہین گو آپ کے غلام

کیسے ہی کیسے سیاہ کار کیوں نہوں۔ میان کل کے دن آپ ہی کو بخشوانے بنے گی۔ جیسا کہ عشاق عرض کرتے ہین۔

قصیدہ

غلامون کی لاج اب نبھاتے بنیگی
برے ہین تو اب چھپے بناتے بنیگی

کہان چھوڑتے ہین گنہگار دامن
میان کل کے دن بخشواتے بنیگی

کہین کیا نکیرین ہمکو لحد مین
حضور آپ تشریف لاتے بنیگی

نہ نکلے گی جان آپ جبتک نہ آئین
وہ نور منور دکھاتے بنے گی

سیاہ کار دنیا ہین عقبیٰ کے مجرم
یہان بھی وہان بھی بچاتے بنیگی

ہین سنگین گناہون کے اعمال نامے
جناب آپ ہی کو تُلاتے بنیگی

پھسلتے ہین پل پر قدم عاصیون کے
رسول خداؐ ان بچاتے بنیگی

فرشتے جہنم کے کھینچینگے جسدم
نبیٔ مکرم چھوڑاتے بنے گی

اگر دستگیر عشق احمدؐ ہوا ہے
یہ فرقت کے صدمے اُٹھاتے بنیگی

الحاصل اوس جوان نے محدث صاحب سے کہا کہ اوس دن سے مین نے بھی مداومت وردِ درود شریف کی اختیار کی اور کثرت کی یہی وجہ ہی جو اظہار کی سبحان اللہ مومنون خوشا نصیب ہمارے جو خداوند کریم نے ہمکو اپنے حبیبؐ کی اُمت مین پیدا کیا۔ اور زہے قسمت ہمارے جو ہم ایسے شفیق و رفیق سلطان کے غلام کہلاتے ہین بیشک بجز ذاتِ آنحضرتؐ کے ہم سیاہ کارون

کا کوئی غمخوار نہین جو امید نجات کی رکھتے۔ بقول مولف۔

قصیدہ

غیر تو از بہر امت مونس و غمخوار نیست
یا نبی روز جزا جز تو شفیع و یار نیست
لطف فرما روز محشر بر گروہ عاصیان
جز تو واللہ پیش حق ما را کسی غمخوار نیست
من گنہگار توام لیکن نظر بر رحمت است
ہر چہ خواہی کن مرا ہرگز بر آن انکار نیست
از من بیدل چہ پرسی شرح غم یا مصطفےٰ
کے بود پوشیدہ بر تو لایق اظہار نیست
بہر دیدار تو من تا کے بگریم خون دل
طالب دیدار را تسکین بجز دیدار نیست
اے مسیحائے زمانہ از تپ دوری تو
خار گشتم زار گشتم طاقت گفتار نیست
قبر تاریکم ندارد احتیاج از روشنی
داغ ہائے عشق احمد کم تر از انوار نیست

ہر چہ خواہد میکند تحقیق رب العالمین
بندہ را در حکم مولا حاجت اصرار نیست

پھر روایت ہے مسلمانوں کے حق مین سراسر ہدایت ہے کہ ایک مرد صالح تین ہزار دینار کا قرضدار تھا کمال تنگدستی کے باعث اوسکو زر قرضہ ادا کرنا دشوار تھا قرض خواہ نے تنگ ہوکر حاکم سے فریاد کی طلب اپنی جایداد کی قاضی نے حسب درخواست اوسکے داین سے کہا۔ کہ اچھا تجھکو چالیس دن کی مہلت دیجاتی ہے۔ اس عرصہ مین ادای دین کی بڑی گنجایش ہے۔ مرد صالح بیچارہ مصیبت کا مارا مایوس و پریشان سر بگریبان اپنے کو جناب قاضی الحاجات کے طرف رجوع کیا اور نہایت حسن اعتقاد سے شبانہ روز

درود شریف کا ورد کرتا اور بار بار پکارتا کہ اَغِثْنِی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یعنی پہنچو فریاد کو میرے یا رسول اللہ۔ اور بعد درود دل یہ عرض کرتا تھا۔

قصیدہ

بہرِ خدا بادِ سحر گر ہو مدینے مین گذر اوس شاہ کو تسلیم کر نعلین پا کو چوم کر
کہنا کہ ای رشکِ قمر شاہنشہِ جن و بشر یک عاشقِ خستہ جگر رہتا ہی تجھکو یاد کر
ای طایران خوش بیان گر ہو مدینے کو روان پہنچ پروسے بیگمان میرے نبی کی آستان
کر صاف یون کرنا بیان ای حامیِ در ماندگان یک آپکا ہی مدح خوان ہو رحم کی اوس پر نظر
ای آفتابِ پُر ضیا بہرِ خدا بہرِ خدا اوس شاہ کے روضے پہ جا جو ہی امام دوسرا
کہنا ہی سر کو جھکا اے نورِ ذاتِ کبریا ایک آپکا ہی شیفتہ کچھ لیجیے اوسکی خبر
ہان ای قمر یہ تجھکو بھی دیتا ہون اپنی آگہی تجھکو قسم ہی رات کی جا مدینے مین کبھی
کر کے ادب سے بندگی کہنا کہ ای سرور ہی عاشق تمھارا ہر گھڑی رہتا ہی غم سے چشم تر

پس اوسکا وہ وردِ درود یہ عرض رسا مقبولِ بارگاہِ رسولِ خدا ہوئی یکبیک دریائے رحمت جوش زن ہوا شب کو وہ جوان نے آپکو خواب مین دیکھا ارشاد فرماتے ہین کہ۔ اے شخص تو یہان کے بادشاہ کے پاس جا اور اوس سے تین ہزار دینار لا۔ جب وہ بیدار ہوا سوچا کہ کوئی دلیل اس باتکے ثبوت کی میرے پاس نہین۔ کسی طرح تین ہزار دینار ملنے کی آس نہین۔ دوسری شب آپ نے پھر جلوہ فرما ہو کر تاکید فرمائی۔ اوس جوان نے

مارے حجاب کے کچھ زبان نہ ہلائی۔ تیسری شب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جلنے کا سبب استفسار فرمایا۔ اوس کے جواب مین اوس نے دست بستہ یہہ اظہار کیا کہ۔ یا رسول اللہ میرے تصدیق کلام کی اوس کے پاس کیا دلیل ہے۔ اوسکے یقین لانیکی کون سبیل ہے۔ ارشاد ہوا۔ اوس سے کہنا کہ تو بعد نماز صبح کے طلوع آفتاب تک پانچہزار مرتبہ درود شریف پڑہتا ہے بعد اوسکے کوچہ کاروبار مین جو قدم دہرتا ہے وہ سب تیرا مقبول ہے اور تجھکو درجہ اعلے حصول ہوا۔ اس بات سے سوائے حق تعالی اور کِراماً کاتبین کے کوئی ماہر نہین یہہ راز تیرا کسی پر ظاہر نہین اے عاشقان رسول مقبول نثار جان کا مقام ہے۔ دیکھو ہم غلامون پر حضرت کی کیسی کیسی نوازش واکرام ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ۔

(مَن رَاٰنِی فَقَد رَاَی الحَقَّ) صَدَقتَ یا رَسُولَ اللہ خوشا نصیب اوس شخص کے جسنے کہ دیدار مبارک سے آپکے مشرف ہوا۔ اور جسنے آپکو دیکھا بیشک اوسنے خدا کے دید کا اقرار کیا۔ بقول مولف۔

قصیده

جلوہ حق یا محمد روے تو — کعبہ جن و بشر ابروے تو
طوق شد بہر دل دیوانہ ام — حلقہ گیسوے عنبر بوے تو
بہر قتلم حاجت شمشیر نیست — ذبح کن از جنبش ابروے تو
دل پریشانست چون سنبل مدام — در خیال زلف عنبر بوے تو

کی بگردد قرب تو حاصل مرا
نسبتم نے از سگانِ کوئے تو

ما نمی خواہیم گلزارِ جہان
ہست ما را باغِ جنت کوئے تو

بہرِ حق کن لطف بر صیدِ دلم
ہست این وابستۂ گیسوئے تو

رحم فرما روزِ محشر یا شفیع
بینم از بہرِ شفاعت سوئے تو

غنچۂ دل یا نبی کے بشگفد
جز ہوائے دامنِ خوش بوئے تو

روز و شب باشد مرا اینش نظر
ہمچو طوبیٰ آن قدِ دلجوئے تو

عین ایمانم بود وصفِ رخت
دل تصدق جان فدائے روئے تو

زندۂ جاوید باشم تا ابد
مدفنِ من گر شود در کوئے تو

جامِ وصلت لطف کن بہرِ حسین
تشنہ لب تحقیق آمد سوئے تو

پس اوس مردِ صالح نے بادشاہ کے پاس جاکر۔ احوال خواب کا بیان کیا اور جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ عیان کیا۔ بادشاہ ماجرائے خواب سُنکر بہت شاد ہوا۔ بندِ غم سے آزاد ہوا تین ہزار دینار اوسی وقت اوس شخص کے پیش کش کیا اور کہا۔ یہہ سب سچ ہے جو کچھ کہ تمنے پتے دئے۔ اب مابین تمھارے اور ہمارے روابط محبت کے مستحکم ہوئے۔ آج سے تم میرے محرمِ راز ہوئے۔ جو کچھ تم کو ضرورت ہو جس چیز کی حاجت ہو بے تکلف بیان کرنا۔ اور اِس خادم کو اپنا مرہونِ منت کرنا۔ اِسکے بعد بادشاہ نے جنابِ باری مین سجدۂ

شکر ادا کیا - اور باشتیاق - دیدار رسولؐ پروردگار یون عرض کیا بقول مولف

قصیدہ

دیر کیا ہی رُخ سے پردہ اب اٹھانیکیلئے — طالب دیدار کو جلوہ دکھانیکیلئے
سیکڑون لاکھون ہزارون مین خداوندِ جہان — منتخب تمکو کیا دلبر بنانیکے لئے
ایک عاشق تھی زلیخا حسن یوسفؑ کی مگر — آپ ہو محبوبؐ اب ساری زمانیکیلئے
روتے روتے بنگئی ہی آنکھ ساونکی جھڑی — ہی ارادہ ہجر مین دریا بہانے کیلئے
جب تمھاری یاد مین آتے ہین مجھکو ہچکیان — جام کوثر لاتے ہین حورین پلانے کیلئے
عشق احمدؐ مین فنا ہوکر جو پائی ہی بقا — موت آئی ہی مجھے دیکھو جلانے کیلئے
ہو میسر جام وصلت یک تمہارا یا رسولؐ — چاہیے کچھ تو لگی دل کی بجھانے کیلئے
یاد احمدؐ مین نکل جای جو دم تن سی میرے — ای مسیحا تم نہ آو پھر جلانے کیلئے
کشتہ ہجر نبیؐ کا کیا کروگے تم علاج — کیون طبیبو آئے ہو ناحق ستانیکیلئے
جرم میرے لے چلین گر سوئی دوزخ یا نبیؐ — خوف کیا ہی آپ ہین مجھکو چھڑانیکیلئے
کثرت عصیان کے باعث منھ کفن مین ہی چھپا — شرم آتی ہی مجھی صورت دکھانیکیلئے
دوستو حاجت نہین تلقین کی ہنگام نزع — آئینگے آقا میرے کلمہ پڑھانے کیلئے

حسرت دیدار مین تحقیق مرنا خوب ہی
آئینگے شہ قبر مین جلوہ دکھانے کیلئے

الحاصل مرد صالح بادشاہ سے رخصت ہوکر - قاضی کے پاس آیا - قرض خواہ کے دینار دیکر مضمون خواب سُنایا - قاضی نے کہا سبحان اللہ جس شخص کے

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم حامی و مددگار ہون ہم اوس سے طالبِ دینار ہون ۔ مین ہرگز نہ لون گا تمھارا قرضہ مین اپنے پاس سے دونگا الغرض قاضی نے ویسا ہی کیا۔ قرض خواہ جب یہہ ماجرا سنا پشیمان ہوا۔ اور قاضی سے کہا۔ کہ یہہ بھی تین ہزار دینار انھین کو دیجئے آپ بھی دولت عقبیٰ لیجئے۔ اور مین نے بھی اپنا قرضہ معاف کیا آئینۂ دل کو زنگ طمع سے پاک کیا۔ اے دیندار بھائیو کیون غافل رہتے ہو ہر وقت و ہر آن وردِ درودِ شریف سے غافل نہ ہو بیشک درودِ شریف حلّالِ مشکلات ہے۔ درودِ شریف کے پڑھنے والے کو۔ دنیا مین راحت اور عقبیٰ مین نجات ہے۔

نام حضرت پہ لاک بار درود
بے عدد اور بے شمار درود
ہمکو پڑھنا خدا نصیب کرے
دم بدم اور بار بار درود

بیانِ فضائلِ محفلِ میلاد شریف

حضرت امام جذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جو شخص خلوصِ نیت سے مجلس میلاد سراپا ارشاد کرتا ہے۔ و یا صدق دل سے ذکر خیر سنتا ہے وہ سال بھر ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے۔ اور مقصدِ دلی اوس کا بر آتا ہے۔

رباعی

بیادِ مصطفےٰ جو اشک سے دامن بھگوتے ہین
وہ گویا حرفِ عصیان اپنی لوحِ دل سے دہوتے ہین
ہے کیا بیدار بخت اونکا جو طیبہ مین فنا ہوکر
قریب روضۂ انور بزیر خاک سوتے ہین

وائے بر حال ماکہ برخلاف اسکے کہین کہین عاشقانِ رسول مقبول صلعم میلاد شریف پڑھواتے ہین تو کسی نے اوسکو بدعت کہتا ہی یا اور کسی نے عذر بیماری یا درد سر کا حیلہ کرکے جگنا مضر حکیم کا مقولہ سناتا ہے۔ اور کسی نے بانی محفل کے خاطر محفل میلاد مین حاضر بھی ہوتا ہے تو غلبۂ خواب سے پڑہ پڑہ جاتا ہے و یا فسانۂ عمر ہی کہنا شروع کرتا ہے۔ ہان کہین ناچ رنگ ہو و یا ڈومنیان گاتین ہون وہان لی شوق سے حاضر ہوتے ہین ایسے جلسون مین تمام تمام شب شوق سے جگتے ہین۔ ایسا جگنا حکیم تو کیا اگر آسمانی فرشتہ بھی کہدے مضر مبدل بہ شفا ہو جاتا ہے۔ اور اس قسم کا خرچ سعادت دارین گردانا جاتا ہے۔ اے دیندار بھائیو و اے میرے پیارے بھولون ہر چند کہ میرا یہ بیان اسوقت تمکو سم قاتل معلوم ہوتا ہوگا۔ دیکھو خدا سے ڈرو یہ دو روزہ زندگی پلک جھپکتے ہی جھپکتے فسق و فجور مین گذر جاوے گی آخر ایک روز بمصداق کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کے سبکو مرنا اور پھر قیامت کے دن زندہ ہونا اور خداوند کریم کو جواب دینا برحق ہے اسوقت خدا و رسول سے شرمانا ہوگا۔ پس توفیق دے اللہ جل شانہ تمام دیندار بھائیون کو۔ کہ عذاب خدا سے ڈرین اور اوسکے رسول کریم کی شریعت کے پابند ہین۔ اور اپنے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عشق و محبت مین مبتلا ہو جائین سوائے بر حال من۔

قصیدہ

خوف عصیان سے مین آنسو جو بہاتا جاتا
ہی یقین بحر کرم جوش مین آتا جاتا

پرتوِ نورِ نبیؐ کاش کے گرتا دل پر
مہر سا آئینۂ قلب چمکتا جاتا

چشم گر ہوتی جو دیدار نبی کے قابل
جلوۂ حق میرے آنکھون مین ہی بھرتا جاتا

سنگ زینہ جو بنا رہتا در اقدس کا
بوسے نعلین مبارک کے مین لیتا جاتا

بخت خوابیدہ اگر جاگتے ہوتے یارب
شہر یثرب کو سر آنکھون سے مین چلتا جاتا

لوگ دیوانہ نہ کہتے مجھے ای وحشتِ دل
سر سے گیسوئے پیمبرؐ کا جو سودا جاتا

سوزشِ عشقِ نبیؐ دلمین الٰہی ہوتی
شمع سان محفل عالم مین مین جلتا جاتا

باغ یثرب سے نسیم سحری گر آتی
غنچۂ دل صفتِ گل میرا کھلتا جاتا

دل میرا اونکی جدائی مین بہت دق ہوتا
مرض عشق جو اے رشک مسیحا جاتا

بسمل عشق نبیؐ گر حرمین ہوتا تحقیق
پس مردن مرا لاشہ بھی تڑپتا جاتا

اے مسلمانون افضل ترین عبادت اور بزرگ ترین ریاضت ہم گدایون کی اپنے آقا محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے جو کہ وسیلہ حاجات دنیا اور ذریعہ نجات عقبیٰ ہے۔ خوشا حال اون عشاقون کا جو کہ آپکے عشق و محبت مین اپنا مال و زر لٹا کر آنجناب اقدس کی حضوری پاتے ہین۔ اور ایک ہم ہی بد قسمت اور پریشان حال ہند مین۔ رہکر کف افسوس ملتے ہین۔ بقول مولف۔

قصیدہ

ہند چھٹکر جو مدینہ مرا مسکن ہوتا — سامنے روضۂ پر نور کے مدفن ہوتا
عشق رخسار نبی قلب پہ کرتا جو اثر — مثل خورشید کے دل میرا بھی روشن ہوتا
جذبۂ عشق نبی سے جو میں ہوتا بیتاب — خواب میں احمد مختار کا درشن ہوتا
خوب تھا خلد میں ہمراہ پیمبر جاتا — ہاتھ میں احمد مختار کا دامن ہوتا
الفت احمد مرسل مرے دل میں ہوتی — درہم داغ محبت کا یہ مخزن ہوتا
قد احمد کا نہ ہوتا جو یہ بلبل عاشق — شاخ طوبیٰ پہ یقیں ہے نہ نشیمن ہوتا
لب و دندان پیمبر کی جو الفت ہوتی — دل مرا گوہر و یاقوت کا معدن ہوتا
اثر عشق پیمبر سے جو ہوتا عارف — نور عرفان کا مرا قلب بھی مخزن ہوتا
قلب میں عارض رنگیں کی جو الفت ہوتی — دل پہ داغ مرا غیرت گلشن ہوتا

دل میں ہوتی مرے تحقیق نبی کی الفت
سینہ گنجینۂ اسرار کا معدن ہوتا

حضرت مولانا عبد اللہ بن عیسیٰ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں ایک بڑھیا نیک بخت پرہیزگار رہتی تھی دن رات عبادت کرتی تھی جب وہ مر گئی تو اوسکی اسباب سے ایک دینار کہ وہ بھی اوس غریبہ نے سوت بیچ بیچ کر جمع کیا تھا نکلا اوسکے بیٹے نے عہد کیا کہ اس دینار کو کسی ایسے کام میں صرف کیا چاہیے کہ جس سے مجھے اور اوس ضعیفہ کو ثواب حاصل ہو اسی فکر میں تھا کہ ایک روز اوسنے کسی مقام پر جا نکلا جہاں چند فقرا اکٹھے ہو کر ذکر خیر جناب سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کر رہے تھے اور حالت شوق و ذوق میں خوشحال تھے

جوان نے پوچھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے لوگون نے جواب دیا۔

قصیدہ

جشنِ میلادِ نبیؐ کرتے ہین ہم
غم مسلّم ہے خوشی کرتے ہین ہم

ہے مدینہ کا ارادہ کا ہیکو
قصدِ جنّت جیتے جی کرتے ہین ہم

کیون نہ ہووینگے ادا احمدؐ خدا
دلسے مدحت اونکی اب کرتے ہین ہم

جب کفِ پاکی فضیلت پڑہتے ہین
فاضلون سے ہمسری کرتے ہین ہم

کیون نہ پہنچین منزلِ مقصود تک
آپ ہی کی پیروی کرتے ہین ہم

جب شبِ فرقت مین گھبراتا ہے دل
مدحِ گیسوئے نبیؐ کرتے ہین ہم

اسکے بعد اہلِ مجلس نے اوس جوان سے کہے کہ اے برادر اس فرحِ خیر کی برکت سے مقامِ نزولِ رحمتِ الٰہی ہے۔ جوان بھی اوس محفلِ مبارک مین شامل ہوا۔ پھر اوس جوان نے اوسی شب خواب دیکھا۔ کہ گویا قیامت قائم ہے اور منادیِ غیب۔ ہر ایک شخص کو فلان ابن فلان کہکے نام بنام پکارتا ہے آخر نوبت اوس جماعت کے بلانے کی پہنچی جسمین یہ جوان بھی شامل تھا۔ اور منادیِ غیب نے کہا کہ مَرْحَبًا بِكُمُ اللّٰه۔ یعنے رحمت ہو خدا کی تم پر اے لوگو تم مین سے حق تعالیٰ نے ہر ایک کو ایک ایک محل جنّت مین رہنے کو عطا فرمایا ہے۔ جوان کہتا ہے کہ مین بھی اوس جماعت کے ساتھ چلا وہان ایک مکان عظیم الشان دیکھا کہ۔ اوسکے بالاخانے پر حورین بناؤ سنگار کیے بیٹھے ہین۔ جب مین نے اوس مکان مین جانیکا قصد کیا تو

ایک فرشتے نے میرا دامن پکڑ کر کہا کہ۔ اے عزیز یہہ مکان اوسکا ہے جس نے مولود شریف کی محفل کی تھی۔ اور یہہ دوسرے مکانات جو اوسکے گرد ہین۔ حاضرین محفل کے لئے ہین جنھون نے ذکر میلاد شریف شوقِ دل سے سُنا ہے۔ اور اونکے نام پر درود و سلام بھیجا ہے غرض یہہ جوان بیدار ہوا۔ اور صبح کو اوسی دینار کے صرفہ سے محفل میلاد شریف ترتیب دیکر تمہید بیان مین لایا۔

یہہ بزم بزم مولدِ ذکر اِلٰہ ہے
اس گھر سے تا بعرش برین ایک راہ ہے
یہہ مجلس رسولؐ فلک بارگاہ ہے
جلدی چلو کہ محفل میلاد شاہ ہے
جو آگیا یہان ہمہ تن نور ہو گیا
ساری گناہ مٹ گئی مسرور ہو گیا

یہہ بزم جلوہ گاہ رسولِؐ زمانکی ہے
یہہ بزم جلوہ گاہ شہِ مرسلان کی ہے
یہہ بزم جلوہ گاہ مرے جانِ جانکی ہے
یہہ بزم جلوہ گاہ شفیع جہانکی ہے
اس بزم کی تمام زمانے مین دھوم ہے
ملتی نہین ملک کو بھی جا یہہ ہجوم ہے

اس جا فلک سے بارشِ بارانِ نور ہے
یہہ محفل حبیبِ خدائے غفور ہے
رفعت سے یانکی پست بلندی طور ہے
جو کوئی اس سے دور ہے جنت سے دور ہے
کہتے ہین جسکو عرش یہی وہ مقام ہے
یہہ بزم ذکر مولد خیر الانام ہے

ہے فرش نوریان سے وہانتک بچھا ہوا
پھولو لگا ہے در پہ نہ پردا پڑا ہوا
سر پر ہے شامیانۂ رحمت کھنچا ہوا
ہر سمت سے ہے باب شفاعت کھلا ہوا

پنکھا لگا ہے رحمت رب مجید کا
کمرہ سجا ہے جد حسین شہید کا

شیشے لگے ہین آصاف کے بلور گرد ہے
جو یکہ ہے وہ محفل عالم مین فرد ہے
جنکی چمک سے چہرۂ خورشید زرد ہے
کوئی گلاس سبز کوئی لاجورد ہے

پھیلا جو کائنات مین عالم یہ نور کا
گل ہو گیا چراغ سر شام طور کا

ہے عطر اعتقاد تو پان اتحاد کا
چونا ہے نور روئے منشہ بن وداد کا
ہے چھالیہ جو جب کی نوک کتھا ہے داد کا
زردہ ہے زردئ رخ عاشق کی یاد کا

بٹتے ہین خوب ہار ثواب درود کے
ملتے ہین پھول رحمت رب ودود کے

تقسیم ہونگے نقل ثواب عظیم کے
حصے ملینگے لطف خدائے کریم کے
ساغر چلینگے رحمت رب رحیم کے
تورے بٹینگے نعمت فیض عمیم کے

اس بزم پاک مین جو کوئی دل سے آئیگا
فردوس مین مکان وہ رہنے کو پائیگا

مسند وہ چار باغ کہ نایاب روزگار
ہر ایک پتے پر گل فردوس ہو نثار
تکیونپہ وہ بہار کہ جسپر فدا بہار
ہر بیل رشک سنبل گیسوئے پیچ دار

ہر بوٹہ گلبن چمن روزگار ہے
ہر پھول باغ صنعت پروردگار ہے

ہر ایک گلاب پاش ہے طوبائے باغ خلد
مجمر ہے رشک لالہ حمرائے باغ خلد
دود بخور گیسوئے حوران باغ خلد
ہر عطردان ہے گل رعنائے باغ خلد

عطر مراد سے ہے یہ غنچہ بھرا ہوا
اجر ثواب سے یہ چمن ہے ہرا بھرا

کیسا مکان یہ کیسی عمارت ہے دلستان
کیسا وسیع صحن ہے کیا خوب سائبان

قصرِ بہشتِ خلد کہان اور یہہ کہان   حورین تصدق اسپہ کرین گلشن جنان
یہہ جائے پاک مقدمِ خیر الانام ہے   دروازہ اس مکان کا باب السلام ہے

یان آمدِ رسول علیہ السلام ہے   یان کا ادب کرو یہہ ادب کا مقام ہے
حورانِ باغ خلد کا یان ازدحام ہے   جن و ملک کے وردِ زبان یہہ کلام ہے

اس بزم پاک مین جو ہم آئے خوش نصیب   رونق فزا یہان ہین خود اللہ کے حبیب

موسیٰؑ ہین گرم روشنی کے اہتمام پر   مصروف خواجہ خضرؑ ہین تقسیم جام پر
ہین حضرتِ خلیلؑ مکانِ طعام پر   مشغول ہر نبیؑ ہے غرض ایک کام پر

نعلین اہل بزم کا تو پاسبان ہے
مسکین تیرے نجات کا بس یہہ نشان ہے

بعد اوسکے اہل بزم سے خواب کا حال کہا جسنے یہہ ماجرا سُنا۔ اوسنے عہد کیا کہ تا زندگی اس مجلس عالی کے چہوڑنے کا اتفاق نہو گا۔ دوسرے روز پہر اوس جوان نے خواب دیکہا۔ کہ دو مکان جڑاؤ کہ اوسکے ادنی جواہر کے آگے سات ولایت کا خراج ایک جو کے برابر ہے۔ تیار ہین۔ اور بہت سے مکانات اونکے اطراف ہین اون دونو مکانون مین سے ایک مکان مین وہ ضعیفہ بہت عُمدہ کپڑے پہنی ہوئی۔ نہایت شان و شوکت سے مسند زرنگار پر تکیہ نورانی لگائی بیٹہی ہے۔ اور اوسکے لباس سے ایسی خوشبو آرہی ہے کہ

اگر مردے کے دماغ مین پہونچے تو۔ قبر سے جی اوٹھے۔ جوان نے اوس ضعیفہ سے سبب اس مرتبے اور عزت کا پوچھا۔ اوسنے کہی کہ۔ اے بیٹا یہہ مرتبہ بدولت اوسی دینار کے ہے جو تونے محفل میلاد شریف مین خرچ کیا۔ اور یہہ دوسرا مکان۔ اوس خدمت کے انعام مین۔ تیرے واسطے تیار ہوا ہے۔ اور دوسرے سب مکانات اطراف کے حاضرین مجلس کے واسطے بنے ہین جنہون نے مجلس مولود شریف مین حاضر ہو کر ذکر محبوب خداؐ سنا ہے اور اپنا جان و مال آپکی محبت مین فدا کیا ہے۔ ائے مسلمانو۔ ایسے جناب کے نام پر جان و مال نثار کرو۔ تاکہ قیامت کے دن وسیلۂ نجات ہم گنہگارون کا ہو۔ جیسا کہ کسی عاشق کا قول ہے۔

مخمس:

جان و دل اوس شہ لولاک پہ قربان کیجے ۔۔۔ اونکے قدمونپہ تصدق یہہ دلوجان کیجے
مال کیا چیز ہے او جانکی حقیقت کیا ہے ۔۔۔ لاکہہ جان فرش رہ مقدم جانان کیجے
بچگئے جسکی شفاعت کے سبب دوزخ سے ۔۔۔ ایسے محسن کا ادا شکر کس عنوان کیجے
آہ جب دولت دیدار ہی ہمکو نہ ملی ؛ ۔۔۔ کیون نہ اس غم کو صرف غم حرمان کیجے
سامنے آپکے ائے مہر سپہر رحمت ۔۔۔ عرض کیا کیا الم شام غریبان کیجے

شدت رنج و محن جرم و گنہ کی ظلمت
کیا غم درد کو اظہار و نمایان کیجے ؛

نقل ہے کہ جب حضرت نوح علیہ الصلوات والسلام کو طوفان کی خبر دیگئی اور حکم ہوا۔ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ تختے بناؤ۔ اور ادنپر ہمارے نام سے شروع کرکے سب پیغمبرون علیہم السلام کے نام ایک ایک تختے پر لکھو۔ چناچہ حضرت نوح ع نے ویساہی کیا۔ اور ہر تختے پر ایک ایک پیغمبر کا نام لکھا۔ صبح کو وہ سب نام مٹھ گئے۔ پھر دوبارہ لکھے دوسرے دن پھر وہ نام سب مٹھ گئے۔ تب حضرت نوح ع نے بارگاہِ صمدیت مین۔ مناجات شروع کی ارشاد ہوا۔ کہ جس طرح ہمارے نام سے۔ شروع کیا ہے۔ اوسیطرح۔ ہمارے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر تمام کرو۔ جب حضرت نوح ع نے نام نامی ہمارے پادشاہ دو عالم کا لکھا غیب سے آواز آئی۔ کہ اے نوح اب تمام ہوئی کشتی تمہاری۔ سبحان اللہ مومنون کیا شان محمدی ہے۔ جسکے اظہار مین زبان ہر فرد بشر کی قاصر ہے۔ بقول مؤلف

قطعہ

نرالی نہ کیونکر ہو شانِ محمدؐ — خدا آپ ہے مدح خوانِ محمدؐ
بلا کر شب وصل عرش بریں پر — خدا ہی تو تھا میزبان محمدؐ
کلام الٰہی سے ثابت ہوا ہے — زبان خدا ہے زبان محمدؐ
زبان میری قاصر ہے وصف نبی مین — خدا ہی سے پوچھو بیانِ محمدؐ

سراسر ہے نور خداوندِ عالم
وہ جسم محمدؐ وہ جانِ محمدؐ

محمدؐ کے جلوہ مین خالق عیان ہے
بیان کرتے ہین نکتہ دان محمدؐ

جو دیکھا محمدؐ کو دیکھا خدا کو
یہہ گویا تھی ہر دم زبان محمدؐ

خدا اور ساری خدائی کو واللہ
تہی مرغوب بوسے دہانِ محمدؐ

نہ قربان کیونکر ہو وقت تبسم
جو دیکھے قمر درفشانِ محمدؐ

قدم چومتا دلکی حسرت نکلتی
مین ہوتا خدایا زمانِ محمدؐ

مرے مرغ دلکے لئے دام ہوکر
کئے صید ہین گیسوانِ محمدؐ

پڑا داغ دل پر ہے عشق نبیؐ کا
مین رکھتا ہون بس یک نشانِ محمدؐ

سمجھکر مین خنجر ہی پھیرون گلے پر
نظر آئین گر ابروانِ محمدؐ

خودی مٹ ہی جائیگی بیخود بنا کر
جو دیکھون رُخِ دلستانِ محمدؐ

نہین قصرِ جنت کی پروا رہیگی
ملے مجھکو گر آستانِ محمدؐ

خدایا تو اپنے ہی فضل و کرم سے
بنا دے مجھے دربانِ محمدؐ

کرون شکر کس طور باری تعالےٰ
بنایا مجھے مدح خوانِ محمدؐ

مین بُلبل ہون یثرب کا تحقیق سمجھو
ہے مسکن مرا بُوستانِ محمدؐ

بعد اوسکے چار تختونکی جگہہ اور خالی رہی۔ حضرت نوح ؑ نے جبرئیلؑ امین سے پوچہا کہ۔ تختۂ اخیر تو ختم المرسلین کے نام سے

پورا کیا۔ اب یہہ چار تختونکی جگہہ جو خالی ہے۔ اون تختون پر۔ حیران ہون کہ وہ کون ہین ایسے۔ جنکا نام لکھا جائیگا۔ کسواسطے کہ۔ بعد ختم المرسلین کے۔ کوئی پیغمبر نہو گا۔ جبرئیلؑ نے کہا۔ اے نوحؑ۔ اوس شاہِ نامدار کے چار یار ہین کہ دین واسلام کے اور آئین ایمان کے چار رکن ہین۔ یہہ چارون تختے اونکے نامون سے مرتب کیجئے۔ تب یہہ کشتی کنارۂ نجات پر پہونچے گی۔

رحم کر یارب محمدؐ مصطفیٰ کیواسطے — مجرمونکو بخش صدیقؓ ہدیٰ کیواسطے
راہ دین دکھلا عمرؓ سے رہنما کیواسطے — شرک سے رکھہ دور عثمانؓ باحیا کیواسطے
حل مشکل کر علیؓ مرتضیٰ کیواسطے

ہول محشر سے ہے دل اپنا نہایت بیقرار — دیکھہ کر بار گناہونکو سدا ہون اشکبار
وقت پرسش کے جو پوچھیگا مجھے پروردگار — تب بھی کہتا ہونگا فضل کر اے کردگار
رحم کر حضرت حسنؓ شاہِ علا کے واسطے

مین ہون اپنی عمر سب حرص و ہوا مین کہو رہا — خواب غفلت مین جہانکے مین ہون آکر سو رہا
یاد کر کے دن قیامت کا سدا ہون رو رہا — خوف محشر سے دل مغموم پر غم ہو رہا
کر کرم یارب شہید کربلا کیواسطے

ہے یہی پروردگارا بادشاہا التجا — صدمۂ جانکندنی اور قبر سے کر دے رہا
نور سے ایمان کے میری لحد کر پُرضیا — یا الٰہی یہہ میری مقبول کر تو اب دعا

ازبرائے فاطمہؓ خیر النسا کیواسطے

مین نے جو کچھ کہ کیا ہون تجھپہ سب اظہار ہے
تو مرا مالک ہے یارب اور تو غفار ہے
تجھسے کچھ پنہان نہین تو واقف اسرار ہے
لطف فرما لطف فرما یہہ دعا ہر بار ہے

حمزہ و عباسؓ و نو پارسا کے واسطے

عاقبت باخیر کر یارب یہی ہے آرزو
مین درِ دوزخ نہ دیکھون فضل سے تیرے کبھو
نار دوزخ سے بچا جنت کی دکھلا سیر تو
یہہ مری مقبول کر یارب دعا اور عجز تو

باقر و جعفر امامؑ باصفا کے واسطے

تو مرا مالک ہے یارب مین ترا بندہ غلام
حرص دنیا کی چھوڑا دے دلسے میرے بس تمام
شغل دے دلکو مرے تیری محبت کا مدام
تیری الفت کا پلا دے بھر کے یارب مجھکو جام

آئے عاشقان روئے محمدؐ وے شیفتگان گیسوئے احمدؐ — جانو اور آگاہ ہو کہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ مادہ تمام موجودات اور خلاصہ جمیع کائنات کا ہے۔ یعنے جب صانع باکمال کو ظاہر کرنا اپنے حسن بے زوال کا منظور ہوا۔ پہلے نورِ احدیت سے نور احمدی پیدا کیا۔ اور تمام موجودات کو اوسکے نور سے۔ عالم ظہور مین لایا اور ظہور اوس ذات ستودہ صفات کا سب انبیا کے بعد محض اِس واسطے تھا کہ جسطرح بعد طلوع آفتاب کے۔ روشنی مہتاب اور ستارونکی چھپ جاتی ہے۔ فروغ ملت محمدیؐ ناسخ کل ملتون کا ہو

یا الٰہی حضرت غوث الورا کے واسطے

اگر وہ نور قدم پہلے سب کے۔ جلوہ افروز ہوتا تو۔ اور انبیا رسالت اور نبوت سے محروم رہتے۔ بقول کافی۔

[illegible]

طفیل سرور عالم ہوا سارا جہان پیدا — زمین و آسمان پیدا مکین پیدا مکان پیدا
نہوتا گر فروغ نور پاک رحمت عالم — نہوتی خلقت آدم نہ گلزار جنان پیدا
شہ لولاک کے باعث حبیب پاک کے باعث — جناب حقتعالی نے کیا کون و مکان پیدا
ظہور ذات اکرم سے فیوض خیر مقدم سے — نسیم بوستان پیدا بہار گلستان پیدا
جمال و حسن مین یکتا کمال خلق مین یکتا — کوئی پیدا ہوا ایسا نہوگا یہان پیدا

انہین کے واسطے دنیا انہین کیواسطے عالم
انہین کیواسطے کافی ہوئے سب انس و جان پیدا

رباعی

پیش از ہمہ شاہان غیور آمدۂ
ہر چند کہ آخر بظہور آمدۂ
ائے ختم رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمدۂ ز راہ دور آمدۂ

نقل ہے کہ ایکدن جناب خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ ائے جبرئیل ؑ عمر تمہاری کسقدر ہوگی عرض کیا۔ یا رسول اللہ ؐ خدائے علیم دانائے حال ہے۔ اسقدر جانتا ہون کہ جب مجھے خلعت وجود عنایت ہوا۔ ایک ستارہ نورانی کئے سو ہزار برس کے بعد طلوع ہوتا تھا۔ اور مین نے اوس ستارہ کو

کئی سو بار دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ ستارہ اب بھی نظر آتا ہے کہا کہ بعد ظہور ذاتِ بابرکات کے پھر کبھی نہین دیکھا۔ فرمایا کہ وہ ستارہ نورانی نورِ محمدی تھا کہ صانع مطلق نے قبل تخلیق جمیع موجودات کے پیدا کیا تھا۔ سبحان اللہ مومنو قربان جائین اوس نور پاک کے کیا شانِ نوری ہے۔ بقول ضامن۔

قصیدہ

ہر طرف جلوہ گر ہے جمال محمدی
مشہور عین حق ہے کمال محمدی
ہر رنگ و بوئے گل مین ہے نور جمال پاک
منظور حق سدا ہے وصال محمدی
عالم تمام مظہر نور حضور ہے
ظاہر ہے جابجا خط و خال محمدی
قربان جان و دل سے ہون اوس ذات پاک پر
ہے شمع بزم عشق جلال محمدی
طوبی بھی ایک شاخ ہے حضرتکے باغکی
لیکن علی ہین خاص نہال محمدی
روتے رہے ہمیشہ وہ امت کیواسطے
تھا حق سے بہر عفو سوال محمدی
اس سے سوا نہین ہے وظیفہ کوئی بزرگ
دلین ہو یاد خاص خیال محمدی
باطن مین حق ہے جلوہ افروز کائنات
ظاہر مین جابجا ہے مثال محمدی

ضامن یہی ہے اپنا وسیلہ نجات کا
صلوات بر محمد و آل محمدی

نقل ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے روضہ منورہ مین ایک درخت ہے ہر سال مین دو بار پھولتا ہے۔ اور ہر ایک پھول مین سات پتے ہوتے ہین

ہر پتے پر۔ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ منقوش ہے۔ والی اوس ملک کا۔ اون پتون کو بہ احتیاط تمام رکہتا ہے۔ مریض اوسکے استعمال سے شفا پاتے ہین۔ اور نابینا بینا ہوتے ہین۔ اگر کوئی پتا اوس درخت کا زمین پر گرتا ہے تو فرشتے اوسکو فوراً اوٹھا لے جاتے ہین۔ کسی جانور کی مجال نہین کہ۔ اوسکو کہائے اور آتش کا جبہ نہین کہ۔ یہ اوسے جلائے۔ دوستو مقام تہنیت ہے۔ کہ جب برگ درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی برکت سے جل نہین سکتا ہے تو۔ بندۂ مومن جسکے دلپر کلمۂ طیب نقش ہو۔ کیونکر آتش دوزخ سے محفوظ نرہیگا۔ سبحان اللہ مومنو عجب شان و عجب نام حضرت ہے کیون نہو کسکا حبیب پاک ہے۔ بقول حضرت شمس وطبریز رحمتہ اللہ علیہ

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی
برگزیدہ ذو الجلال پاک بے ہمتا توئی
نازنین حضرت حق صدر بدر کائنات
پیشوائے انبیا چشم و چراغ ما توئی
در شب معراج بودے جبرئیل اندر رکاب
پا نہادہ بر سر گنبد خضرا توئی
یا رسول اللہ تو دانی امتانت عاجز اند
عاجزان را رہ نما و پیشوائے ما توئی

شمس طبریزی چہ داند نعت آن پیغمبران
مصطفی و مجتبی و سید اعلی توئی

نقل ہے کہ زمانۂ بنی اسرائیل مین ایک شخص نہایت فاجر و بدکار تھا

دوسرا کی

دوسو برس تک فاسق و فاجر رہا ۔ سب لوگ اوسکے فسق و فجور سے عاجز تھے ۔ جب وہ مرا تو لوگون نے ۔ اوسکو ایک مزبلۂ بول و براز مین پھینک دیا ۔ جبرئیل امین اوسی وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے ۔ اور کہے ۔ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے کہ ۔ آج ہمارے دوست نے دنیا سے انتقال کیا ۔ لوگون نے اوسکی نعش کو بول و براز مین پھینک دی ہے ۔ ابھی اوسکی تجہیز و تکفین لازم ہے ۔ اور بنی اسرائیل سے کہو کہ ۔ اپنی اگر مغفرت چاہتے ہون تو اسی وقت اوسکے جنازہ کی نماز پڑہین ۔ حضرت موسیٰ ع نے بعد تعمیل حکم ربّ العالمین ۔ کمال تعجب سے سبب اوسکے آمرزش کا پوچھا ۔ حکم ہوا کہ ۔ جسقدر گناہ اوس گنہگار نے دوسو برس کی مدت مین کیا تھا خدا خوب جانتا ہے ۔ اور حال اوسکا کبھی لایق بخشایش نہ تھا ۔ لیکن ایک روز یہہ شخص توریت دیکھتا تھا جسوقت نام نامی ہمارے محبوب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑہا ۔ آبدیدہ ہوا ۔ اور اوس ورق کو آنکھون سے لگایا ۔ ہمکو تعظیم و توقیر اپنے حبیب کی پسند آئی ۔ ایک اس تعظیم کی برکت سے دوسو برس کے گناہ عفو کئے گئے ۔ اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھنیت کا مقام ہے کہ ۔ خداوند کریم کو اوسکا حبیب جیسا کہ پیارا تھا واللہ ثم باللہ اوسکے حبیب کو اوسکی امت دہ چند زیادہ پیاری ہے

خوشا نصیب ہم سیاہ کارون کے ۔ کہ ہم آپکی اُمّت کے زمرہ مین شامل ہین شکر کا مقام ہے کہ ہم بھی اوس سردارِ دو عالم کے غلام کہلاتے ہین ۔ بیشک ہم غلامون کو دین و دنیا مین بجز ذاتِ بابرکات کے کوئی وسیلہ نہین ۔ بقول مؤلف ۔

تضمین

خدا کے ہو پیارے وہ پیارا تمہارا　　محمدؐ ہے ہمکو سہارا تمہارا
فلک کو گوارا نہین ہے یہہ ہرگز　　نبیؐ ملکے رہنا ہمارا تمہارا
ہے پھر ساغرِ وصل کی دلمین حسرت　　پلا دو وہ جام اب دوبارا تمہارا
مرے خواب مین لا کے تشریف احمدؐ　　دکہا دو خدارا نظارا تمہارا
کسی ڈہب سے آکر ملو یا بُلا کر　　نہین رنجِ فُرقت گوارا تمہارا
خدا جانے کیا کیا کرین ہم شکایت　　ملے گر کبہی دل ہمارا تمہارا
کہین کیون نہ سر رکہکے پائے نبیؐ پر　　یہہ رتبہ ہے صاحب ہمارا تمہارا
فدا جان بہی ہوگی تن سے نکلکر　　دمِ نزع ہو گر نظارا تمہارا
مرے دلکی بستی بسے گی یقیناً　　اگر ہو نبیؐ وان گذارا تمہارا
بصارت مرے دلکی ہوجائے دونی　　بلسیر اگر ہو نظارا تمہارا
ترستے ہین آنکہین شب و روز میرے　　وہ جلوہ دکہا دو خدارا تمہارا
تمہارے ہی کہنے سے ثابت ہوا یہہ　　ہے دیدارِ خالق نظارا تمہارا
جو چاہو کرو ہین گنہگار حاضر　　ق　　ہے محشر مین بیشک اجارا تمہارا

زباں تکنے ہلانے کی حاجت نہین ہے
ہے کافی فقط ایک اشارا تمہارا

ثناءِ محمدؐ مین تحقیق بیشک
مُقدر سے چمکا ستارا تمہارا

نقل ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام جب مصر کے قریب پہونچے اور یوسف علیہ السلام تمامی فوج اور لشکر سے استقبال کو آئے حضرت یعقوب علیہ السلام ایک بلندی پر کھڑے تھے۔ جوق جوق لشکر سامنے سے گذرتا جاتا تھا۔ جسدم حضرت یوسف علیہ السلام پدر بزرگوار کو دیکھے عماری زرنگار سے زمین پر گرے۔ اور حضرت یعقوبؑ بھی حضرت یوسفؑ کو دیکھتے ہی خاک پر غلطان ہوئے یہانتک کہ دونو لپیٹ کر بیہوش ہوگئے۔ ملایکہ مقربین نے یہہ حال دیکھکر رویا اور کہا کہ۔ خداوندا جتنی مُحبت حضرت یعقوبؑ کو حضرت یوسفؑ کے ساتھہ ہے۔ کوئی اور بھی ایسی مُحبت کسی سے رکھتا ہوگا۔ ارشاد ہوا۔ قسم ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی کہ مجھے اُمتیان محمدؐ سے اتنی ہی مُحبت ہے کہ جتنی یعقوبؑ کو یوسفؑ سے ہے۔ محبو مین نہین جانتا کہ یہہ کیا مقام ہے۔ اور حقتعالی کی اپنے محبوبؐ کی اُمت پر کسقدر نوازش واکرام ہے۔ کیونکہ نہو بقولِ مؤلف۔

قصیدہ

ہے مقبول داور یہہ اُمت زیادہ
نہ کیونکر ہو مشتاق جنت زیادہ

کہے بارہا ہین نبیؐ مکرم
ہے پیاری مجھے سب سے اُمت زیادہ

تو بخشے نہ بخشے ہے مختار و مالک
گناہونکی میرے ہے کثرت زیادہ

گنہگار بے حد ہون لیکن خُدایا
مرے جرم سے تیری رحمت زیادہ

طفیل نبیؐ مکرم سے یارب
تو دے مجھکو ایمانکی دولت زیادہ

محمدؐ نہوتے خدا ہی نہوتا
انہین سے ہوئی حقکی شہرت زیادہ

اِدہر کعبہ تیرا اوہر نور تیرا ✣
کرون کسکی یارب مین حُرمت زیادہ

بسا میرے دل مین صنم اور ہی ہے
بتون سے کیون ہو محبت زیادہ

جو ہمشکل خنجر ہین ابرو نبیؐ کے
ہوا مجھکو شوق شہادت زیادہ

مئے حُب احمدؐ پلادے تو ساقی
نہین اس سے بڑھکر سخاوت زیادہ

مُجھے جام وحدت عطا کر تو عارف
اوسی پر ہے راغب طبیعت زیادہ

ق

مجھے در پہ اپنے بُلالو خُدارا
ستاتی ہے حضرت یہہ فرقت زیادہ

نہ رہنے کا یارا نہ آنیکی قدرت
جدائی کی دل مین نہ طاقت زیادہ

کسی طور سے دیکہون دیدار حضرت
یہی دل مین باقی ہے حسرت زیادہ

اگرچہ تہے شاہ ہونکے شہ سرور دین
پسندیدہ اونکو تہی غربت زیادہ

زمانے مین دیکھا ہے تحقیق مینے
ہے اسلام مین پہیلی بدعت زیادہ

نقل ہے کہ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن کمر شفاعت محبت کی مضبوط باندھینگے۔ اور تاج نبوت کا فرق مبارک پر رکھکر عرصات قیامت مین جسطرح مادر مشفقہ اپنے فرزند گم گشتہ کی جستجو کرتی ہے۔ اُمتی اُمتی فرماتے ہوئے اُمت گنہگار کی جستجو فرماوینگے۔ حکم ہوگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اپنی اُمت کو حساب کے واسطے لاؤ۔ آپ خلفائے راشدین۔ اور مہاجرین۔ اور انصار۔ اور شہدا۔ اور زہاد۔ اور عباد۔ کو سامنے لے جاینگے۔ خطاب ہوگا۔ اے محمد یہہ لوگ مطیع ہین یا منحرف۔ و مخلص ہین یا دشمن۔ عالم ہین یا جاہل روزہ دار ہین یا حرام خوار۔ کس کس طرحکے لوگ لائے ہو۔ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ملول اور مغموم۔ آب دیدہ ہوکر عرض کرینگے پروردگار میرے مجھے تیرے رحم اور کرم سے یہہ اُمید نہ تھی کہ اسقدر میرے اُمت کی تفتیش فرمائیگا۔ ارشاد ہوگا اے حبیب آج روز حساب ہے کاہ کاہ قطرہ قطرہ حساب کرونگا۔ تا تجھے معلوم ہو کہ تیری اُمت سے کسقدر نافرمانی ہوئی ہے۔ اور کوہ کوہ دریا دریا بخشونگا تا دیکھے تو مجھے کہ کسقدر تیری پاسداری اور غمخواری منظور ہے۔ بیشک یا رسول اللہ آپ ہمارے شفیع المذنبین اور رحمۃ العالمین ہین بجز آپکی شفاعت کے ہم گنہگارونکا بیڑا پار ہو نہین سکتا ہم غلامونکی لاج آپ ہی کے ہاتھہ ہے

محشر مین ہم غلامونکی بہی یاد رہے - بقول مؤلف

خدارا تم نہ بہولو یا نبیؐ ہمکو قیامت مین
ذرا رہنا گنہگاران اُمّت کی حمایت مین

کوئی ہمسر نہین تیرا پیمبر خلقکی قدرت مین
نہوگا اور نہ تہا کوئی نبوت مین شفاعت مین

ہے افضل اور اعلیٰ تو عبادتمین سخاوت مین
نہین تیرا کوئی ثانی شجاعت مین شرافت مین

اگرچہ ہین ہزارون ہی حسینان جہان لیکن
نہین تمسا نظر آیا کوئی حسن و ملاحت مین

تجہی سے پایا ہے ہمنے خداوند دو عالم کو
ہے منکر وہ جو شک لایا نبیؐ تیری رسالت مین

احادیثمین ملاکر جو کلام اللہ سے دیکہا
نہین کم ہین ہدایتمین فصاحتمین بلاغت مین

ہٹاکر میم کا پردا جو دیکہا چہرۂ انور
عیان ہے حقکا جلوہ یا محمدؐ تیری صورت مین

حدیث مَن رَآنی سے ہوا ثابت یہی مجہکو
خدا کی دید ملتی ہے نبیؐ تیری ہی رویت مین

بنا لیتا پئے سجدہ ترے در ہی کو مین کعبہ
اگر ایسا روا ہوتا نبیؐ تیری شریعت مین

بلا لو ہند سے مجہکو کوئی دم کا ہون مین مہمان
لبون پر آگئی ہے جان پیمبرؐ تیری فرقت مین

نہ تن کی ہے خبر مجہکو نہ جانکی ہے مجہے پروا
پہرا کرتا ہون مین دیوانہ بنکر تیری اُلفت مین

سراسر ہے جو یہہ تحقیق شرمندہ گناہون سے
جو بخشے تو کمی کیا ہے خدایا تیری رحمت مین

نقل ہے کہ جب بہشت مین حضرت ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام پر عتاب نازل ہوا۔ اور حُلّہ بہشت لے لیا گیا۔ آدمؑ نے شرم برہنگی سے بہاگنے کا ارادہ کیا۔ موئے سر درخت عناب سے اولجہ گئے۔ حکم آیا۔ اے آدمؑ

مجھسے بھاگتا ہے - آدم علیہ السلام نے عرض کیا - اے پروردگار تجھسے مجال گریز کی نہین - مگر تجھسے ہی پناہ مانگتا ہون - تو غفور رحیم ہے - میری خطا سے درگذر - کچھہ اثر پذیر نہوا بلکہ حکم ہوا کہ - (اِذْہَبُوْ بِعَبْدِیْ) لیجاؤ میرے بندہ کو فرشتے کشان کشان لیچلے - پھر عرض کیا کہ خداوندا تو نے مجھے اپنے یدِ قُدرت سے پیدا کیا - اور بہشت مین جائے آسایش کی دی - ملایکہ کو میرے سجدہ کا حکم فرمایا - صرف ایک گناہ سے یہہ سب کرامتین زائل نکر - پھر حکم ہوا (اِذْہَبُوْ بِعَبْدِیْ) ملایکہ کھینچتے ہوئے لے چلے - عرض کیا خداوندا مجھے بہشت سے مت نکال مین تیرے فراق کی طاقت نہین رکھتا ہون - فرمایا (اِذْہَبُوْ بِعَبْدِیْ) فرشتے اوسی طرح لے چلے - التماس کیا - پروردگار بے نیاز تو نے وعدہ کیا تھا کہ تیری اولاد سے انبیا اور اولیا پیدا کرونگا - اب مجھپر رحم کر - سودمند نہوا - غرض ہر بار منت اور الحاح حضرت آدم ؑ کی زیادہ ہوتی تھی اور جس درخت سے پناہ مانگتے تھے - وہ درخت دور بھاگتا تھا - اور ہر وقت یہی حکم ہوتا تھا کہ - اِذْہَبُوْ بِعَبْدِیْ - اور ملایکہ کشان کشان لے جاتے تھے - آخرکار آدم ؑ نے عرض کیا کہ تیرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے مجھپر رحم کر - حکم پہنچا کہ اے ملایکہ اسوقت آدم ؑ ہماری

درگاہ مین - بڑا شفیع لایا ہے - اب تعظیم کرو اوسکی - کہ بدولت نام میرے حبیب کے مین نے اوسکا گناہ عفو کیا - دیکھو مومنو ہمارے آقا محمدؐ مصطفی اصلّی اللہ علیہ وسلّم کی تعظیم و توقیر خدا وند کریم کو کس درجہ منظور ہے - کیون نہو کسلئے معشوق ہین - بقول مؤلف

نعتیہ

ہین معشوق دا اور محمدؐ ہمارے
اونہین پر ہے جان اپنی ہمنے نثارے
خدا کا ہے دیدار دیدار اونکا
جو دیکھین کہان ایسی قسمت ہمارے
ابھی عرش پر ہم چلا جاتے حضرت
جو ملجاتے نعلین ہمکو تمہارے
اونہین دین و دنیا کی ہو فکر کیونکر
جو دامن سے لپٹے رہینگے تمہارے
ثنا آپکی ہم جو لکھتے ہین ہر دم
مقدر کے چمکین نہ کیونکر ستارے
عبث عمر غفلت مین کھویا جو ہمنے
ازل ہی سے بد ہین مقدر ہمارے
یہہ بار گران سر پہ عصیان کا لیکر
تہی دست آئے ہین عاصی تمہارے
ہے گرداب عصیان مین کشتی ہماری
لگا اپنی رحمت سے اوسکو کنارے

ق

ہین مادر پدر بھائی فرزند و زن سب
یہہ ہین سارے دنیا مین دم کے نظارے
نہ سات آوے کوئی نہ کام آسکے کوئی
سوا آپکے یا محمدؐ ہمارے
شفاعت کے منکر جو ہین تیرے مولا
ہین فرعون ثانی وہ ملعون سارے

دعائیہ

تجھی سے تو چاہتے ہین امداد خالق
تو مقصد سے بھر دے یہہ دامن ہمارے
اونہین دین و دنیا مین رکھہ شاد یا رب
ہین شاہ دکن جو کہ والی ہمارے

صد اول

صدا دلسے آتی ہے سن لے تو تحقیق
ہین مقبول حضرت یہہ اشعار سارے

نقل ہے بلکہ سراسر اصل ہے کہ جب ابلیس لعین راندۂ درگاہ ہوا۔ ایک فرشتہ ہر روز طمانچہ غضب کا۔ اوسکے منہ پر مارتا تھا۔ اثر اوس طمانچہ کا دوسرے دن تک زائل نہوتا تھا۔ بعد بعثت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ جب یہہ آیۂ کریمہ۔ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن۔ نازل ہوئی۔ اوسنے عرض کیا۔ یا رب العالمین عالم مین مین بھی ہون مجھے بھی تو اوس نعمت سے محروم مت رکھہ۔ حکم ہوا۔ آج سے ضرب طمانچہ موقوف ہو۔ مسلمانو ہرگاہ مردود بارگاہ ایزدی بدولت حب محمدی صلی اللہ علیہ وسلم۔ بلا سے نجات پائے۔ طالبان محمدؐ اگر صدمۂ آتش دوزخ سے محفوظ رہین کیا عجب ہے۔ بشرطیکہ احکام الٰہی کے پابند رہین۔ اور عشق محمدیؐ تمہین جلوہ گر ہو۔ اللہ جل شانہٗ یہہ نعمت عظما سب مومنون کو نصیب کرے۔ بقول مؤلف۔

قطعه

عشق نبیؐ جو دلمین مرے جلوہ گر ہوا
فرقت کا رنج و غم مجھے شام و سحر ہوا
دلکی طپش کو دیکھہ کے گویا جگر ہوا
لاکھون ہی صدمے سہہ گئی شوق وصال مین

قربان اوسپہ دل ہوا دلبر جگر ہوا
درد جگر کبھی تو کبھی درد سر ہوا
صد شکر ہے جو عشق نبیؐ کارگر ہوا
یوسفؑ کے دلمین جب تو زلیخا کا گھر ہوا

طالب ہوا مین دید کا آئی یہی ندا
موسیٰؑ کا حال دیکہہ لے جو طور پر ہوا

دونو جہان سے کہو گیا شوق وصال مین
وحدت کا جام پیکے جو مین بیخبر ہوا

نور جمال نے مجھے بیخود ہی کر دیا
گردن ہی جہک گئی مرا سجدہ مین سر ہوا

اعجاز حق نما تہی جو انگشت آپکی
کرتے ہی یک اشارہ دو ٹکڑے قمر ہوا

نور نبیؐ نے آئینہ دلکو بنا دیا
حیران دیکہکر جسے آئینہ گر ہوا

قبضہ ہوا اجل کا جو روح نحیف پر
نور نبیؐ وہین مرے پیش نظر ہوا

اشکون نے میرے دہو دیا دفتر گناہ کا
محشر کا دل مین جب مرے خوف و خطر ہوا

مقصد مراد کے ہوئے لاکہون ہی پہول پہل
حب نبی کا دلمین جو پیدا شجر ہوا

معروضہ بس یہی ہے کہ دیکھو جمال پاک
منظور ہو تو قصہ مرا مختصر ہوا

حفظ و امان مین اپنے تو رکہہ اوسکو یا الٰہ
پیدا شہ دکن کو جو نور نظر ہوا

صد شکر نعت احمد مرسلؐ کے فیض سے
تحقیق شعر اپنا ہر ایک پر اثر ہوا

نقل ہے کہ ایک دن حضرت جبرئیل السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام ہر دو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ جبرئیل علیہ السلام ردائے مبارک کو بوسہ دیتے تہے۔ اور بار بار آنکہونسے لگاتے تہے۔ حضرتؐ نے پوچھا اے جبرئیل یہہ کیا حالت ہے۔ میکائیلؑ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ جبرئیلؑ نے آج ستّر مرتبہ

جناب باری سے رخصت طلب کی کہ حضور مین حاضر ہو۔ ملائکہ کہتے تہے کہ اسقدر مبالغہ اور اصرار کیا ضرور ہے۔ اوسنے کہا مجھے اسکے جواب سے معاف رکھو کہ بدون زیارت جمال رسول خداؐ کے مجھے چین نہین آتا۔ کیونکہ۔

نعتیہ

دل چھین لیا ایک جوان عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے
کھویا ہی تھا مجھکو مری دنیا طلبی نے
کیا خوب سنبھالا ہے رسول عربی نے
بندہ سے فزون تر ہے خدا کہہ نہین سکتا
مارا مجھے اے شوخ تری بلعجبی نے
اونہین نبوت کی زیارت بہی ہوتی
کیا کام نکالا ہے مری بے ادبی نے
آدم تو گیا عرش پہ مسجود ملائک
کیا رنگ دکھایا تیری عالی نسبی نے

تسلیم کہو ہند مین کسطرح رہون مین
بے چین کیا دلکو مرے مضطربی نے

بیان ابتداء نور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

اے مسلمانو۔ دانایان غواص بحر حقیقت۔ وماہران رموز شریعت نے یون لکھا ہے کہ۔ جب حضرت صمدیت کو اظہار ذات جامع الکمالات کا منظور ہوا۔ موافق اس حدیث کے۔ اَنَا مِن نُّورِ اللّٰہِ وَالخَلقُ کُلُّھُم مِن نُّوری یعنے حضرت نے فرمایا مین پیدا ہوا ہون اللہ کے نور سے۔ اور میرے نور سے ساری مخلوق ہے۔ اور حضرت نے یہہ بہی ارشاد فرمایا ہے کہ۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوری

یعنے سب سے آگے جو چیز اللہ نے پیدا کیا وہ نور میرا تھا۔

پس خداوند کریم نے جمیع موجودات کے نور سے ہزار برس پیشتر جو ایک روز اوس جہانکا ہزار برس اس جہانکے برابر کا ہے۔ جیسا کہ خداوند کریم ارشاد فرماتا ہے (وَاِنَّ یَوماً عِندَ رَبِّکَ کَاَلفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ۔) نور کامل خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کر کے فضائے قرب مین رکھا۔ پس وہ نور معجز ظہور ایک مدت تک بساط تقرب پر طواف مین مشغول رہا۔ بعد اوسکے سجدہ کے لئے مامور ہوا۔ اور خدائے عزوجل کی تسبیح مین مصروف رہا۔ پس اوس نور فیض گنجور سے ایک جوہر بنایا۔ اور اوس جوہر فیض مظہر کو نظر عنایت سے دیکھہ کے۔ دس حصے کئے۔ ایک حصہ سے عرش۔ دوسرے حصہ سے لوح۔ تیسرے حصہ سے قلم بنایا۔ اور حکم کیا قلم کو کہ لکھہ بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ قلم نے ہزار برس مین بسم اللہ لکھی۔ بعد اوسکے حکم الٰہی سے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدُ الرَّسُولُ اللہِ لکھا۔ سبحان اللہ مومنو اسم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ اسم پاک ہے کہ خداوند عالم جل جلالہ نے جو اپنے اسم پاک سے ملحق رکھا ہے اور جس اسم پاک کی توصیف کسی عاشق نے کیا خوب کیا ہے۔

مسدس

مُسدس

دُرِّ یتیم نام محمدؐ کا میم ہے
اور بحرِ معرفت کا یہی حرف میم ہے
اور حے لوحِ حمد ہے حکمِ حکیم ہے
بہشت ہے دال کے دل کا فردوسِ نعیم ہے
ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِّ یتیم ہے
نام محمدؐ ہی سے خدائے علیم ہے

یہہ میم مومنوں میں تو مشکل کشا ہوئی
یہہ میم ثانی مجرموں کو رہنما ہوئی
حے سے کسیکو حلم کسیکو حیا ہوئی
اور دال دردمندوں کے دلکی دوا ہوئی
ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِّ یتیم ہے
نام محمدؐ ہی سے خدائے علیم ہے

ہے میم مخزنِ کرم رحمتِ ودود
پھر میم ہے ملاحتِ حسن محیطِ جود
اور حے ہے حامئی ملک انس جملہ بود
اور دال ہے یہہ دال پہ ہو دم بدم درود
ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِّ یتیم ہے
نام محمدؐ ہی سے خدائے علیم ہے

اوصاف نام پاک کے ہو کسطرح ادا
مقبول ہے وہ نام جو ہے میم سے بنا
یک یک حرف میں اوسکے ہے اعجاز کا سما
مکہ مدینہ مسکن میلاد مصطفیٰ
ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِّ یتیم ہے
نام محمدؐ ہی سے خدائے علیم ہے

حرمت جو حے کی چاہئے ہوتی نہیں رقم
حے سے حسن حسین ہے اور حیدر و حرم
جو نام حرف حے سے ہے سب ہے وہ محترم
حافظ ہے اونکا مالک و محبوب ذی حشم
ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِّ یتیم ہے
نام محمدؐ ہی سے خدائے علیم ہے

میم دوم ہے مہرِ نبوت میں ہے چمک
ہے مہر و ماہ میں بھی اوسی میم کی چمک

اس میم سے مشرف ہوگئے ہین سبھی ملک
معراج کی بھی دھوم سمائی ہے تا سمک

ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِ یتیم ہے
نام محمدی سے خدائے علیم ہے

احمدؐ احد مین فرق اسی میم سے ہوا
حے ہے جہان مین حمد کا ڈنکا بجا دیا
میم مشدد اسلئے ہے دال سے ملا
ذاتِ احد سے ذاتِ محمدؐ نہین جدا

ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِ یتیم ہے
نام محمدؐی سے خدائے علیم ہے

مکتوبی حرف نام محمدؐ مین ہین جو چار
ثابت ہوا انہین سے ہے مقبول چار یار
صدیقؓ یارِ غار عمرؓ صاحبِ وقار
عثمانؓ اور حیدرِؓ کرار نامدار

ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِ یتیم ہے
نام محمدؐی سے خدائے علیم ہے

یک یک ہے حرف ناموں مین او نکلے جو منجلی
حضرت عمرؓ کو میم تو حیدرؓ کو حے ملی
عثمانؓ مین ہے میم مشدد چمک رہی
اور دال زیب نام مین صدیقؓ کے ہوئی

ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِ یتیم ہے
نام محمدؐی سے خدائے علیم ہے

اے مسلمانو۔ جسوقت نام مبارکِ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہزار برس تک سربسجود رہا پھر سر اوٹھا کر کہا۔ السلام علیک یا محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کے طرف سے جواب دیا۔ وعلیک السلام وعلیہ منی الرحمت۔ اسیطرح حصۂ چہارم۴ اور پنجم۵ اور ششم۶ اور ہفتم۷ اور ہشتم۸ اور نہم سے مہتاب آفتاب بہشت اور دن

اور دنیا

اور عرش و کرسی بنائی - دسوین حصہ سے روح محمدی کو پیدا کرکے عرش کے دہنے طرف چار ہزار برس تک تسبیح و تقدیس مین مشغول رکھا - الغرض وہ نور معجز ظہور ستر ہزار برس تک عرش پر اور پانچ ہزار کرسی پر جلوہ افروز رہا - پھر جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام - بموجب حکم ربانی - زمین پر آئے اور پارۂ خاک طلب کیا - زمین نے جسوقت نام - خواجۂ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سُنا شق ہو گئی - اور خاک سُفید مثل کافور اوس سے ظاہر ہوئی - چنانچہ حضرت جبرئیلؑ ایک مثقال خاک اوس مقام سے کہ اب جہان تربت شریف آنجنابؐ کی ہے لے آئے پھر اوس خاک کو مشک اور زعفران اور سلسبیل - اور مائے معین اور شراب تسنیم اور کافور بہشتی سے خمیر کرکے مادۂ وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتب کیا - اور بعد از جبرئیل ع نے - اوس درج نور مطہر کو اطباق سموات اور اطراف بہشت اور اصناف ملائیکہ مین گرد بگرد پھرا کر مژدہ سنایا - کہ جو کوئی قابلیت قبولیت کی رکھتا ہو - اس گوہر گران مایہ کی خریداری کرے - ابو البرکات اشرف المخلوقات حضرت آدم علیہ السلام کی روح پاک نے زبان استعداد سے

عرض کی ۔ بقول شمیم

شمیمؔ

دلکو عشق شہ ابرار رہا خوب ہوا
نور خالق کا طلبگار رہا خوب ہوا
خواب مین آپکا دیدار رہا خوب ہوا
بخت خُفتہ مرا بیدار رہا خوب ہوا
طائر دل مرا درکار رہا خوب ہوا
زلف احمدؐ مین گرفتار رہا خوب ہوا
اسی سودے مین تجھے نفع ملیگا اے دل
نور حضرت کا خریدار رہا خوب ہوا
بے گناہ ہوتا تو میری نہی شفاعت ہوتی
للّٰہ الحمد گنہگار رہا خوب ہوا
نور حضرت کا ہے ہر لحظہ تصور دل مین
خانہ دل مرا درکار رہا خوب ہوا

پرزے کرتا ہون گریبانکے مبارک اے شمیمؔ
محض بیکار تھا باکار رہا خوب ہوا

بیان ولادت حضرت محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

القصہ وہ ودیعت عظمیٰ ۔ اور نعمت کُبریٰ جسم خاکی انسان کو عنایت ہوئی یعنے نُور محمدیؐ ۔ حضرت آدم عم کی پیشانی پر جلوہ افروز ہوا ۔ اور حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر عبد المطلب اور عبد المطلب سے عبد اللہ تک مرتبہ بمرتبہ منتقل ہوتا رہا ۔ چنانچہ ایک دن ۔ عبد اللہ نے عبد المطلب سے کہا کہ ۔ جب مین بطحائے مکّہ کے طرف جاتا ہون ایک نور عظیم الشان ۔ میرے پیٹھ سے ظاہر ہوکر دو حصّے ہو جاتا ہے ۔ نصف حصہ اوسکا جانب مغرب اور نصف اوسکا جانب مشرق ہوکر ۔ بصورت پارۂ

ابر کے میرے سر پر سایہ کرتا ہے ۔ پھر متوجہ ہوتا ہے ۔ طرف آسمان کے اور دروازے آسمانون کے کہلجاتے ہین ۔ اور جب زمین پر بیٹھتا ہون زمین سے آواز آتی ہے کہ ۔ ائے وہ شخص نور محمدی تیری پشت مین جلوہ افروز ہے تجہپر سلام ۔ اور جب درخت خشک کے پاس سے گذرتا ہون وہ درخت فوراً سرسبز ہو جاتا ہے ۔ اور مجہپر سایہ کرتا ہے جسوقت وہان سے اوٹھتا ہون ۔ پھر بدستور سوکہجاتا ہے ۔ عبد المطلب نے کہا کہ ائے عبد اللہ بشارت ہو تجھے کہ تیری سُلب سے ۔ سید رُسل ہادی سُبل احمد مجتبیٰ محمد مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوگا ۔ اور عبد اللہ جسوقت بُت خانے کے طرف جاتے تھے آواز آتی کہ ائے عبد اللہ زنہار تو ہمارے قریب مت آ کسواسطے کہ نور پیغمبر آخر الزمان تیری جبین سے جلوہ افروز ہے ۔ اور سبب ہماری ہلاکت کا ہوگا ۔

روایت ہے کہ ایک یہودیونکا سردار صاحب دولت اپنے قوم کا باوقار قرب وجوار مین مکہ معظمہ کے رہتا تھا ۔ اوسکی ایک دختر کاہنہ حُسن وجمال مین اپنا نظیر نہین رکھتی تھی ۔ اور علم نجوم مین بھی ازبس ہوشیار تھی ایک روز علم نجوم سے دریافت کر گئی ۔ کہ طوریت مین جس صاحب جمال محبوب کردگار کے ظہور پانیکا ذکر ہے وہ شخص جو ایک عالم کو فیض مین رحمت کے لائیگا وہ امسال اپنی مان کے شکم مین آئیگا ۔

خوش رو جوان عرب مین ہے ایک صاحب جمال
حسن و جمال مین ہے وہ کعبہ مین بیمثال
فرزند اوس سے ہوئیگا ایک صاحب کمال
احمدؐ ہی نام ہوگا وہ محبوب ذوالجلال

مہر نبوت اوسکے سرپشت ہوئیگی
اعجاز سے بہری ہوئی انگشت ہوئیگی

مرسل کہینگے لوگ اوسے پیر اور جوان
ظاہر کریگا اپنی نبوت کے سب نشان
ہوگا وہ قوم ہاشمی یک عالی خاندان
پیدا عرب مین ہوگا نبی آخر الزمان

جبرئیلؑ اوسکے پاس سدا آتے جائینگے
جو عرش پر لکہا ہے وہ قران لائینگے

جبکہ وہ اس حال سے واقف ہوئی۔ حضرت کے اشتیاق مین اوسکے دلکو بیکلی ہوئی بے خود ہوکر کہنے لگی۔ بقول مولوی عبدالستار صاحب چشتی

معجزہ یہہ دکہا دیا کسنے
تہا مین مردہ جلا دیا کسنے
کرکے اپنے جمال کا شیدا
ہوش میرا اوڑا دیا کسنے
کیون بیابان مین روز جاتا ہون
مجہکو وحشی بنا دیا کسنے
دام گیسو بچہاکے عارض پر
میرے دلکو پہنسا دیا کسنے
اپنے رُخکا دکہاکے آئینہ
مجہکو حیران بنا دیا کسنے
چہپ گیا ابر مین مہ انور
رُخکا جلوہ دکہا دیا کسنے
کسکو دہونڈین ہم آپ کہوبیٹہے
یہہ تماشا دکہا دیا کسنے

پیچھے تو

پُوچھتے ہو ہوا سے آہونکے
رُخسے پردہ ہٹا دیا کسنے

مثل پروانہ جل رہا ہون مین
شمع رُخ کو دکھا دیا کسنے

آئے تھے خواب مین مرے حضرت
ہائے مجھکو جگا دیا کسنے

سوزِ فُرقت اگر نہین دلمین
سر سے پا تک جلا دیا کسنے

ہچکیان رُک گئین ہین کیون میری
یاد کر کے بھلا دیا کسنے

پھر دکھا کر ہلال ابرو کا
بدر کو پھر گھٹا دیا کسنے

کسکی فرقت مین مر گیا ہون مین
مجھکو رنگ بقا دیا کسنے

کسکی فرقت مین آگ بھڑکی ہے
دلکو میرے جلا دیا کسنے

شہرہے منصو قلب مائل زُلف
دار پر پھر چڑہا دیا کسنے

کسکی زلفون کا ہو گیا سودا
مُجھکو مجنون بنا دیا کسنے

جامِ وصلت پلا کے اے چشتی
مست و بیخود بنا دیا کسنے

جب ہوش مین آئی تو اوسنے معہ اپنے چند مصاحبون کے یلغار شہر مکہ پہونچی اور ایک عالیشان مکان مین قیام پذیر ہوئی ہر روز تمام اہالیان مکہ کی ضیافت کرتی تھی۔ اور اس حیلہ سے ہر ایک کو دیکھہ بھال کر کسوٹی امتحان پر کستی تہی جب نوبت اہل قریش کے دعوت کی پہونچی جبین حضرت عبد اللہ پدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر نظر گرتے ہی جان گئی کہ اوس نور متبرک کا امانت دار جسکی خبر میرے نجوم نے مجھکو دی تھی وہ صاحب جمال یہی ہے بعد فراغت کاروبار دعوت کے عبداللہ سے سوال عقد کا کی۔ چونکہ آپکے عقد کی تجویز بی بی آمنہ سے اسکے قبل ہو چکی تھی۔ اسلئے۔

نظم

فرمایا آپنے مہ خوبی کی سُنکے بات — منظور ہے کہا ترا اے مایۂ حیات
ناچار ہون نہین مجھے مہلت ہے آج رات — عقد اپنا آمنہ سے ہی ہے لیلۃ البرات

گر زندگی رہے تو ترے گھر پھر آؤنگا
تجھکو بھی مین نکاح مین کل اپنے لاؤنگا

سنکر جواب صاف وہ بولی ستم شعار — وعدہ ہے میرا آج کا کل کا نہین قرار
منظور ہو تو اب نہین انکار زینہار — کل دیکھنے سے ہوگا مرا قول استوار

کل دیکھکر مین اپنی برائی فلاح کو
منظور پھر کرونگی پیام نکاح کو

چمکا جبین سے نور نبوت کا جسگھڑی — کانون مین عورتون کے صدا نور کی پڑی
کوئی تو شوق دید مین جا بام پر چڑھی — اور کوئی پٹ کے اوٹ مین نظارہ کو کھڑی

شرم و حیا سے گو کہ وہ نظرون سے دور تھین
پر خواہش وصال مین مشتاق نور تھین

انمین سے بعض بی بی یہ کہتی تھی دل فگار — مجھکو ملے تو سر پہ تصدق ہون سو بار

خیر من ح

گھر مین جو مال و زر ہے کرون آپ پر نثار
آنکھون پہ رکھون اپنے پیون پانی وار وار

قسمت ہے کسکی جسکو یہہ دولت نصیب ہو
لڑکا ملے اوسے جو خدا کا حبیب ہو

شہرہ ہوا عرب مین یہہ ہر سمت کو بکو
آئی صبا سہاگ کی جنت سے لیکے بو
حصے مین آئے دیکھئے کسکے یہہ ماہرو
بی آمنہ کے عقد کی تہی پیش گفتگو

اور صدہا عورتین ساکنان مکہ باشتیاق طلب اوس نور کبریا کے باہم آپسمین یہہ کہتی تہین ۔

بی بی حمل مین آئیگا جسکے یہہ خوش نصیب
کلمہ پڑہیگا جو کوئی مرنے کے بہی قریب
ہر ایک دردمند کا ہوگا وہی طبیب
بخشائیگا ضرور وہ اللہ کا حبیب

لڑکے کا فخر جسکے یہہ کون و مکانمین ہو
مادر کا رتبہ کیون نہین دونو جہانمین ہو

جبکہ حضرت عبداللہ نے اوس کاہنہ کے پاس سے اپنے مکانکو واپس آئے اور بی آمنہ کے ساتھہ مناسبت کے بارہ مین جو پہلے ہی سے گفتگو ہو چکی تہی حسب قواعدِ دین حضرت ابرہیم خلیل اللہ علیہ الصلوات والسلام جو اوس زمانے تک اوسی دین کا رواج جاری تہا حکم سے اللہ جل جلالہ کے سب نے ملکر حضرت عبداللہ کا عقد بی بی آمنہ کے ساتھہ پڑہوا دیا ۔

وہ شب عروس تہی موسی کے طور کی … چٹکی ہوئی تہی چاندنی ہر سمت نور کی
راحت بھری ہوائین خوشی کے سرور کی … حورین صراحی لائین شراب طہور کی

جسدم جبین سے نور نبیؐ منتقل ہوا
پہلومین شاد آمنہ بی بی کا دل ہوا

قلم ارادت رقم ارباب تواریخ کا نہایت ادب سے سر بسجود ہوکر اور زبانکو مشک وگلاب سے دہوکر یون زمزمہ سنج حقیقت ہے کہ وہ نور مبارک بارہوین تاریخ جمادی الآخر شب جمعہ کو عبد اللہ سے منتقل ہوکر حضرتؐ کی والدۂ ماجدہ آمنہ بی بی کو تفویض ہوا۔

روایت ہے کہ جس راتکو آمنہ خاتون حاملہ ہوئین۔ دو سو عورتین رشک وحسد سے مرگئین۔ ائے مومنو گو وہ تمام مارے رشک کے مرین ہم جان نثاران رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فضل خدا مارے خوشی کے ہر پنجشنبہ ذریعۂ محفل میلاد یون پکار پکار کر مرا کرتے ہین۔

موے ہم شہ انبیا کہتے کہتے … گئی جان خیر الوریٰ کہتے کہتے
فرشتے اوتر آئے عشق نبی مین … مرے لکہنے پر مرحبا کہتے کہتے
کٹی رات سب کس مزے سے ہماری … نبی کہتے کہتے خدا کہتے کہتے
الٰہی نکل جائے تن سے مری جان … رسول خدا کی ثنا کہتے کہتے

یہہ بزم ولادت ہے خیر الورا کی
فرشتے جہکائینگے سر قبر سے ہم
چلو اسمین صلے علی کہتے کہتے
اوٹہینگے جو یا مُصطفی کہتے کہتے

ہوئین مشکلین حل بر آئے مطالب
مددائے شہِ دوسرا کہتے کہتے

دوسرے روز حضرت عبداللہ جبکہ ایفائے وعدہ کیلئے اوس کاہنہ کے پاس تشریف لیگئے۔

دیکہا جو اوسنے صورت سائل کو ناگہان
دلسے یک آہ کہینچکے بولی وہ نیم جان
اوس نور کا جبین پہ نہ پایا کہین نشان
فرمائیے کہ آپ تہے کل رات کو کہان

وہ نور احمدی جو تمہارے جبین پہ تہا
کل جسکے گہر رہے اوسے رہنا وہین پہ تہا

کیا خوب تہا جو ہوتی مین کل تمسے ہمکنار
اُمید جسکی تہی وہ ملی اور کو بہار
قسمت نے آج رکہدیا مجہکو جگر فگار
نخل مراد کو نہ کیا میرے باردار

تقدیر مین مرے نہ وہ دولت نصیب تہی
اوسکو ہوئی نصیب کہ جو خوش نصیب تہی

کلمہ مرے نکاح کا لب پہ نہ لائیے
مین خود جلی ہوئی ہون نہ مجہکو جلائیے
کل جسکے گہر رہے تہے وہین آپ جائیے
بدبخت کے مکان پہ نہ تشریف لائیے

سچ تو یہ ہے کہ رنج تمہارا نہین مجہے

جو غم کے ہے وہ کہنا گوارا نہین مجھے

روایت ہے کہ جس شب کو حضرت آمنہ خاتون نے حاملہ ہوئین ملائکہ آسمان نے غلغلہ شادمانی کا زمین تک پہونچایا۔ اور ہر ایک اہل زمین نے باشتیاق دیدار اوس نور پروردگار کے طرف خطاب کرکے یہہ التجا سُنایا۔ بقول مؤلف۔

قصیدہ

اے نور رب دو جہان اے جلوۂ کون و مکان تیرے ہی باعث یہان پیدا ہوئے ہین انس و جان
تجھسے ہی روشن ہے جہان حق کا ہو تو مہمان وہ بہی تھا تیرا میزبان تیری ہی تہی وان عز و شان
عاشق ہون تیرا بیگمان فرقت مین ہو نہین نیم جان پہرتا ہون ہو کر خستہ جان جلدی بلا مجہکو وہان
ہین ہجر مین ہم ناتوان کبتک ہونگا مین یہان بیزار ہین سُنکر فغان خویش و برادر دوستان
اے چارہ ساز بیکسان اُلفت ہے جو مین یہان احوال ہے میرا عیان پوشیدہ ہے تجھسے کہان
ہو تو ہی میرا مہربان مجہکو بُلا لے اب وہان دل ہے جدائی مین طپان ہون کوئی دم کا مہمان
نعت نبی کی داستان لکہی ہے جو مینے یہان پہونچونگا لیکر مین وہان ہوتی قیامت ہے جہان
پوچھیگا جب رب جہان کیا سر پہ ہے بار گران تو کسلئے آیا ہے یہان کہدونگا اے شاہ شہان
آئے ہین یہان وہ پیشوا کہتے ہین جنکو مصطفیٰ ہین درد عصیان کی دوا مین اونکے در کا ہون گدا
پاس اونکے پہونچا دے خدا پہرتا ہون جسکو ڈہونڈتا جسپر ہے جان و تن فدا اوسکی ہی ہے یہہ داستان
دیگر عوض فردوس کا اے دل قصیدہ یہہ مرا مانگے گا جب مجھسے خدا کہدونگا مین اے کبریا

مجھسے نہوگی یہہ خطا گرچہ ہون مین عاصی بڑا مالک ہے اوسکا مصطفیٰ ؐ جو یا ہو نمین جسکا یہان
ملجائنگے جسدم نبی ؐ رو کر کہونگا مین یہی کشتی جو ہے تحقیق کی عصیان سے ہے اب ڈوبتی
وہ ناخدائی آپکی مشہور ہے کب سے خفی پار اسکو کر دیجئے ابہی یا مصطفیٰ ؐ جاؤن کہان

جبرئیل ع نے علم سبز خانہ کعبہ پر نصب کیا۔ اور مبارک باد دی فرشتون نے ارباب زمین کو۔ دروازے زمین کے مفتوح کردیے گئے۔ عالم عالم انوار قدس سے معمور ہوگیا۔ ابلیس پہاڑون مین جا چھپا۔ چالیس شبانہ روز صحرا اور دریا مین سرگردان رہا۔ تمام بت روئے زمین کے سرنگون ہوگئے حیوانات قریش کے بولنے لگے۔ اور بشارت دئے چرند پرند مغرب کے مشرق کے چرند پرند کو۔ کہ آج حضرتہ آمنہ خاتون حاملہ ہوئین اب زمانہ خیر البشر ابو القاسم ؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا قریب آیا اور تمام باشندگان قرب و جوار مکہ مارے خوشی کے پہولے نہین سماتے تھے اور اشتیاق زیارت محبوب ؐ کردگار مین بے چین ہو کر فرداً فرداً عرض کرتے تھے۔ بقول مؤلف۔

مشتاق زیارت ہون رسول عربی ؐ کا
ہر حیلہ پہونچہ جاؤن مدینے مین خدایا
دونگا یہہ فرشتونکو جواب اپنی لحد مین
جب تک مرے آنکھونمین بصارت ہے الٰہی

تضمین

دکہلا دے خدا خواب مین دیدار نبی ؐ کا
دیدار میسر ہو رسول عربی ؐ کا
مین شیفتہ ہون سید مکی مدنی ؐ کا
نظارہ کرون ہاشمی و مطلبی ؐ کا

معراج کی شب رمز کو اللہ و نبیؐ کے
کیا جانین ملک تخلیہ تھا سر خفی کا

یا احمدؐ مختار جدائی مین ہون بیتاب
کیا حال کرون عرض مری خستہ دلی کا

لب ہائے پیمبرؐ کی حلاوت کا ہون محتاج
چرچا نہو کیونکر مرے شیرین سخنی کا

آنکھون مین چکاچوند ہوئی جاتی ہے ایدل
کسطرح سے دیکھون رخ پرنور نبیؐ کا

ہر سمت خدائی کا نظر آتا ہے جلوہ
جسدن سے مرے قلب مین ہے عشق نبیؐ کا

تحقیق یہی دلسے دعا کرتا ہے یارب
سر پر مرے سایہ ہو قیامت مین نبیؐ کا

سلاطین اور شیاطین کے تخت اوندھے ہو گئے۔ حضرتہ آمنہ آپکی والدہ ماجدہ فرماتے ہین۔ کہ آغاز حمل سے چھے مہینے تک۔ کوئی علامت علامات حمل سے مجھپر ظاہر نہوئے اور کسیطرح کا۔ ضعف اور ثقل مجھے معلوم نہوا۔ چند مدت قبل اس واقعے کے اہل قریش بسبب خشک سالی کے۔ ضعیف و ناتوان ہو گئے تھے۔ جب حضرتہ آمنہ خاتون حاملہ ہوئین۔ پانی برسا۔ اور درخست خشک سرسبز ہوئے۔ سبحان اللہ مومنو کیون نہو رحمت للعالمین روز ازل سے ہی آپکا خطاب مشہور ہے۔ ہم ایسے سردار دو عالم کے قرب وجوار مین نرہین۔ پھر کونسا مقام اپنے لئے تجویز کرین۔ اور نجات آخرت کیلئے آپ سے زیادہ ہمارا کون شفیع ہوگا جسکی تلاش کرین۔ بقول مؤلف۔

مصنفہ

کہان بحر عالم مین پوشیدہ تو ہے
ترے آشنا کو تری جستجو ہے

جو دیوانہ گیسوئے مشکبو ہے
زمانے مین پھرتا وہی کو بکو ہے

گل باغ جنت مین تیری ہی بو ہے
ترے سامنے عطر بے آبرو ہے

خدا کے لئے دیکھہ صورت تو اپنی
کہ آئینۂ دل ترے روبرو ہے

جو چاہے کہ چاہ ذقن کا لکھے وصف
اوسے آب کوثر سے لازم وضو ہے

جدا کر کے احمدؐ کی جب میم دیکھا
جو تو ہے سو وہ ہے جو وہ ہے سو تو ہے

نہ کیونکر خجل یوسفؑ مصر ہوتے
کہ محبوب میرا بہت خوبرو ہے

اثر سوزن عشق کا ہے یہ بیدل
ہمارے جو چاک جگر پر رفو ہے

ہمین ہین گریبان سے ہجر مین تنگ
ہمارا ہی خنجر کے نیچے گلو ہے

مدینے مین مدفن ہو میرا الٰہی
یہی دلکی خواہش یہی آرزو ہے

جو واصل ہین حقکے وہ کہتے ہین تحقیق
جو خصلت ہے تیری وہی اوسکی خو ہے

قبل تولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عبداللہ آپکے والد بزرگوار کو۔ اتفاق سفر کا ہوا۔ اور ہنگام مراجعت۔ سفر آخرت کا درپیش آیا۔ اثنائے راہ مین انتقال فرمایا۔ اور حضرت عبدالمطلب کو۔ اس سانحۂ قیامت خیز سے نہایت الم ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یتیمی پر۔ کہ ہنوز رحم مادر سے گلشن دنیا پر

قدم ناز نہ رکہا تھا۔ باپ نے سفر آخرت کا قبول کیا۔ بہت افسوس ہوا۔ حالانکہ یتیمی اوس گوہر دریاے وحدت کی موجب افزونی قدر وقیمت تہی۔ بیت

چون دُر اگر یتیم شد بیش بود بہاے او
زانکہ خرد فزون نہد دُرّ یتیم را بہا

مثنوی از شہید مغفور

آمد آمد شافع محشرؐ کی ہے۔ آمد آمد اپنے پیغمبرؐ کی ہے +

آمد آمد ہے رسول پاکؐ کی
آمد آمد ہے شہ لولاکؐ کی
آمد آمد سید اعظمؐ کی ہے
آمد آمد سرور عالمؐ کی ہے
آمد آمد ہے شہ ابرارؐ کی
آمد آمد ہے بڑے سردارؐ کی
آمد آمد مالک کوثرؐ کی ہے
آمد آمد دین کے سرورؐ کی ہے
آمد خیر الورٰیؐ کی دہوم ہے
جلوۂ نور خداؐ کی دہوم ہے
دہوم ہے کون و مکانمین دہوم ہے
دہوم ہے دونو جہانمین دہوم ہے
جلوہ افزا آج ہوتا ہے یہان
نور سے جسکے ہوا روشن جہان
آج محبوبِ خداؐ کی دید ہے
عید ہے اہل نظر کی عید ہے
اپنے تن پر اپنا جامہ تنگ ہے
گل نہین پہولے سماتا دنگ ہے
باغ مین سنکر گلون کے قہقہے
نکلے ہین بلبلونکے چہچہے
وصل کا لائی صبا جسدم پیام
کہلکہلا کر ہنس پڑین کلیان تمام
ہر چمن مین نکہت زلف دوتا
جہولیان بہر بہر کے لائی ہے صبا

عرش آج اوس شمع کی قندیل ہے — جسکا پروانہ پر جبرئیل ہے
وجد مین اوسکے قدم کو چوم کر — رہگیا بس عرش اعلی جھوم کر
قامت موزون سراپا نور ہے — قد نہین ہے بلکہ شمع طور ہے
شوق مین اوس مہ لقا کے سر بسر — خاک پر گرتے ہین تارے ٹوٹکر
دیکھکر اوس شمع زیبا کی بہار — صبح کرتی ہے گریبان تار تار
باد صبح اوٹھی جو دامن جھاڑکر — بوئے گل نکلی گریبان پھاڑکر
ہے زمین بوس ادب چشم فلک — راہ مین آنکھین بچھاتے ہین ملک
خلق کا چارون طرف ہے اژدہام — ہاتھہ مین حورونکے ہے کوثر کا جام
تہنیت گویان ملک ہین ہر طرف — حاملان عرش ہین مشعل بکف

ہر طرف جبرئیل کا ہے اہتمام
ہے فرشتونکی زبان پہ یہہ کلام

بقول مؤلف

قصیدہ

آج وہ نور خدا آنیکو ہے — کفر کی ظلمت بتو جانیکو ہے
داغ عشق مصطفیٰ کہانیکو ہے — دل گلستان مین ابنجانیکو ہے
زلف احمدؐ کی ثنا کا ہے خیال — عرش پر فکر رسا جانیکو ہے
بنکے شانہ قلب صد پارہ میرا — گیسوؤنکو اونکے سلجھانیکو ہے
چہرۂ روشن سے اوٹھا ہے نقاب — ابر مین خورشید چھپ جانیکو ہے

عشقِ رخسارِ نبیؐ کی وجہ سے
دل مرا آئینہ بنجانیکو ہے
ہجر کے صدمو نسے میرے یا رسولؐ
درد میرے دل کا بڑہجانیکو ہے
لو خبر رشکِ مسیحاؐ لو خبر
کوئی دم مین دم نکل جانیکو ہے
خوف کیا پلے پہ ہین میرے نبیؐ
بارِ عصیان میرا اٹھجانیکو ہے
وصل کا شربت پلاؤ یا نبیؐ
تشنگی سے جان اب جانیکو ہے
ہے غذا سے مجھکو نفرت ہجر مین
خونِ دل پینیکو غم کہانیکو ہے
روئے انور جلد دکہلا دو مجھے
خاتمہ بالخیر ہو جانیکو ہے

اب مدینے مین بلا لو یا رسولؐ
ہجر مین تحقیق مرجانے کو ہے

الغرض جب نو مہینے کامل مُدّتِ حمل کے گذر گئے تب۔ بارہوین تاریخ شہر ربیع الاوّل کی دوشنبے کے دن وقت صبح صادق بعد چھہ ہزار سات سو پچاس برسکے زمانۂ آدم علیہ السّلام سے آفتاب عالمتابِ وحدانیت مطلعِ قدم سے ساحتِ حدوث پر جلوہ افروز ہوا یعنے سیدِ کونین سلطان دارین احمد مجتبیٰ محمد مُصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہزارون جاہ وجلال سے دولت سرائے اقبال مین ظہور اجلال فرمایا۔

بیت

ندا از حاملانِ عرش آمد
کہ برخیز از پۓ تعظیم احمدؐ

ہلادیت

ہدایت۔ مولود خوانون کو لازم ہے کہ ان اشعار کو استادہ ہوکر پڑہین

مثنوی

شہنشاہِ اعظمؐ تولد ہوئے
رسولِ مکرمؐ تولد ہوئے

شہِ دین و دنیاؐ تولد ہوئے
مہِ اوجِ علیاؐ تولد ہوئے

تولد ہوئے پیشوائے جہانؐ
تولد ہوئے مقتدائے جہانؐ

تولد ہوئے سرورِ مرسلانؐ
تولد ہوئے رہبرِ دو جہانؐ

تولد ہوئے رہنمائے قدیمؐ
قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

تولد ہوئے بحرِ فیضِ عمیمؐ
شفیعٌ مطاعٌ نبیٌؐ کریم

تولد ہوئے مہرِ اوجِ شرفؐ
تولد ہوئے فخرِ عہدِ سلفؐ

تولد ہوئے خواجۂ بعث و نشرؐ
تولد ہوئے شافعِ روزِ حشرؐ

قصیدہ

پیدا ہوئے شکلِ عرب وہ مصطفیٰؐ یہہ ہی تو ہے
ہے عین رب مین شکلِ رب وہ مصطفیٰؐ یہہ ہی تو ہے

جو انکو دیکھا دیکھا رب جو انکو پایا پایا رب
ہے ہاشمیؐ جنکا لقب وہ مصطفیٰؐ یہہ ہی تو ہے

ایجادِ عالم آپ ہین بنیادِ عالم آپ ہین
بے میم احمدؐ ہوے کب وہ مصطفیٰؐ یہہ ہی تو ہے

نورِ احد احمدؐ بنا احمدؐ سے ہے عالم بنا
رب سے جدا احمدؐ ہے کب وہ مصطفیٰؐ یہہ ہی تو ہے

اپنے کو جب فانی کیا آیا نظر ہر سو خدا
عارف سوا پاوے نہ ڈہب وہ مصطفیٰؐ یہہ ہی تو ہے

بندہ بنایا عشق کا ہمکو الٰہی فضل سے
بیان کسکا ہے حسب و نسب وہ مصطفیٰؐ یہہ ہی تو ہے

سلام

السلام اے آفتاب داد و دینؐ — السلام اے انتخاب اوّلینؐ
السلام اے دستگیر بیکسانؐ — السلام اے چارۂ دردِ نہانؐ
السلام اے قبلہ گاہِ اہلِ دینؐ — السلام اے بادشاہِ مرسلینؐ
السلام اے بودِ آدم را سببؐ — السلام اے خلق عالم را سببؐ
السلام اے شاہِ عظمت السلامؐ — السلام اے ماہ رفعت السلامؐ
السلام اے گوہرِ تاجِ قبولؐ — السلام اے زیبِ معراجِ قبولؐ
السلام اے باعثِ ایجادِ خلقؐ — السلام اے موجبِ بنیادِ خلقؐ
السلام اے زبدۂ اربابِ علمؐ — السلام اے قدوۂ اصحابِ علمؐ
السلام اے مظہرِ انوارِ حقؐ — السلام اے مصدرِ اسرارِ حقؐ
السلام اے شاہ شاہاں السلامؐ — السلام اے جانِ جاناں السلامؐ
السلام اے انبیا کے پیشواؐ — السلام اے اولیا کے مقتداؐ
السلام اے غمزدوں کے دستگیرؐ — السلام اے ہادئ روشن ضمیرؐ
السلام اے دردِ دل کے چارہ سازؐ — السلام اے خواجۂ بیکس نوازؐ
السلام اے دو جہاں کے بادشاہؐ — مجھ غریب و خستہ پر بھی اک نگاہ

بچارہ ساز

چارہ سازِ بیکسان بیکس ہون مین
آرزومندِ درِ اقدس ہون مین
رحم کر رحم اے کریمِ بیکسان
چہوڑکر یہہ آستان جاؤن کہان
ہون پیاسا شربت دیدار کا
تجہہ سوا ہے کون مجہہ بیمار کا
گو برا ہون یا بہلا جیسا ہون مین
سگ ترے ہی در کا کہلاتا ہون مین
فکر رہتی ہے مجھے یہہ روز و شب
روزِ محشر ہونگے سب جسد طلب
کوئی اوٹھا بادۂ وحدت سے مست
کوئی پہونچا ساقمِ قلت بدست
کوئی اپنے زہد پر نازان چلا
کوئی اوٹھکر چہاڑتا دامان چلا

التجا

یان تو مین ہون اور دل مایوس ہے
شرم ہے اور حسرت و افسوس ہے
کون پوچھیگا مجھے سرکار مین
ہاتہہ خالی مین چلا دربار مین
ہاتہہ خالی اوس طرف جاتا ہون مین
اور تہی دستی سے شرماتا ہون مین
عابدون کے ساتہہ کیونکر جاؤن مین
روسیہ ہون منہ کسے دکہلاؤن مین
باپ بیٹے کا نہ بیٹا باپ کا
آسرا وان ہے تو بیشک آپکا
دستگیرا دستگیری کیجئے
آبرو میری وہان رکہہ لیجئے
سخت مشکل ہے کہ وقتِ جانکنی
ہوتی ہے شیطان کو فکر رہزنی
کشمکش مین یان تو اپنی جان ہے
وان وہ دشمن درپئے ایمان ہے

سخت طوفانِ بلا ہے نزعِ روح
باپ بیٹا بھائی کام آتا نہین
ایسی مشکل مین خبر لیجئے مری
جب تباہی مین پڑے میرا جہاز
اوس گھڑی رحم آپکا درکار ہے
دم نکل جائے وہ صورت دیکھکر
جسدم آئین قبر مین منکر نکیر
شکل اونکی دیکھکر مضطر نہون
دولتِ دیدار جسدم پاؤنمین
گرد پھر پھر کر کبھی قربان ہون
حال میرا آپ سے مخفی نہین
ہان طبیبِ مہربان بیمار ہون
آتشِ دوری جلاتی ہے مجھے
ہجر مین ایسا نہو یا شاہِ دینؐ
رحمتِ عالم خدا کے واسطے
چار یارِ باصفا کے واسطے
آس مجھہ رنجور کی مت توڑیے
آپ اوس طوفانِ آفت کے ہین نوحؑ
سات بیکس کے کوئی جاتا نہین
سیدِ عالم مدد کیجئے مری
مشکل آسان کیجئے بندہ نوازؒ
گر کرم کیجئے تو بیڑا پار ہے
خاتمہ ہو آپ ہی کے نام پر
دستگیری کیجئے یا دستگیرؒ
وہ جمالِ دلربا پہچان لون
قبر مین اوٹھکر فدا ہو جاؤنمین
اور کفِ پا سے کبھی آنکھین ملون
شرحِ غم پھر کیا کہے اندوہگین
دردِ ہجران سے بہت ناچار ہون
اور تپِ ہجران ستاتی ہے مجھے
ہند کا ہو جاؤن مین رزقِ زمین
اپنے حسنِ دلربا کے واسطے
اہلِ بیتِ مجتبا کے واسطے
تشنہ کو محروم یون مت چھوڑیے

ہجر مین ابتک جو گذری زندگی
زندگی سے ہے مجھے شرمندگی
آستانے پر بلا لیجے مجھے
وصل کا ساغر پلا دیجے مجھے
رات دن ہوتا ہے بس بر ملا
عمر بھر نظارہ اوس درگاہ کا
در کو تکتے تکتے ہو جاون ہلاک
وان کی خاک پاک سے ملجاے خاک

نامِ نامی پر ہو حُسن اختتام
خاتمہ ہے نام اوسکا والسلام

سُبحان اللہ ایسے آفتاب خیر و برکت نے مطلع ذات مطلق سے اطراف کائنات مین طلوع فرمایا - کہ جسکے جمال عالم افروز نے فرش سے عرش تک منور کر دیا - اور سمک سے سماک تک نام کفر اور ظلمات باقی نہ رکھا - ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ شجر اور حجر اور در و دیوار جن و پری انس و ملک از جزو کل تہنیت خوان ہے بقول مؤلف -

ہدایت مولود خوانون کو لازم ہے کہ چہلم و یا برسی و غم وغیرہ کی محفلون مین یہہ مبارک باد نہ پڑہین -

ٹیپ

ہوئے پیدا نبی مبارکباد
ہے جہان مین خوشی مبارکباد
ہر طرف سے صدا یہ آتی ہے
مرحبا یا نبی مبارک باد
آمنہ کو سب آ کے دینے لگے
جن و انس و پری مبارکباد

دونو عالم مین فضل حق سے ہے نبی
تیری شہرت ہوی مبارکباد
بعد چالیس سال کے ہے ملی
تجھکو پیغمبری مبارک باد
انبیائے سلف سے ہے سرور
تیری حرمت بڑی مبارکباد
حق نے فرمایا اے نبی امت
ہے تری جنتی مبارک باد
بخشو اگر نبی نے فرمایا
اے مرے امتی مبارک باد
سو سو سال بھر مین بس ہمکو
یہہ خوشی ہے بڑی مبارکباد
سب کو یہہ دن خدا نصیب کرے
ہو ہر اک کو خوشی مبارکباد
خانۂ دل مین آگئے ہین نبی
بستی دلکی بسی مبارک باد
بارگاہِ رسول مین پہونچے
سب کی قسمت لڑی مبارکباد

سنکے سب نے کہا یہ اے تحقیق
خوب تو نے لکھی مبارک باد

بی بی آمنہ آپکے والدۂ ماجدہ کہتی ہین - کہ وقت تولد آپکے ایک آوازِ عظیم الشان میرے کان مین آئی - کہ اسکو سنکے خوف غالب ہوا - ناگہان ایک مرغ سفید نے - اپنے بازو - میرے سینے پر ملے - کہ فوراً وہ خوف جاتا رہا - ناگاہ تشنگی غالب ہوئی خود بخود ایک پیالہ شربت کا مثل دودہ کے سُفید غیب سے نمودار ہوا - مین نے جی بھر کر پیا - شہد سے زیادہ شیرین تھا -

پھر ایک ایسا نور ظاہر ہوا۔ کہ تمام گھر اوس نور سے نورانی ہوگیا۔ جسطرف دیکھتی تھی سوائے نور کے اور کچھہ نظر نہین آتا تھا۔ اور چند عورتین باحُسن وجمال مثل دختران عبدالمناف نظر آئین۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ اونمین سے ایک تو بی بی مریم والدۂ ماجدہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری فرعون کی بی بی آسیہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہما مومنہ تھین۔ وے دونو خدا کے حکم سے بہشت سے حورون کو لیکر آئین۔ اور متکفل میرے امورات کے ہوئین۔ انکو دیکھکر مین متعجب ہوئی جاتی تھی اور صحن خانہ مین آواز رفتار سُنتی لیکن کوئی چلنے والا نظر نہین آتا تھا۔ اور ایک چادر طولانی سُپید آسمان سے زمین تک نظر آئی۔ اوسوقت منادی غیب نے ندا کی کہ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چشم خلایق سے نگاہ رکھو اور جماعت کی جماعت مرغان زمرد منقار یاقوت بازو۔ خرامان خرامان مجھہ تک آئے۔ آواز اونکی نغمہ خیز اور طرب انگیز تھی اور کچھہ مرد درمیان آسمان اور زمین کے ہوا مین مُعلق کھڑے ہوئے۔ گلاب پاش اور صراحیان نقردی ہاتھہ مین لئے ہوئے کہہ رہے تھے۔ بقول چشتی۔

قصیدہ

اللہ اللہ کیا خوشی ہے محفل میلاد کی
دھوم ہے چارون طرف شور مبارکباد کی
کیا صبا نے لائی ہے بوئے گل روئے نبی
دھوم ہے صحن گلستان مین مبارکباد کی
چہرۂ انور نظر آیا نہ ہمکو خواب مین
آرزو نکلی نہ ابتک اس دل ناشاد کی
قامت موزون حضرت کی ثنا لکھتے ہین ہم
خامہ کے بدلے ملے ڈالی ہمین شمشاد کی
چہرۂ احمد کا نقشہ کسطرح کھینچ سکے
صورت آئینہ حیران عقل ہے بہزاد کی
ہجر احمد مین ہوئے ہین اسقدر زار و نحیف
آہ کی قدرت نہ طاقت ہم مین ہے فریاد کی
خواب مین آؤ کبھی تو اے شہ ہر دو سرا
صورت تسکین تو کچھ ہو اس دل ناشاد کی
شوق نظارہ اسی کا نام ہے بعد فنا
لگ گئین ہین ہیبت سے آنکھین عاشق ناشاد کی
بار عصیان کی ہے گٹھری سر پہ ہین نادیدہ راہ
منزلین کھوٹی نہ ہو جائین عدم آباد کی

خوب تھا ہوتا اگر یثرب مین چشتی کا مزار
اے فلک کیون اوسکی مٹی ہند مین برباد کی

اوسدم کمال غیرت سے جبین مبسم پر عرق آگیا۔ جو قطرہ ٹپکتا تھا اوس سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔ اوسی حالت مین پردہ حجاب کا میری آنکھون سے اوٹھ گیا۔ مشارق اور مغارب کے حالات مجھپر منکشف ہوگئے۔ تین علم سبز ایک مشرق دوسرا مغرب تیسرا بام کعبہ پر منصوب دکھائی دئے اور جسوقت وہ مہر سپہر عظمت پیدا ہوئے۔ سجدہ کیا۔ اور ہاتھ آسمان کے طرف اوٹھا کے مناجات کی اور نہایت

تضرّع اور الحاح سے اُمت کی مغفرت چاہی۔ سُبحان اللہ اے مومنو۔ غور کا مقام ہے۔ دیکھو ابتدا ہی سے ہم گنہ گارون پر آپکی کیسی نوازش و اکرام ہے۔ پھر ایسے مُحبِ صادق کا در چھوڑ کے ہمکو کس در پہ آوارہ اور سرگردان پھرنا ہے۔ اور آپکے روضۂ مُنوّرہ کے قرب و جوار مین دفن ہو کر تا حشر آپکے زیر سایہ نہ رہین تو پھر ہمکو کہان رہنا ہے۔ زہے نصیب اوس شخص کے جسکو کہ آپکے در اقدس کی جاروب کشی مُدّت العمر میسر آئی ہو۔ اور خوشا تقدیر۔ اوسکے کہ جسنے بعد مرگ جنّت البقیع مین۔ یعنے آپکے روضۂ اقدس اور مزار مقدّس۔ حضرت عثمان غنی الرحمان کے مابین دفن ہوا ہو۔ حدیث شریف ہے حضرت رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرماتے ہین کہ۔ مَا بَیْنَ مِنْبَرِیْ وَ مِنْبَرِ عُثْمَانَ رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ۔ یعنے میرے منبر اور قبر عثمان رضہ کے درمیان ایک باغ ہے جنّت کے باغون سے۔ اور محدثین نے اس حدیث شریف کا خلاصہ یہہ لکھا ہے کہ۔ جو شخص آنحضرت صلعم کے روضۂ مُنوّرہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار کے مابین دفن ہوگا وہ جنّتی ہے۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا ہے کہ یہہ حدیث شریف مجھکو بعد دفن حضرت عثمان رضہ کے دستیاب ہوئی

اے کاش قبل دفن کے میسر آتی تو مین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مشرق مین دفن کرتا۔ اے مسلمان بھائیو تمثیلاً عرض کیا جاتا ہے کہ اگر ہم مین سے کسیکو بذریعہ بیعت کسی شیخ سے اعتقاد کامل ہو جائے تو اوسکو اپنے مرشد کے مزار کے قرب وجوار مین دفن ہونیکی کسقدر تمنا رہتی ہے۔ اللہ تعالے جمیع دیندار بھائیون کو مدت العمر شب و روز روضۂ اقدس کا نظارہ نصیب کرے۔ اور وہین کی رزق زمین ہونا نصیب ہو۔ آمین ثم آمین۔ اے عاشقو غور کا مقام ہے جس دلمین عشق نبی ہو۔ اور جسکا دل آپکے دام محبت مین گرفتار ہو۔ وہ دل کیونکر آپکی مفارقت کے صدمے سہ سکتا ہے۔ بقول مولف۔

غزل

اس دل سے پیمبر کی محبت نہین جاتی
مرجائین کبھی خواہش وصلت نہین جاتی

ارمان بھرا آنکھین کھلے رہتے ہین تجہیز ہو
مرنے پہ بھی دیدار کی حسرت نہین جاتی

یکبار تو رویا مین مرے لائے تشریف
حالانکہ یہہ فرقت کی مصیبت نہین جاتی

وصل انکا میسر ہو تو بس ہے یہی دولت
سب دولتین جاتین ہین یہہ دولت نہین جاتی

پھرتا ہے نگاہون مین مرے چہرۂ زیبا
ایک پل بھی ان آنکھون سے وہ صورت نہین جاتی

دن رات مجھے حب نبی سے ہو نہین فرصت
مجھہ سے یہ مدح کش کی یہہ عادت نہین جاتی

کیونکر نہ معطر رہے ہر وقت مرا مغز
گیسوے نبی کی کبھی نکہت نہین جاتی

کیونکر نہ کرین فخر ہم اسبات پہ اے دل
سنتے ہین کہ دوزخ مین یہہ امت نہین جاتی

بیماریان

بیماریان سب جاتی ہین تدبیر سے لیکن
جز وصل مسیحا نہین فرقت نہین جاتی
رکھیے کبھی نعلین مبارک مرے سر پر
حرمت مری بڑہجاتی ہے عزت نہین جاتی

اعمال بُرے سے ہون خطرناک ہمیشہ
[illegible] کے مرے دلسے یہ وحشت نہین جاتی

اے مومنو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تولد پاتے ہی پہلے امت کیلئے دعاے مغفرت چاہی - اور بعد اوسکے - ایک ابر سفید آسمان سے نمودار ہوا - ناگاہ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو آغوش مین لیکر غائب ہوگیا - آواز آتی تہی کہ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو چارون حد عالم مین پھراؤ تا جمیع خلائق انکو نام اور صورت - اور صفات سے پہچانین - بعد اسکے وہ ابر طرفۃ العین مین - برق جمال محمدی سے روشن ہوگیا - حضرت آمنہ خاتون فرماتے ہین کہ - مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو - ایک پارچہ مین لپٹا ہوا پایا - پھر ایک بدلی اور نمودار ہوئی - اوس سے کلام مردونکے سنے جاتے تہے - منادی غیب ندا کرتا تہا - کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چارون طرف عالم کے لیجاؤ - اور تمام جن و انس اور ملائیکہ کو اونکا جمال جہان آرا دکھاؤ - تا سب پہچانین - اور جانین کہ - جو کمالات اور پیغمبرون کو جدا جدا عنایت ہوئے تہے

سب مجموعہ میرے حبیبؐ کو ملے ۔ یعنے خلافتِ آدمؑ ۔ ملکِ سلیمانؑ حُسنِ یوسفؑ ۔ خلّتِ ابراہیمؑ ۔ کلامِ موسیٰؑ ۔ دمِ عیسیٰؑ ۔ عبادتِ یونسؑ ۔ شکرِ نوحؑ ۔ لسانِ اسمٰعیلؑ ۔ بشرائے یعقوبؑ ۔ صوتِ داؤدؑ ۔ صبرِ ایوبؑ ۔ زہدِ یحییٰؑ وغیرہ وغیرہ عطا کیا گیا ۔ اور سوائے اسکے ۔ ولایتِ محبوبیت ۔ حقِ ربوبیت اور قربِ مطلق ۔ اور منصبِ قضا ۔ اور افتتاحِ اجتہاد ۔ احتسابِ شفاعتِ عظمیٰ ۔ علمِ وسیع ۔ عرفانِ اتم ۔ اور جمیع کمالاتِ صوری ۔ و معنوی ۔ خاصتاً ذاتِ بابرکات کے واسطے تھے ۔ سوائے رُتبہ شہادت کے کہ ۔ باسباب ظاہری منافی شانِ نبُوت کے تھا ۔ وہ بہی آپکے جگر گوشۂ قرۃ العین ۔ یعنے حضرات حُسنین علیہم السلام کو حاصل ہوا ۔ تا حاصل ہونا ۔ کسی کمالِ ظاہری اور باطنی کا ذاتِ مجمع کمالات سے باقی نہ رہے ۔

شعر

حُسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بقولِ مؤلف

قطعہ

پیدا جو پیمبرؐ ہوئے کیا کیا نظر آیا
جو راز تھا مخفی وہ ہویدا نظر آیا
احمدؐ واحد کا یہہ معما نظر آیا
بس بیچ مین یک میم کا پردا نظر آیا

احمدؐ واحد

احمدؐ و احد ایک جگہ ہوگئے ظاہر   جسوقت جدا میم کا پردا نظر آیا
اللہ سے واصل ہوئے معراج مین احمدؐ   اوس بحر سے ملتا ہوا قطرا نظر آیا
ہین سورۂ واللیل کو پڑہنے لگا ہروقت   سر مین مرے گیسو کا جو سودا نظر آیا
تاب رُخ پرنور پیمبرؐ سے فلک پر   خورشید کے چہرہ پہ پسینا نظر آیا
خورشید رُخ احمدؐ مختار کے آگے   بگڑا ہوا مہتاب کا چہرا نظر آیا
سب صلّی علیٰ کہنے لگے حور و ملایک   جسم آپکا ایک نور کا پتلا نظر آیا
یہہ آپ ہی کے نور کے صدقے سے یقین ہے   موسیٰؑ کو بسر ید بیضا نظر آیا
عیسیٰؑ نے کہا آپکا یا احمدؐ مختار   ہر اُمتی اب رشکِ مسیحا نظر آیا
عاشق تہی فقط یوسفؑ کنعاں پہ زلیخا   ہر ایک نبیؑ آپکا شیدا نظر آیا

سب کہتے ہین تحقیق کے اشعار کو سنکر
مداحون مین احمدؐ کے تو یکتا نظر آیا

صفیہ بیٹی عبد المطلب کی یعنے پہوپی حضرتؐ کی کہتی ہین کہ۔ وقت ولادت کے مین حاضر تہی ۔ تمام گہر نور سے معمور ہو گیا۔ اوسکی روشنی سے چہہ چیزین بہت عجیب نظر آئین ۔ پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور آہستہ آہستہ فرمایا ۔ یارب اُمتی اُمتی ۔ دوسرے یہہ کہ زبان فصیح اور عبارتِ صحیح سے فرمایا ۔ اَشہدُ اَن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ انا رسول اللہ ۔ تیسرے نور حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم روشنئی چراغ پر غالب تھا۔ ۴ چوتھے مین نے چاہا کہ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہلاؤن ۔ غیب سے آواز آئی کہ۔ ائے صفیہ تو تکلیف نکر اپنے حبیب کو ہمنے شستہ اور پاک بھیجا ہے ۵ پانچوین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناف بُریدہ اور ختنہ کیئے ہوئے پیدا ہوئے ۶ چھٹے شانہ مبارک پر مہر نبوت ستارہ صبح سے روشن تر دیکھی ۔ اوسمین بخط نور لکھا تھا ۔ لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ ۔ سبحان اللہ مومنو کسی فرد بشر کی کیا مجال ہے جو آپکے اوصاف لکھے ۔ یہہ وہ بحر اوصاف ہین کہ جسکی انتہا نہین

بقول مؤلف ۔

نظم

گئے وصف احمدؐ بیان کیسے کیسے ہوئے راز حق کے عیان کیسے کیسے
مصیبت مین لے لیکے نام محمدؐ کئے ہمنے ہین امتحان کیسے کیسے
فنا ہو کے احمدؐ مین دیکھے احد کو بنے ہم بھی ہین رازدان کیسے کیسے
ذرا چیر کر دیکھو پہلو ہمارا ہین ارمان دلمین نہان کیسے کیسے
ہویدا ہے سب کچھہ رسول خدا پر ہین فرقت کے صدمے یہان کیسے کیسے
ابھی رخ سے پردا اٹھا کر تو دیکھو فدا ہوتے ہین قلب و جان کیسے کیسے
مئے حب احمدؐ جو پیتا ہون ساقی تو کرتے ہین زاہد گمان کیسے کیسے
خدا جانے روز وصال پیمبرؐ یہہ کرتی ہے شکوے زبان کیسے کیسے

یہہ گلزار ہستی سے باغ عدم کو
چلے جاتے ہین کاروان کیسے کیسے

سنبہلکر لکھا کر تو تحقیق مضمون
زمانے مین ہین نکتہ دان کیسے کیسے

حضرت آمنہ خاتون روایت کرتی ہین کہ ولادت کے وقت تین شخص۔ غیب سے نمودار ہوئے۔ اونکے رخسارے۔ مثل آفتاب کے چمکتے تہے۔ ایک صراحی نقروی۔ دوسرا طشت زمردی۔ تیسرا حریر سفید ہاتہہ مین لئے ہوئے تہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو طشت مین بٹہلا کے سات بار غسل دئیے۔ اور وہ حریر سفید پہنائے۔ اور چشم نرگسین کو بوسہ دیکر کہے۔ بقول حضرت وطن

نظم

شانِ جنابِ سرورِ عالم جلوہ نما ہے شانِ خدا ہے
موقع کہاں ہے صلّی علیٰ کا اے محبو یہہ سجدہ کی جا ہے
آئینہ خانہ ہر دو سرا ہے ہر ہر مین دیکھو عکس آپکا ہے
سینے مین دل مین جی مین نظر مین آپ ہی کی صورت جلوہ نما ہے
ہے احدیت ایک جلوت تمہاری لامکان ایک راہ سواری
نقش قدم ہے چشم دو عالم کرسی تمہاری عرش علا ہے
دوزخ سے ہمکو کیا ہے علاقہ جنّت کی ہمکو کیا ہے تمنّا
ہم عاصیونکو یا شاہ اکرم دامن تمہارا ہاتہہ آچکا ہے
فردوس لیکر اب کیا کرین ہم کوثر کا پانی کیونکر پئین ہم
اے رشکِ جنّت روئے مبارک کوثر کا چشمہ لب آپکا ہے

ہر روز ہے حشر ہر شب قیامت ہر ایک ادا ہے صور محشر
اے آفتابِ برجِ شفاعت دکہلاؤ صورت اب دیر کیا ہے

اور کہا کہ بشارت ہو تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ۔ تمہین

علم اولین و آخرین اور کمالات ظاہری و باطنی - اور مفاتح نصرت و عظمت اور رتبہ شجاعت و حلمیت عنایت ہوا -

روایت ہے کہ وقت ولادت کے عبد المطلب آپکے جد بزرگوار کعبہ شریف مین تھے - یک بیک خانہ کعبہ نے مقام ابراہیم مین سجدہ کیا - اور کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللہ اکبر - خدا تعالیٰ نے آج مجھے بتون کی نجاست سے پاک کیا - اور ہبل نامی ایک بت کہ اور بتون سے بڑا تھا سرنگو ہو گیا - ہاتف غیب نے آواز دی - کہ آمنہ کے گہر - فرزند متولد ہوا - اوسکے غسل کے واسطے ایک طشت زمردی عالم قدس سے لائے ہین - اور وہ فرزند ارجمند خاتم المرسلین حبیب رب العالمین ہے - عبد المطلب یہہ ماجرا دیکھکر اور سنکر متعجب اور متحیر اپنے مین آپ کہہ رہے تھے -

بقول مؤلف

مخمس

شوق نظارۂ انوار کرون یا نکرون ۔ پئے دیدار مین اصرار کرون یا نکرون
خواب مین خواہش دیدار کرون یا نکرون ۔ بخت کو اپنے مین بیدار کرون یا نکرون
آپکو یاد مین ہر بار کرون یا نکرون ۔ کچھہ علاج دل بیمار کرون یا نکرون
آپکے گیسوے پیچ پیچ یہی کہتے ہین ۔ دل عاشق کو گرفتار کرون یا نکرون
خنجر ابروے محمد پہ دلسے ہون فدا ۔ سر کٹانیکا مین اقرار کرون یا نکرون

کھنچی ہے تیغ الم کرکے جگر کے پارے
ٹکڑے اب دل کے بھی دو چار کرون یا نکرون

قلب مین عارض روشن کا تصور کرکے
دلکو آئینۂ انوار کرون یا نکرون

جبہ سائی سے ترے در کے ہون فارغ جسدم
سجدۂ شکر بھی سو بار کرون یا نکرون

عشق دندان مبارک مین بہا کر آنسو
اپنے آنکھون کو گہربار کرون یا نکرون

دیکھلون عالم رویا مین جو روئے انور
جلوۂ حق کا مین اقرار کرون یا نکرون

آپکے روضۂ پرنور پہ آکر شاہا
خواہش دلکو مین اظہار کرون یا نکرون

شب معراج یہ کہتے تھے خدا سے جبریل
ترے محبوب کو بیدار کرون یا نکرون

ہو میسر نہ محمد کی زیارت جبتک
اے اجل تجھسے مین انکار کرون یا نکرون

جاکے روضے پہ کہونگا مین یہی اے تحقیق
نقد دل داخل سرکار کرون یا نکرون

اوسکے بعد کعبۃ اللہ سے دولتسرائے نبوی مین تشریف لائے آتے ہی پہلے حضرتہ آمنہ خاتون کی پیشانی دیکھی ۔ نور محمدی نہ پایا۔ پوچھا کہ وہ نور کیا ہوا۔ بی بی نے کہا مین نے وضع حمل سے سبکدوشی ہوا۔ اور عجائب حالات اور غرائب واقعات جو اوس وقت دیکھے تھے۔ ایک ایک سب بیان کئے۔ عبد المطلب نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سامنے لاؤ۔ اور مجھے دکھلاؤ۔ بی بی آمنہ نے جواب دیا۔ ہیہات آپ انکو دیکھہ نہین سکتے

محافظان غیب سے تاکید ہے کہ تین دن تک کوئی نہ دیکھے۔ عبد المطلب نے پر غضب کہا کہ اے آمنہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکہاؤ نہیں تو مین تمکو اور اپنے کو ہلاک کرونگا۔ جب آمنہ خاتون نے۔ حضرت عبد المطلب کو۔ اسقدر بیقرار دیکہا ناچار وہانتک پہونچا دیا۔ حضرت عبد المطلب نے۔ کمال اشتیاق سے۔ چاہا کہ دیدار سید ابرارؐ حبیبؐ پروردگار سے مشرف ہو۔ لیکن ایک غیبی شخص تلوار کہیچ کر سامنے آیا۔ اور کہا۔ جا جبتک تمام ملائیکہ مقربین۔ جناب ختم المرسلینؐ حبیب رب العالمین کی زیارت سے فارغ نہونگے۔ کسیکو مجال دیکہنے کی نہوگی۔ عبد المطلب یہ حال دیکہتے ہی ہیبت سے تہرا گئے اور بحالت مایوسی کہتے تہے۔ بقول حافظ شیرازی رحمت اللہ علیہ۔

قصیدہ

دیدہ لبریز نم سراپا انتظارے کیستم
شوق دیدارے کہ دارم بیقرارے کیستم

کشتۂ صیاد دلم از زخم شمشیر نگاہ
نیم بسمل گشتہ ام یارب شکارے کیستم

کشتۂ آن خال مشکین بستۂ زلف سیاہ
گر مسلمان نیستم زنار دارے کیستم

مظہر حسن جمالم یا کہ عکس روئے تو
پس ہمین اے دوستان آئینہ دارے کیستم

حافظم در مدرسہ در دیر گشتم در میکدہ
سخت حیران گرچہ ام من در شمارے کیستم

بعد ولادت

بعد ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ ایک شبانہ روز تمام بادشاہان روئے زمین کی زبان گنگ ہوگئی۔ اور نطق زبان سے عاری رہے۔ طاق کسرا منکسر رہا۔ چودہ کنگرے اوسکے گر پڑے آتش فارس کہ مدتِ ہزار برس سے روشن تہی فی الفور بجھگئی۔ دریائے پر از آب خشک ہوا اور صحرائے خشک دریا ہوا۔ جب سید عالم نے اپنے نور عرش افروز سے فرش زمین کو منور فرمایا۔ اہالیان مکہ نے تہنیت کی محفل منعقد کیا۔ بقولِ امیر۔

کردو خبر یہہ محفل میلاد شاہؐ ہے
اُمت چلی رسولؐ کی یہہ جلوہ گاہ ہے
یاں آمد جناب رسالت پناہؐ ہے
سیدہی یہی بہشت مین جانیکی راہ ہے
دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

جو عاشقانِ صورت خیر الانامؐ ہین
جو ذرہ ہائے مہر فلکِ احترام ہین
جو طالبانِ جلوۂ ماہِ تمامؐ ہین
آئین کہ دور ہین مئے الفت کے جام ہین
دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

راہین کشادہ رحمت رب کریم کے
خلعت بٹینگے لطف خدائے رحیم کے
ہین عطر بار باغ مین جھونکے نسیم کے
تقسیم ہونگے ہار ثواب عظیم کے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آراستہ مکان ہے جلوس شہانہ ہے
سامان نئے نئے ہین نیا کارخانہ ہے
رحمت ہے فرش ظل خدا شامیانہ ہے
مسند بچھی ہے آمد شاہ زمانہ ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

کیا بزم ہے کہ بزم نشین ہین فرشتہ وش
گرمی جو ہو ذرا دم عیسیٰؑ ہو بادکش
ہون گرم اہتمام مین اسپر کلیمؑ غش
پانی پلائین خضرؑ دم شدت عطش

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آتے جو آنے والونکو پاتے ہین جبرئیلؑ
رتبہ برتبہ سبکو بٹھاتے ہین جبرئیلؑ
خود جاکے در تلک انہین لاتے ہین جبرئیلؑ
موقع سے کیا صفونکو جماتے ہین جبرئیلؑ

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

اس بزم کی جو مشرق و مغرب مین ہے خبر
الیاسؑ بر سے بحر سے خضرؑ آئے ہین ادہر
ارواح انبیاؑئے سلف کا ہے یان گذر
رونق فزا ہین چرخ سے عیسیٰؑ زمین پر

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو

جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آئین شتاب یوسفؑ کنعان کو دو خبر
یعقوبؑ و نوحؑ و آدمؑ ذبیح انکو دو خبر

محفل مین ہون شریک سلیمانؑ کو دو خبر
تشریف لائین موسیٰؑ عمران کو دو خبر

در بار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

جن کوہ قاف سے تو جنان سے ملک چلے
سر کو جھکا کے حاملۂ عرش تک چلے

جتنے تھے وحش و طیر وہ سب مشترک چلے
پڑھتے ہوئے درود ادب سے ہر یک چلے

در بار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

اس بزم مین جو شوق سے آئین خوش نصیب
خاموش بیٹھین سر نہ ہلائین خوش نصیب

کانو نکے پردے سے لگائین خوش نصیب
اعجاز سنکے لطف اوٹھائین خوش نصیب

در بار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

لو آمد حبیبؐ خدائے قدیر ہے
وارد ہے وہ جو صاحبؐ تاج و سریر ہے

آیا ہے آج وہ جو بشیر و نذیر ہے
رونق فزا ہے خلق کا جو دستگیر ہے

در بار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

ہر دم جو ازدہام خلایق دو چند ہے بس کر امیر ختم سخن دل پسند ہے
اوسکا سلام ہوگا جو اقبال مند ہے مولد اب آگے ہوگا یہہ ترجیع بند ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

پھر منادی غیب نے ندا دی کہ۔ ائے خلائق محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب رونق افروز اس جہان کے ہوئے۔ بہترین خلایق۔ وہ ہے کہ جو آپکو دود پلائے۔ زہے سعادت اور نصیب اوسکے کہ۔ یہہ دولت ابدی پائے۔ چنانچہ وحوش اور جن اور انس واسطے حصول اس دولت سعادت کے۔ باہم نزع کرنے لگے غیب سے آواز آئی کہ اس واسطے ہرگز نہ لڑو اللہ تعالے نے یہہ دولت بابرکت حلیمہ سعدیہ کو عنایت فرمائی۔ بالاتفاق ثابت ہے۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات دن دودہ اپنے والدہ کا نوش فرمایا۔ بعد اسکے ثوئبہ نے دودہ پلایا۔ ثوئبہ لونڈی ابولہب کی تہی۔ کہ اوسنے مژدہ ولادت شریف کا ابولہب کو سنایا تہا۔ ابولہب نے بسبب خوشی میلاد شریف کے اوسے آزاد کیا تہا۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہ روایت کرتے ہین کہ مین نے ایک رات ابولہب کو بعد موت کے خواب مین دیکہا۔ اور حال پوچہا۔

اوسنے کہا

اوسنے کہا جسدن سے گلستان حیات پامال صرصر ممات ہوا۔ انواع انواع کے عذاب اور عقوبت مین گرفتار ہون۔ لیکن دوشنبے کے روز۔ بدولت خوشیٔ میلاد مبارک کے عذاب مین تخفیف ہوتی ہے۔ اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم قربان جانیکا مقام ہے کہ ابولہب سا کافر جسکی مذمت کلام اللہ کے سورہ تبت یدا مین وارد ہے۔ خوشیٔ میلاد شریف کا ثمرہ تخفیف عذاب پائے۔ زہے تقدیر اون مسلمانون کے کہ بدل و جان اوس جناب کی غلامی سے سرفراز ہین اور جان و مال اپنا۔ اوسکی راہ مین نثار کرتے ہین۔ اگر قیامت کے دن عذاب دوزخ سے نجات پائین کیا عجب ہے بیشک یا رسول اللہ آپ دریائے رحمت ہین کچھ ہم غلامونکے حال پر بھی نظر ترحم فرمائیے۔ ہم غلامونکے دامن کو دُر ہائے مقاصد سے بھر دیجئے اور بقول مؤلف منہ مانگے انعامات سے مالامال کر دیجئے۔ اور جو حال کہ ہم گنہگارون کا ہے وہ آپکی نظر کرم کے قابل ہے۔

[illegible]

یا محمد قلب کی اب بیقراری دیکھئے ‏ صورت سیماب ہے حالت ہماری دیکھئے
آپکی فرقت مین روتے ہین لہو صبح و مسا ‏ چشم تر سے خون کا دریا ہے جاری دیکھئے
اے شہ ہر دو سرا بجنے لگا کوس اجل ‏ ہجر مین پہونچی ہے نوبت یہ ہماری دیکھئے

بیٹھنا اوٹھنا ہے اک امر محال آشناؤن مین
ہجر نے کیا کر دیا حالت ہماری دیکھیے

ابر شرمندہ ہوا جاتا ہے زیر آسمان
دیدۂ تر کی ہمارے اشکباری دیکھیے

جب سے ہمنے سنلیا ہے قبر مین آئینگے آپ
موت کی بیحد ہے ہمکو انتظاری دیکھیے

کیجیے دیدار سے اپنے مشرف یا نبی
بڑہ رہی ہے قلب کی اب بیقراری دیکھیے

یا نبی نار جہنم سے بچانا حشر مین
کہوئی ہے غفلت مین ہمنے عمر ساری دیکھیے

کسطرح راہ عدم طے ہمسے ہوویگی یا نبی
زاد راہ تو کچھہ نہین منزل ہے بھاری دیکھیے

ہین خجل عصیانکی باعث سے بہت بعد فنا
منہ چھپائے ہین کفن مین شرمساری دیکھیے

قبر مین تنہا پڑے ہین یا حبیب کبریا
لائیے تشریف اور حالت ہماری دیکھیے

ناخدائے کشتی دین ہے یہی وقت مدد
ناؤ غرق بحر عصیان ہے ہماری دیکھیے

ملگئے مٹی مین کچھہ شکوہ نہ قسمت کا کرئے
خاکسارونکی تم اپنے خاکساری دیکھیے

حورین کہتی تہین خوشی سے یون شب معراج مین
آرہی ہے وہ پیمبر کی سواری دیکھیے

عرش و کرسی کہتے تہے یون چوم کر نعلین پا
بیٹھے بیٹھے لڑ گئی قسمت ہماری دیکھیے

کہتا تھا رضوان کہا کر گلشن خلد برین
یان رہیگی یا نبی امت تمہاری دیکھیے

روز محشر یون کہیگا حق تعالے یا نبی
بخشدی ہے ہمنے سب امت تمہاری دیکھیے

داغ عشق مصطفی بنجائیگا شمع مزار
پر ضیا ہو جائیگی تربت ہماری دیکھیے

نعت احمد لکھہ رہے ہین رات دن تحقیق ہم
کیون نہو دارین مین عزت ہماری دیکھیے

بعد ثوبیہ کے حلیمہ سعدیہ نے دودہ پلایا۔ تفصیل اس بیان کی یون ہے
اون دنون مین اہل مکہ بعضے بسبب شوکت اور عظمت کے اور بعضے فساد
آب وہوا کے خوف سے اپنے۔ لڑکونکو دائیون کے سپرد کر دیتے تھے
تا اطراف وجوانب قصبات وقریات مین لیجا کے۔ پرورش کرین
حلیمہ سے روایت ہے کہ اوس سال قحط عظیم ہوا۔ چنانچہ سبزہ شہرونمین
اور شیر پستانونمین باقی نرہا۔ باغون مین درخت خشک ہوگئے۔ اکثر
اوقات صرف برگ وگیاہ سے روزہ افطار کرتے۔ اور تین تین دن تک
دانہ میسر نہوتا تھا۔ ایک بار مجھے تین شبانہ روز کہانا میسر نہوا۔ شدتِ
گرسنگی سے طاقت طاق ہوگئی۔ اوسوقت مین جو حاملہ تھی ناگہان دردِ زِہ
مین مبتلا ہوئی۔ نہین جانتی کہ خواب تھا یا ضعف کے سبب حالت غشی تھی اُسی
غفلت مین۔ کیا دیکھتی ہون کہ ایک شخص مجھکو دودہ کی دریا مین باربار
غوطے دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ جسقدر پی سکتی ہے خوب آسودہ ہوکے
پی۔ تاکہ تیرے دودہ مین۔ برکت بے اندازہ ہو اور اسی شیر کی بدولت
عزتِ ابدی اور سعادت سرمدی تجھے حاصل ہونی ہے۔ مین نے وہ دودہ
بہت آسودہ ہوکے پیا۔ اور جسقدر پیتی تھی وہ شخص اور زیادہ مبالغہ
کرتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ کہ اے حلیمہ تو جانتی ہے کہ مین کون ہون۔
مین وہ حمد اور شکر ہون کہ۔ تو محنت اور گرسنگی کی حالت مین بجالاتی تھی

اب بطحائے مکہ کے طرف جا اور نتیجہ اس شکر کا یہہ ہے کہ۔ اوس سرزمین سے ایک نور ساطع اور ضیائے لامع اپنے سات لا۔ الغرض جب مجھکو غفلت سے ہوش آیا۔ دیکھتی کیا ہون کہ وضع حمل ہوا فرزند تولد ہوا ہے۔ اوسکے چند روز کے بعد۔ قافلہ مکّے کے طرف روانہ ہوا مین بہی اپنے شوہر کے ساتھہ چلی۔ اثنائے راہ مین غیب سے آواز آئی کہ اس سال حق تعالیٰ نے بدولت ولادت ایک فرزند کے جو قریش مین پیدا ہوا ہے تمام عورتون پر۔ لڑکیون کا پیدا کرنا حرام کیا ہے۔ ائے زنانِ بنی سعد دوڑو اور اوس دُرِّ یتیم بحرِ عظمت کو لو۔ زہے نصیب اوس عورت کے کہ۔ اوس دولت بابرکت سے مُشرف ہو۔ زنانِ بنی سعد یہہ مژدہ سُنتے ہی بہ تعجیل تمام مکّے کو چلین۔ اور میرا دراز گوش جسپر مین سوار تہی بسبب لاغری کے ایک قدم چل نہین سکتا تھا۔ ناچار ایک منزل مین مقام کیا وہان خواب دیکھا۔ ایک درخت میوہ دار۔ سرسبز میرے سرپر سایہ کیا ہوا ہے۔ اور تمام زنان بنی سعد میرے گرداگرد جمع ہین۔ اوس درخت سے ایک خرمائے تر میرے دامن مین گرا مین نے وہ خرما کہایا ایک مُدت تک اوسکا مزا زبان پر رہا حاصل کلام۔ دوشنبے کے دن مکّے مین پہونچی۔ قافلہ مجہہ سے پہلے ہی مکہ پہونچکر تمام عورات سب دولت مندون کے لڑکونکو پیشتر سے ہی

لے جا چکی

لے چکی تہین۔ مین اپنے تاخیر سے نادم اور مایوسی سے یہہ عرض کرتی تہی۔

قصیدہ

اے مظہر نورِ خدا گاہے نظر بر من فگن
وے روئے تو بدر الدجا گاہے نظر بر من فگن

اندر فراقت تشنہ ام بسمل بزیر دشنہ ام
اے چشمۂ آبِ بقا گاہے نظر بر من فگن

در خانقاہ و مدرسہ در دیر و مسجد دیدہ ام
ہر جاست از حسنت ادا گاہے نظر بر من فگن

اے سرورِ والامکان اوّل توئی آخر جہان
از تست ہر جا جلوہا گاہے نظر بر من فگن

در میکدہ پیرِ مغان می ریخت در جان دلم
گشتم بہ عشقت مبتلا گاہے نظر بر من فگن

اسمِ تو احمدؐ آمدہ میم است پردہ در احد
اے مظہر شان خدا گاہے نظر بر من فگن

اے باعثِ ایجاد ما وے شافع روز جزا
ہستم بہ عصیان مبتلا گاہے نظر بر من فگن

ہر چند جستجو کرتی تھی کوئی لڑکا میسر نہوتا تھا۔ ناگاہ ایک شخص کہ۔ آثار عظمت اور شرافت کے اوسکی پیشانی سے ظاہر تہی۔ سامنے آیا اور کہا کہ کوئی عورت اس قافلہ مین باقی بھی ہے۔ جسکو کوئی لڑکا میسر نہوا ہو۔ مین نے اوس سے نام پوچھا۔ کہا کہ مین عبد المطلب بن ہاشم سردار قریش ہون اے حلیمہ میرے گھر مین ایک لڑکا ہے یتیم بے پدر محمدؐ نام ہر چند زنانِ بنی سعد سے مین اصرار کرتا ہون۔ کوئی اوسکو بسبب یتیمی کے قبول نہین کرتی۔ اور سب یہی کہتی ہین کہ

طفل بے پدر سے فلاح اور بہبودی کی توقع رکہنا عبث ہے - اب تو کیا کہتی ہے - مین نے اپنے شوہر سے پوچھا - اوسنے کہا بے تامل بیدریع ابہی جا اور اوس دُرِ یتیم دریائے سعادت کو جلد لے آ مبادا کوئی اور لیجائے - اور تو یون ہی مایوس پھر آئے - اور میری خواہرزادی نے کہا کہ زنان بنی سعد اہل مال کے اطفال سے متمول ہوئین - اور تو ایک یتیم کی کفالت کرتی ہے کہ افلاس مین خبرگیری اوسکی اور بہی موجب زیادتی رنج و مشقت کی ہووے - یہہ بات سُنتے ہی - میرا بدن ہیبت سے تھرّا گیا - مین نے کہا - اگرچہ لڑکا بن باپ کا ہے لیکن عبدالمطلب سردار قریش اوسکا دادا ہے - اوسکی قدر کوئی نہین جانتا مین خوب جانتی ہون - حاصل کلام مین عبدالمطلب کے ساتہہ گئی - محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم اوسوقت خواب استراحت مین تہے - وہ جمالِ ستودہ خصال دیکھتے ہی شیر میری پستان سے بے اختیار جاری ہوا - مین نے حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلّم کو جگایا - آپ نے آنکھین کہولین اور مجھے دیکھکے تبسم فرمایا - اوسوقت ایک ملاحت دیکھی کہ تمام عمر کسی صاحبِ جمال مین وہ ملاحت دلنشین نہ دیکھی تہی - بی بی آمنہ نے - اوس گوہر دُرج یکتائی اخترِ برج دلربائی کو میرے گود مین دیا - مین اوس بحرِ ناپیدا کنار

عظمت سراپا خیر و برکت کو آغوش مین لیکر مقام فرودگاہ مین آئی۔

در و دیوار سے آتی تہی صدا
کہ حلیمہ پہ ہوا فضل خدا
شکر کرتی تہی خدا کا پیہم
کہ نہ تہے مستحق اس فضل کے ہم
حق نے بخشی مجہے دولت عجیبہ
مجہہ حلیمہ کے کہان تہے یہہ نصیب
دودہ اوس گل کو پلاتی تہی مین
گل سے پہولے نہ سماتی تہی مین
کبہی مکہڑے کے بلائین لیتی
صدقے ہو ہو کے دعائین دیتی
کبہی صورت کا تماشا کرتی
ٹکٹکی باندہکے دیکہا کرتی

صبح کو قافلہ کے ساتہہ وطن کے طرف روانہ ہوئی ہنگام مراجعت اثناۓ راہ مین۔ جو کچہہ عجائبات اور غرائبات واقعات مشاہدہ ہوئے بیان اوسکا طاقتِ بشری سے خارج ہے۔ اِزانجملہ ایک یہہ ہے کہ یا تو میرا دراز گوش چل نہ سکتا تہا۔ یا ایسا تیز رفتار سُبک خرام ہوا کہ کوئی دراز گوش اوسکی گرد کو بہی نہ پہونچتا تہا۔ اور واقعہ عجیب تو یہہ ہے کہ مکے سے نکلتے ہی۔ دراز گوش نے کعبہ کے طرف متوجہ ہو کر تین بار سجدہ کیا اور کہا۔ اللہ نے میری شان عظیم کیا ہے۔ اور قوت و زندگی از سر نو دیا ہے۔ اۓ زنان بنی سعد تم جانتی ہو کہ مجہپر کون سوار ہے اور مین کسکا مرکب ہون۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ میرا راکب ہے۔ اور جس مقام مین گذر ہوتا تھا۔ اطراف و جوانب سے یہی آواز آتی تھی کہ اے حلیمہ۔ آخر غنی اور بزرگ ترین زنان بنی سعد ہوئی تو۔ اور جس منزل مین اتفاق ٹھہرنے کا ہوا اللہ تعالے اوس زمین کو فوراً سرسبز اور شاداب کر دیا۔ آخر کار گھر پہونچی۔ سبحان اللہ گھر میرا نورانی بنگیا۔

واہ کیا طالع بیدار ملے
جسکو کونین کا سردار ملے
نور سے کیون نہو معمور وہ گھر
جلوہ افزا ہو جہان پیغمبر
کسطرح گھر نہو وہ نورانی
جسکی جبرئیل کرے دربانی
آستانہ ہو وہ شام و سحر
سجدہ گاہ ملک و جن و بشر
چومتی تھی کبھی پیشانی کو
کبھی اوس چہرۂ نورانی کو
کبھی نہلاتی تھی خوش ہو ہو کر
پانی پیتی تھی قدم دھو دھو کر
گرد پھرتی تھی کبھی سو سو بار
جیسے ہو شمع پہ پروانہ نثار
کبھی کر اٹھتی بیساختہ شور
چاند کو دیکھ کے جسطرح چکور
کبھی آنکھون مین بٹھا لیتی تھی
کبھی سینے سے لگا لیتی تھی
خواب سے کرتی تھی جبدم بیدار
آنکھون سے تلوون کو ملتی ہر بار
بخت عالم ہے تو اے دلبر جاگ
جاگنا بخت کا ہے بہتر جاگ
جب جگاتی تو جگاتی تھی یون
اور سلاتی تو سلاتی تھی یون

سو مرے عرش کے تارے سو جا
مرے اللہ کے پیارے سو جا
ماہِ والا نسبی کر آرام
آفتاب عربی کر آرام
سو مرے ماہِ عجم مہرِ عرب
سو مرے شمع شبستان طرب
منہ پہ سورج نے کیا شب کا نقاب
تو بہی آ مہرِ درخشان کر خواب
آمنہ بی بی کے جانی سو جا
مرے دولت کی نشانی سو جا
ترے آرام کو اے مہ پارہ
مرے آنکہو نکا بنے گہوارہ
کنگھی بالون مین جو ہوتی درکار
دیتی تہی پنجۂ مژگان سے سنوار
پانی منہ دہونیکو جا کر لاتی
شیرۂ جان کو ملا کر لاتی
دلکو کہتی تہی کہ آئینہ ہے
سینہ اوس حُسن کا گنجینہ ہے
تا نہ لگ جائے کہین اپنی نظر
آپ ہی دیکھہ نہ سکتی جی بہر
قد وہ بوٹا سا تہا بس بے نظیر
جیسے پتلی کا ہو آنکہو نمین گہر

جان و مال اپنا فدا کرتی تھی
جی سے خدمت مین رہا کرتی تہی

حلیمہ کہتی ہین کہ جبتک آپ آرام فرماتے - مین کہڑے ہو کر یہہ لولی سُناتی تہی -

لولی دیتی حلیمہ ہو خوشتر
اپنے جانی کا جہولا جہلا کر
سوؤ سوؤ مرے جان و دلبر
سوؤ سوؤ مرے ماہ پیکر

تم پہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

اپنے آنکھوں کا جھولا بناؤں
خوابِ شیریں میں گر تجھکو پاؤں
تارِ مژگاں کی ڈورے لگاؤں
لولی دے صدق دلسے سُلاؤں

تم پہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

تیرا جھولا جھلانے کے خاطر
ہٹ نہ فرما مرے طفلِ صابرؐ
حوریں آئیں ہیں جنت سے فاخر
ہیں منانے کو جبرئیلؑ حاضر

تم پہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

میرے لختِ جگرؐ کیجے آرام
میرے زیبِ نظرؐ کیجے آرام
میرے نور البصرؐ کیجے آرام
مالکِ بحر و برؐ کیجے آرام

تم پہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

میرے دلدارؐ فرماؤ آرام
شیریں گفتارؐ فرماؤ آرام
میرے سالارؐ فرماؤ آرام
شاہِ مختار فرماؤ آرام

تم پہ قربان ہے جانِ مادر

کروآرام

بعد ثوبیہ کے حلیمہ سعدیہ نے دودہ پلایا۔ تفصیل اس بیان کی یون ہے
اون دنون مین اہل مکہ بعضے بسبب شوکت اور عظمت کے اور بعضے فساد
آب وہوا کے خوف سے اپنے۔ لڑکونکو دائیون کے سپرد کر دیتے تہے
تا اطراف وجوانب قصبات وقریات مین لیجا کے۔ پرورش کرین
حلیمہ سے روایت ہے کہ اوس سال قحط عظیم ہوا۔ چنانچہ سبزہ شہر مین
اور شیر پستانونمین باقی نرہا۔ باغون مین درخت خشک ہو گئے۔ اکثر
اوقات صرف برگ وگیاہ سے روزہ افطار کرتے۔ اور تین تین دن تک
دانہ میسر نہوتا تہا۔ ایک بار مجھے تین شبانہ روز کہانا میسر نہوا۔ شدت
گرسنگی سے طاقت طاق ہو گئی۔ اوسوقت مین جو حاملہ تہی ناگہان دردزہ
مین مبتلا ہوئی۔ نہین جانتی کہ خواب تہا یا ضعف کے سبب حالت غشی تہی اسی
غفلت مین۔ کیا دیکھتی ہون کہ ایک شخص مجھکو دودہ کی دریا مین باربار
غوطے دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ جسقدر پی سکتی ہے خوب آسودہ ہوکے
پی۔ تاکہ تیرے دودہ مین۔ برکت بے اندازہ ہو اور اسی شیر کی بدولت
عزت ابدی اور سعادت سرمدی تجھے حاصل ہونی ہے۔ مین نے وہ دودہ
بہت آسودہ ہوکے پیا۔ اور جسقدر پیتی تہی وہ شخص اور زیادہ مبالغہ
کرتا تہا۔ اور کہتا تہا۔ کہ ائے حلیمہ تو جانتی ہے کہ مین کون ہون
مین وہ حمد اور شکر ہون کہ۔ تو محنت اور گرسنگی کی حالت مین بجالاتی تہی

اب بطحائے مکّہ کے طرف جا اور نتیجہ اس شکر کا یہہ ہے کہ۔ اوس سرزمین سے ایک نُور ساطع اور ضیائے لامع اپنے سات لا۔ الغرض جب مجھکو غفلت سے ہوش آیا۔ دیکھتی کیا ہون کہ وضع حمل ہوا فرزند تولد ہوا ہے۔ اوسکے چند روز کے بعد۔ قافلہ مکّے کے طرف روانہ ہوا مین بہی اپنے شوہر کے ساتھہ چلی۔ اثنائے راہ مین غیب سے آواز آئی کہ اس سال حق تعالیٰ نے بدولت ولادت ایک فرزند کے جو قریش مین پیدا ہوا ہے تمام عورتون پر۔ لڑکیون کا پیدا کرنا حرام کیا ہے۔ اے زنانِ بنی سعد دوڑو اور اوس دُرِّ یتیم بحرِ عظمت کو لو۔ زہے نصیب اوس عورت کے کہ۔ اوس دولت بابرکت سے مُشرّف ہو۔ زنانِ بنی سعد یہہ مژدہ سُنتے ہی بہ تعجیل تمام مکّے کو چلین۔ اور میرا دراز گوش جسپر مین سوار ہی بسبب لاغری کے ایک قدم چل نہین سکتا تھا۔ ناچار ایک منزل مین مقام کیا وہان خواب دیکھا۔ ایک درخت میوہ دار۔ سرسبز میرے سر پر سایہ کیا ہوا ہے۔ اور تمام زنان بنی سعد میرے گردا گرد جمع ہین۔ اوس درخت سے ایک خرمائے تر میرے دامن مین گرا مین نے وہ خرما کہایا ایک مُدّت تک اوسکا مزا زبان پر رہا حاصل کلام۔ دوشنبے کے دن مکّے مین پہونچی۔ قافلہ مجہہ سے پہلے ہی مکّہ پہونچکر تمام عورات سب دولت مندون کے لڑکونکو پیشتر سے ہی

لیچکی

لے چکی تھین۔ مین اپنے تاخیر سے نادم اور مایوسی سے یہہ عرض کرتی تھی۔

: [illegible] :

اے مظہر نورِ خدا گاہے نظر بر من فگن   وے روئے تو بدر الدجا گاہے نظر بر من فگن
اندر فراقت تشنہ ام بسمل بزیر دشنہ ام   اے چشمۂ آب بقا گاہے نظر بر من فگن
در خانقاہ و مدرسہ در دیر و مسجد دیدہ ام   ہر جاست از حسنت ادا گاہے نظر بر من فگن
اے سرورِ والامکان اول توئی آخر جہان   از تست ہر جا جلوہا گاہے نظر بر من فگن
در میکدہ پیر مغان می ریخت در جانِ دلم   گشتم بہ عشقت مبتلا گاہے نظر بر من فگن
اسمِ تو احمد آمدہ میم است پردہ در احد   اے مظہر شان خدا گاہے نظر بر من فگن

اے باعثِ ایجاد ما وے شافع روز جزا
ہستم بہ عصیان مبتلا گاہے نظر بر من فگن

ہر چند جستجو کرتی تھی کوئی لڑکا میسر نہوتا تھا۔ ناگاہ ایک شخص کہ آثارِ عظمت اور شرافت کے اوسکی پیشانی سے ظاہر تھی۔ سامنے آیا اور کھا کہ کوئی عورت اس قافلہ مین باقی بھی ہے جسکو کوئی لڑکا میسر نہوا ہو۔ مین نے اوس سے نام پوچھا۔ کھا کہ مین عبدالمطلب بن ہاشم سردار قریش ہون اے حلیمہ میرے گھر مین ایک لڑکا ہے یتیم بے پدر محمدؐ نام ہر چند زنانِ بنی سعد سے مین اصرار کرتا ہون۔ کوئی اوسکو بسبب یتیمی کے قبول نہین کرتی۔ اور سب یہی کہتی ہین کہ

طفل بے پدر سے فلاح اور بہبودی کی توقع رکہنا عبث ہے ۔ اب تو کیا کہتی ہے ۔ مین نے اپنے شوہر سے پوچھا ۔ اوسنے کہا بے تامل بیدریغ ابہی جا اور اوس دُرِ یتیم دریائے سعادت کو جلد لے آ مبادا کوئی اور لیجائے ۔ اور تو یون ہی مایوس پھر آئے ۔ اور میری خواہرزادی نے کہا کہ زنان بنی سعد اہل مال کے اطفال سے متمول ہوئین ۔ اور تو ایک یتیم کی کفالت کرتی ہے کہ افلاس مین خبرگیری اوسکی اور بہی موجب زیادتی رنج و مشقت کی ہووے ۔ یہہ بات سُنتے ہی ۔ میرا بدن ہیبت سے تھرّا گیا ۔ مین نے کہا ۔ اگرچہ لڑکا بن باپ کا ہے لیکن عبدالمطلب سردار قریش اوسکا دادا ہے ۔ اوسکی قدر کوئی نہین جانتا مین خوب جانتی ہون ۔ حاصل کلام مین عبدالمطلب کے ساتہہ گئی ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت خواب استراحت مین تہے ۔ وہ جمالِ ستودہ خصال دیکھتے ہی شیر میری پستان سے بے اختیار جاری ہوا ۔ مین نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جگایا ۔ آپ نے آنکہین کہولین اور مجہے دیکہکے تبسم فرمایا ۔ اوسوقت ایک ملاحت دیکہی کہ تمام عمر کسی صاحب جمال مین وہ ملاحت دلنشین ندیکہی تہی ۔ بی بی آمنہ نے ۔ اوس گوہر دُرجِ یکتائی اخترِ برج دلربائی کو میرے گود مین دیا ۔ مین اوس بحرِ ناپیدا کنار

عظمت

عظمت سراپا خیر و برکت کو آغوش مین لیکر مقام فرودگاہ مین آئی

در و دیوار سے آتی تھی صدا
کہ حلیمہ پہ ہوا فضل خدا
شکر کرتی تھی خدا کا پیہم
کہ نہ تھے مستحق اس فضل کے ہم
حق نے بخشی مجھے دولت عجیبہ
مجہہ حلیمہ کے کہان تھے یہ نصیب
دوڈ اوس گل کو پلاتی تھی مین
گل سے پھولے نہ سماتی تھی مین
کبھی مکھڑے کے بلائین لیتی
صدقے ہو ہو کے دعائین دیتی

کبھی صورت کا تماشا کرتی
ٹکٹکی باندھکے دیکھا کرتی

صبح کو قافلہ کے ساتھہ وطن کے طرف روانہ ہوئی ہنگام مراجعت اثنائے راہ مین - جو کچھہ عجائبات اور غرائبات واقعات مشاہدہ ہوئے بیان اوسکا طاقتِ بشری سے خارج ہے - از انجملہ ایک یہہ ہے کہ یا تو میرا دراز گوش چل نہ سکتا تھا - یا ایسا تیز رفتار سُبک خرام ہوا کہ کوئی دراز گوش اوسکی گرد کو بھی نہ پہونچتا تھا - اور واقعہ عجیب تو یہہ ہے کہ مکّے سے نکلتے ہی - دراز گوش نے کعبہ کے طرف متوجہ ہو کر تین بار سجدہ کیا اور کہا - اللہ نے میری شان عظیم کیا ہے - اور قوت و زندگی از سر نو دیا ہے - اے زنان بنی سعد تم جانتی ہو کہ مجھپر کون سوار ہے اور مین کسکا مرکب ہون -

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ میرا راکب ہے ۔ اور جس مقام مین گذر ہوتا تہا ۔ اطراف وجوانب سے یہی آواز آتی تہی کہ اے حلیمہ ۔ آخر غنی اور بزرگ ترین زنان بنی سعد ہوئی تو ۔ اور جس منزل مین اتفاق ٹہرنے کا ہوا اللہ تعالے اوس زمین کو فوراً سرسبز اور شاداب کردیا ۔ آخرکار گہر پہونچی ۔ سبحان اللہ گہر میرا نورانی بنگیا ۔

واہ کیا طالع بیدار ملے
جسکو کونین کا سردار ملے

نور سے کیون نہو معمور وہ گہر
جلوہ افزا ہو جہان پیغمبرؐ

کسطرح گہر نہو وہ نورانی
جسکی جبرئیلؑ کرے دربانی

آستانہ ہوا وہ شام وسحر
سجدہ گاہ ملک وجن وبشر

چومتی تہی کبہی پیشانی کو
کبہی اوس چہرۂ نورانی کو

کبہی نہلاتی تہی خوش ہو ہوکر
پانی پیتی تہی قدم دہو دہوکر

گرد پہرتی تہی کبہی سو سو بار
جیسے ہو شمع پہ پروانہ نثار

کبہی کرتی تہی بیساختہ شور
چاند کو دیکہہ کے جسطرح چکور

کبہی آنکہون مین بٹہا لیتی تہی
کبہی سینے سے لگا لیتی تہی

خواب سے کرتی تہی جسدم بیدار
آنکہون سے تلوون کو ملتی ہر بار

بخت عالم ہے تو اے دلبر جاگ
جاگنا بخت کا ہے بہتر جاگ

جب جگاتی تو جگاتی تہی یون
اور سلاتی تو سلاتی تہی یون

سو مرے عرش کے تارے سو جا
ماہِ والا نسبیؐ کر آرام
سو مرے ماہِ محمدؐ مہرِ عربؐ
منہ پہ سورج نے کیا شب کا نقاب
آمنہ بی بی کے جانی سو جا
ترے آرام کو اے مہ پارہ
کنگھی بالون مین جو ہوتی درکار
پانی منہ دہونیکو جا کر لاتی
دلکو کہتی تہی کہ آئینہ ہے
تا نہ لگ جائے کہین اپنی نظر
قد وہ بوٹا سا تہا بس زیب نظر

مرے اللہ کے پیارے سو جا
آفتابِ عربیؐ کر آرام
سو مرے شمعِ شبستانِ طربؐ
تو بہی اے مہرِ درخشان کر خواب
مرے دولت کی نشانی سو جا
مرے آنکہونکا بنے گہوارہ
دیتی تہی پنجۂ مژگان سے سنوار
شیرۂ جان کو ملا کر لاتی
سینہ اوس حسن کا گنجینہ ہے
آپ ہی دیکہہ نہ سکتی جی بہر
جیسے پتلی کا ہو آنکہونمین گہر

جان و مال اپنا فدا کرتی تہی
جی سے خدمت مین رہا کرتی تہی

حلیمہ کہتی ہین کہ جب تک آپ آرام فرماتے - مین کہڑے ہو کر یہہ لولی سناتی تہی -

لولی دیتی حلیمہ ہو خوشتر
سوؤ سوؤ مرے جان و دلبر

اپنے جانی کا جہولا جہلا کر
سوؤ سوؤ مرے ماہ پیکر

تم پہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

اپنے آنکھون کا جھولا بناؤن
خواب شیرین ہین گر تجھکو پاؤن

تار مژگان کی ڈورے لگاؤن
لولی دے صدق دل سے سُلاؤن

تم پہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

تیرا جھولا جھلانے کے خاطر
ہٹ نہ فرما مرے طفل صابرؐ

حورین آئین ہین جنّت سے فاخر
ہین منانے کو جبرئیلؑ حاضر

تم پہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

میرے لختِ جگرؐ کیجے آرام
میرے زیبِ نظرؐ کیجے آرام

میرے نورالبصرؐ کیجے آرام
مالکِ بحر و برؐ کیجے آرام

تم پہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

میرے دلدارؐ فرماؤ آرام
شیرین گفتارؐ فرماؤ آرام

میرے سالارؐ فرماؤ آرام
شاہِ مختارؐ فرماؤ آرام

تم پہ قربان ہے جانِ مادر

کرو آرام میرے پیمبرؐ

آمنہ لاڈلی کے ہو پیارے
چشم و دل اور جانکے نظارے
ابو طالب کے آنکھونکے تارے
اپنی جان تمپہ ہمنے ہین وارے

تمپہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

اے شفیع الوریٰ کیجے آرام
اے رسولِ ہدیٰ کیجے آرام
اے حبیبِ خداؐ کیجے آرام
اے نبی مصطفیٰ کیجے آرام

تمپہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

قد ذیشان کے تیرے ہون صدقے
رُخ تابان کے تیرے ہون صدقے
زلف پیچان کے تیرے ہون صدقے
لب خندان کے تیرے ہون صدقے

تمپہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

دل مضطر کو تجھسے ہے راحت
لگ کے سینے سے شاہِ نبوت
فرحتِ جان ہے تیری صورت
سوؤ سوؤ مرے ماہ طلعت

تمپہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

اور بیدار کرتی تو یون عرض کر کے بیدار کرتی تھی ۔ قصیدہ

اور حلیمہ بھی روایت فرماتے ہین کہ اوسوقت بھی عدل موافق رائے عدالت اراکے تہا۔ یعنے سوائے پستان راست کے کبھی پستانِ چپ سے دودہ نہ پیا۔ اور پستانِ چپ ہمیشہ سے اپنے شریک یعنے میرے فرزند کو مرحمت کی۔ اور میرا فرزند بھی کسی وقت پستان راست کے طرف بپاس ادب مائل نہوتا تہا۔ ہرگاہ جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دودہ پینے سے فارغ ہوتے تہے۔ مین چاہتی تہی کہ لبہائے مبارک کو پاک کرون۔ غیب سے خود بخود پاک ہوجاتے تہے جسقدر بالیدگی اور اطفال کو ایک برس مین ہوتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن مین ہوتی تہی۔ جب دو مہینے گذرے۔ ایما اور اشارہ خود فرمانے لگے تیسرے مہینے اوٹھکے اپنے پاؤن سے کہڑے ہوے۔ چوتہے مہینے ہاتہہ دیوار پر رکہکر چلنے لگے۔ پانچوین مہینے طاقت خرام چہٹے مہینے قوت تیز رفتاری۔ ساتوین مہینے دوڑنے کی قدرت حاصل ہوئی۔ آٹہوین مہینے استعداد گفتار پائی۔ نوین مہینے گفتگو بفصاحتِ تمام فرمانے لگے۔ جب دس مہینے گذرے۔ تیر اندازی مین۔ اطفال کے ساتہہ مقابلہ کرتے تہے۔ جب دوسرے برس مین قدم رکہا۔ عینِ شباب معلوم ہوتا تہا۔ اور حُسن وہ حُسن کہ جسکی نذیر نرکہتا تہا۔ بقولِ مؤلف۔

۱ اصل کی

مصرعہ

اصل کیا یوسفؑ کی حسنِ مصطفیؐ کے سامنے
ماہ بے رونق ہے مہرِ پُرضیا کے سامنے

اپنے دامن مین چھپا لینا مجھے یا شاہِ دینؐ
دفترِ عصیان کھلے جس دم خدا کے سامنے

ہے یقین وہ بخشدینگا آپ ہی کے فضل سے
کچھ نہین عصیان مرے فضلِ خدا کے سامنے

اے مدینے کی زمین تجھپر ہے نورِ کبریا
کیون نہ تجھکو فخر ہو عرشِ علا کے سامنے

دیکھہ لینا حشر مین نعلین لیکر فخر سے
مین رہونگا ہمرکب خیر الوراؐ کے سامنے

ہووے دیدارِ نبیؐ مجھکو میسر وقتِ نزع
دم نکل جائے الٰہی مصطفیؐ کے سامنے

گر ملے تھوڑی سی جا مدفن کو روضے کے قرین
مین رہونگا راتدن شاہِ ہُدا کے سامنے

تابکے فرقت مین تڑپون آپکی یا مصطفیؐ
کیا بھروسہ زندگی کا ہے قضا کے سامنے

بیٹھے بیٹھے وصل کا سامان خدا نے کردیا
درد پہلو مین نہ اوٹھا دلربا کے سامنے

عفو ہو جائینگے اے تحقیق سب میرے گناہ
جاؤنگا جب روزِ محشر مصطفیؐ کے سامنے

حلیمہ سعدیہ سے روایت ہے کہ اوّل حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زبانِ مبارک سے یہہ بات نکلی۔ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر والحمد للہ ربِ العالمین۔ بقول حضرت شمس وطبریز رحمت اللہ علیہ۔

مصرعہ

مالک الملک لاشریک لہٗ
وحدہٗ لا الہ الا ہو

عاشقان جان و دل نثار کنند
بر درِ لا الہ الا ہو

مصطفیؐ یافت در شبِ معراج
خلعتِ لا الہ الا ہو

صوفیان گر بہشت می طلبند
ذکر شان لا اله الا الله هو

باغبان قدیم لم یزلی
صفتش لا اله الا الله هو

طوق لعنت فگند بر ابلیس
حیرتش لا اله الا الله هو

مومنان را نعیم شد روزے
برکتش لا اله الا الله هو

خوش درختیست درمیان جنت
میوه اش لا اله الا الله هو

شمس طبریز گر خدا طلبی
خوش بخوان لا اله الا الله هو

اور جب سے کلام فرمانے لگے کوئی چیز بدون بسم اللہ کہے کے ہاتھہ مین نہ لیتے تھے۔ اور کبھی مثل اطفال کے بستر پر بول و غائط کا اتفاق نہوا۔ مگر ایک وقت معمول مقرر تھا۔ پھر اوس بستر کے دھونیکی کچھ حاجت نہ تھی۔ غیب سے خود بخود اوسکی شست و شو ہو جاتی تھی۔ اور کبھی ستر عورت ظاہر نہوتا تھا۔ اور کسی وقت اطفال کے ساتھہ لہو لعب مین مصروف نہوتے۔ اور فرماتے کہ حق تعالی نے ہمین کھیلنے کے واسطے نہین پیدا کیا۔ ہر روز ایک نور مثل نور آفتاب کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا اور پھر غائب ہو جاتا تھا۔ شبکو ماہ آسمان سے باتین کرتے تھے آپ جس طرف کو اشارہ فرماتے تھے۔ وہ اوسی طرف پھر جاتا تھا

بقول مؤلف

بقول مؤلف۔

قصیدہ

پھرتے ہین چرخ پر جو یون شمس و قمر الگ الگ
روئے نبیؐ پہ ہین فدا شام و سحر الگ الگ
اپنے نبیؐ کا جب ظہور فرش زمین پہ ہو گیا
امن سے رہتے ہین سبھی جن و بشر الگ الگ
پھر گواہی صدق سے آرہے ہین چلکے سر کے بل
گاہے شجر جُدا جُدا گاہے حجر الگ الگ
عشق نبیؐ کا کاشت کے بوتا شجر جو دلمین ہین
مقصدِ دل کے سیکڑون ہوتے ثمر الگ الگ
آئے وہ خواب مین مرے فکر ہوئی جو نذر کی
نکلے تڑپ کے پہلو سے قلب و جگر الگ الگ
تن کی خبر نہ جانکو تھی جان کی خبر نہ تن کو تھی
جلوۂ یار کا ہوا دلپہ اثر الگ الگ
دامنِ یار کی لگی آتش عشق کو ہوا
قلب و جگر سے سیکڑون نکلے شرر الگ الگ
مدحتِ رُخ و زلف کی صبح سے لیکے رات بھر

روز تلاش ہے مجھے آٹھہ پہر الگ الگ

دہشتِ قبر ہے جدا وحشتِ حشر ہے جدا
جان تو ایک ہے مگر خوف و خطر الگ الگ

نعتِ نبیؐ جو مین لکھا دل نے دیا یہی صدا
تجھکو ملین نہ کس طرح خلد مین گھر الگ الگ

تحقیق ہند سے تو کر سوئے مدینہ اب سفر
تجھکو بلائے ہین نبیؐ سب سے مگر الگ الگ

روایت ہے ۔ کہ جب سن حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تین سال کا ہوا ۔ ایک روز آپ نے حلیمہ سے پوچھا کہ ۔ ائے مادر کیا سبب ہے کہ آج بھائی کو گھر مین نہین پاتا ہون ۔

بولی ماں کہنے پہ صدقے دائی بکریان دن کو چراتا ہے وہ
دن کو جو تجھسے جدا رہتا ہے
وہ تیرا دودھ شریکا بھائی
شام کو گھر مین پھر آتا ہے وہ
گھر کے کامون مین پھنسا رہتا ہے

یہہ سنکر آپ نے بہت رویا ۔ اور فرمایا کہ ۔ کیا مین اونسے بھی کمتر ہون کہ آپ مجھے اوس کام کو نہین بھیجتے ۔

وہ دل افگار بلائین لیکر
تیرے سب حکم بجا لاؤنگی
بولی ائے لختِ جگر نورِ بصر
پر تجھے وان تو نہ جانے دونگی

ہاں [illegible]

ہرچند کہ حلیمہ بہت کچھہ عذر کیا۔ پر مقبول خاطر نہوا۔ فرمایا کہ اے مادر یہہ مجھسے نہوگا مین بہی اپنے بہائی کے ساتھہ کل چراگاہ کو بکریان چرانے جاؤنگا۔ گھر مین بیٹھکر مفت کی روٹیان نکھاؤنگا۔ جب صبح کو آپ نے قصد چراگاہ کا فرمایا۔ جبرئیلؑ پر حکم ہوا۔ کہ اے جبرئیلؑ آج محبوبؐ ربِ جلیل عازم دشت ہے ہان جلدی سے۔

گل سے ہر نخل منوّر ہو جائے
دشت خوشبو سے معطر ہو جائے
شاخ ہر غنچہ و گل نور بنے
ہر شجر وان شجرِ طور بنے
دشت سب وادیٔ ایمن بنجائے
بن یہہ فردوس کا مسکن بنجائے
ہر طرف شوق کی کلیان کہلجائین
چشمون سے خلد کے نہرین ملجائین
بکریان سبزی کی خواہش جو کرین
سنبلِ گلشنِ فردوس چرین
شاخِ طوبی کی چہڑی بنواؤ ؛
بکریان ہانکنے کو لیجاؤ
شیر بکری کی کرے چوپانی
بازِ صعوہ کی کرے مہمانی ؛
خلد سا پاک یہہ جنگل ہو جائے
سبزہ اوس راہ کا مخمل ہو جائے
جسطرف وہ قدِ بے سایہ چلے
سایہ کو ابرِ گران مایہ چلے

جسطرف وہ مہ انور نکلے ؛
مہر اوس راہ سے بچکر نکلے

الغرض جب وہ شاہ لولاک لما۔ رونق افزائے بیابان ہوئے۔

ہر جڑی بوٹی اور ہر شاخ و شجر حجر سے صدا آتی تہی کہ ۔ السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ پہر تو یہہ معمول رہا کہ دن کو بکریاں چراتے اور شام کو گہر مین تشریف لایا کرتے ۔ ایک دن دائی حلیمہ تنہا گہر مین بیٹہی تہین کہ اونکا بیٹا کانپتا اور ہانپتا مضطر اور سراسیمہ حال روتا آیا اور حلیمہ سے کہا کہ اے مادر مہربان گہر مین بیٹہی کیا ہے چل دیکہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تمام ہوا ۔ دو حریفون نے سینہ کو چہری سے چاک کر ڈالا خاک پر لٹا کے چہری کو سینہ پر چلاتے مین نے دیکہا ہے ۔ آیندہ نہین معلوم کہ کیا واقع ہے ۔

سنکے یہہ بات حلیمہ دائی — گر پڑی خاک پہ اور چلائی
ہائے جانی مرے پیارے افسوس — چہوڑ کر مجہکو سدہارے افسوس
مین تو کہتی تہی کہ جنگل کو نجا — لعل تو نے مرا کہنا نہ سُنا
اب کدہر ڈہونڈہنے جاؤن تجہکو — اب کہان دیکہنے پاؤن تجہکو
پہر جو ہوش آیا کچہہ اوس بیکل کو — خاک سے اوٹہکے چلی جنگل کو
اشک آنکہونسے روان تہے پیہم — آہ کے ساتہہ اوٹہاتی تہی قدم
دم بدم کرتی تہی فریاد و بکا — اسطرح مانگتی جاتی تہی دُعا
یا الٰہی مرے دلبر کی خیر — خیر ہو اوس مہ انور کی خیر
یون ہی گر اوسکو قضا آئی ہو — موت اوس پیارے کی آئے مجہکو

جان جاں

صحائف رحمت از تحقیقی محمد عبدالحق

339103

جان جائے مرا جانی بچ جائے وہ مرا یوسف ثانی بچ جائے
گھر اوسے لیکے سلامت جاؤن آمنہ کی مین امانت پاؤن
میری اولاد سب یک بار مرے یہہ حلیمہ جگر افگار مرے

پر سلامت رہے احمدؐ پیارا
ہے مجھے سب سے محمدؐ پیارا

اس اثنا مین ناگاہ حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے آتے ہوئے نظر آئے۔ دیکھتے ہی جان رفتہ تن مین واپس آئی۔ گود مین اوٹھا کر کلیجے سے لگا کر کہتی تہین۔ بقول قطب۔

اے بگرد شمع رویت عالم پروانۂ در لب شیرین تو شور است در ہر خانۂ
من بہ چندین آشنائی میخورم خون جگر آشنا را حال اینست وائے بر بیگانۂ
منزل غمہائے تو شد سینۂ ویران من لاجرم باشد ہمیشہ گنج در ویرانۂ
ماہ من گر می توانی رحم کن بر بیدلان کز تو ماند این حکایت در جہان افسانۂ

قطب مسکین گر گناہے میکند عیبش مبین
عیب کے باشد گناہے میکند دیوانۂ

آپ نے فرمایا اے مادر کچہ خوف نکر۔ دو شخص آسمان سے آئے اور مجھے ایک کوہ بلند پر لیجا کے میرا سینہ ناف تک چاک کیا۔ اور میرے دلکو آب رحمت سے دہویا۔ اور آلایش دنیوی سے

1987
Date

۱۳۱ھ/۱۸۹۱
[illegible]

پاک کرکے نور سے معمور کر دیا کیون نہو اے مومنو بقول مؤلف۔

ہے قلب نبیؐ راز الٰہی کا خزینہ   گنجینۂ اسرار ہے حضرت کا ہی سینہ
اب کیجئے امداد مری شاہ مدینہ   دریائے گنہ کے ہے طلاطم مین سفینہ
ہو قلب مرا عشق پیمبرؐ کا خزینہ   معمور رہو اوصاف نبیؐ سے مرا سینہ
کس کام کا ہے ہند مین رہکر مرا جینا   ہے آرزوئے دل یہی مسکن ہو مدینہ
کسطرح سے ہے ہجر کی تلوار سے زخمی   دیکھے تو ذرا چیر کے کوئی مرا سینہ
نعلین مبارک کے عوض جو ملے مجھکو   کافی ہے جو ملجائے ترے در کا ہی زینہ
کندہ ہے محبت رُخ انور کی جو اوپر   ہے شمع سے بہتر دل روشن کا نگینہ
گمراہ کبھی ہوتا نہین آپکا پیرو   دنیا سے نرالا ہے ہدایت کا قرینہ
جب نزع مین آئے ملک الموت یہہ سمجھا   شاید کہ بُلائے ہین مجھے شاہ مدینہ
کافی ہے وہ ملنے کیلئے میرے کفن کو   ملجائے اگر عطر کی جا تیرا پسینہ
یہہ نشو نما چار ہی دنکا ہے جہانمین   دنیان پہ عبث مرتا ہے یہہ نفس کمینہ

تحقیق کی ذرات یہی اب تو دعا ہے
یارب ہو عطا مجھکو بھی دیدار مدینہ

حضرت نے فرمایا کہ پھر میرے سینہ پر ہات پھیر کر شگاف سینہ بدستور التیام پذیر ہوگیا۔ صحیح روایتون مین ہے کہ کل تین مرتبہ سینۂ مبارک حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا چاک کرکے تجلیات الٰہی سے

معمور

مامور کر دیا گیا ہے - ایک سہ۳ سالہ عُمر مین جیسا کہ اوپر مذکور ہوا - اور دوسرے مرتبہ دس۱۰ سالہ عُمر مین - تیسرے مرتبہ عالم شباب مین - حلیمہ سعدیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر مین لائی ہر چند مفارقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت ناگوار تھی لیکن بمقتضائے مصلحت ایک روز آنحضرتؐ سے کہا -

مری جان مین ترے صدقے جاؤن		چل تجھے گھر ترے پہونچا آؤن

اس ارادہ کے ساتھ ہی مفارقت کے نشترین قلب و جگر پر خوب کام کئے - بیقرار ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ کر کہتی تہین بقول بندہ -

مجھے ہین تاب فرقت نہین ہے		کرین کیا کہ مقدور قربت نہین ہے
تصور سے اوس نقش پا پر کہین ہین		غریبونکی اتنی بھی ہمت نہین ہے
نہین تو نہین نقش پا ہی ملے بس		جو آنکھین ملین ایسی قسمت نہین ہے
صبا بنکے پہونچین جو سوئے مدینہ		الٰہی کرین کیا یہہ قدرت نہین ہے
جدائی کے ہاتونسے آفت مین ہین ہم		کرین کیا کہ ہم مین وہ طاقت نہین ہے
نظرونسے دور رہنے کا پیارے گلا نہین	دوہا	دلسے قرین ایسے ہو کچھ فاصلہ نہین
وہ دن خدا کرے مدینے کو جائین ہم	،،	خاکِ درِ رسولؐ کا سرمہ لگائین ہم
جالی پکڑکے روضۂ اقدس کی بار بار	،،	سب حالِ دل رسولؐ خدا کو سنائین ہم

دوہا

برائے خدا ہمکو قربان کرو تم
نہ بولو کہ یہہ میری امت نہین ہے
تپتی تپتی دہوپ پڑے اور ننگے سر پاؤن
حضرت آپکا سایہ چہوڑ بیٹہون کسکے چہاؤن
خبر لیجئے یا رسول مکرم ۞
جدائی کی بندو نہین طاقت نہین ہے

بعد اوسکے حلیمہ جگرفگار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیکر جانب مکہ روانہ ہوئین ایک روز مکہ سے قریب ایک مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بر سر راہ بٹہا کر رفع حاجت کیلئے گئی بعد واپس ہونیکے دیکہا تو آپکا پتا نہ پایا کیونکہ ابر قدرت نے اوس ماہ کو چہپایا تہا۔ پس اوس شیدا کی حالت نہایت ابتر ہوئی۔ پہر تو حلیمہ کا سر تہا اور صحرا کی خاک تہی رو رو کر کہتی تہی۔

ہائے کس ابر مین وہ ماہ چہپا
چہا گئی دلپہ مرے غم کی گہٹا
کیا ہوا دودہ کا پالا میرا
کیا ہوا گیسوؤن والا میرا
کیا ہوا وہ گل باغ خوبی
کیا ہوا نور دل محبوبی
کیا ہوا سرو گلستان کمال
کیا ہوا شمع شبستان جمال

راہ روؤن مین جو شخص نظر آتا اوس سے کہتی تہی۔

میرے یوسف کا پتا دو لوگو
جسنے دیکہا ہو بتا دو لوگو
کبہی کہتی تہی کہ اے ماہ لقا
اپنی دائی سے یہہ کی تونے دغا
مین نے کیا اسلئے خدمت کی تہی
کہ ترے غم سے کڑہے میرا جی

دیکھہ تکلیف تو مجھہ بیکل کی
چہانتی خاک ہون اس جنگل کی
کچھہ ترے دلپہ اثر ہے کہ نہین
کچھہ تجھے میری خبر ہے کہ نہین
کچھہ تجھے میرا قلق ہے کہ نہین
کچھہ مرے دودہ کا حق ہے کہ نہین
معجزہ اپنا یہہ دکہلا مجھکو
آپ سے آپ تو ملجا مجھکو
گر سلامت نہ تجھے پاؤنگی
مین تو جنگل ہی مین مرجاؤنگی
شاق ہے دلپہ جدائی تیری
دیکھہ مرجائیگی دائی تیری
پالنے کی جو گنہگار تھی مین
اس سزا کی نہ سزاوار تھی مین
بس نہین چلتا ہے بے بس ہون مین
کوئی ساتھی نہین بیکس ہون مین
کیا کرون عشق کی بیماری ہے
دل سنبھلتا نہین لاچاری ہے
جز ترے گھر مین نجاؤنگی مین ؛
خاک جنگل کی اوڑاؤنگی مین
مین نے محنت سے تھا پالا تجھکو
سمجھی تھی گھر کا اوجالا تجھکو
ہائے وہ چاندسی صورت افسوس
ہائے وہ نور کی مورت افسوس
جز ترے مکّہ مین جاؤن کیونکر
مُنہ تری مان کو دکھاؤن کیونکر
ترے دادا نے مجھے سونپا تھا
مجھے شرمندہ نہ کیجو بیٹا ؛

یہہ گریہ وزاری حلیمہ کی دیکھکر ایک ہجوم خلقت کا جمع ہوگیا - ہر ایک ساتھہ ہمدردی کے اس رنج وملال کا سبب دریافت کرتا تھا -

بولی اک گاؤنسے آئی ہونمین
مصطفیٰ پیارے کی دائی ہونمین
مجھہ ضعیفہ کا حلیمہ ہے نام
میرا اس بن مین ہوا کام تمام
کھوگیا دشت مین جانی میرا
گم ہوا یوسف ثانی میرا
اسلئے روتی ہون باحالِ سقیم
نہین ملتا ہے مرا دُرِّ یتیم
لعل میرا گہرِ یکتا ہے ؛
بچہ بن باپ کا یکلوتا ہے
سرپہ چھوٹا سا عمامہ ہے سجا
تن پہ ہے ننہا سا جامہ زیبا
گال اوس گل کے ہین گورے گورے
لال ہین آنکھونمین اوسکے ڈورے
سرپہ ہین بال جھنڈولے ایسے
گل پہ سنبل کے ہو جہرمٹ جیسے
اوسکے زلفونکے گھنگروالے بال
دل شیدا کے لئے ہین جھنجال
سرمگین آنکھہ خرد کی رہزن
آفتِ جان ہے غضب وہ چتون
سامنے اوسکے اگر آتا ہے
آفتاب ابر مین چھپ جاتا ہے
خم ابرو سے مہ نو ہے خجل
تیرِ مژگان سے دلو جان بسمل
نور ہی نور ہے اوسکا مکھڑا
غیرتِ حور ہے وہ نامِ خدا
جلوہ افزا جو وہ دلبر ہو جائے
راہ خوشبو سے معطر ہو جائے

جبکہ لوگون نے یہہ کلام اوسکے سُنا نہایت افسوس کے ساتھہ جواب دیا کہ یون تو خدا کی قدرت معمور ہے جو انسان کے قالب مین خود خدا ظہور پائے مگر ان اوصاف کا کوئی بشر آجتک ہمنے دیکھا اور

سنا ہمین

سنا نہین - آخر کار جب کسی طور سے اوس یوسف گم گشتہ کا پتا نہ ملا مایوس و ناکام کلیجے کو تہام - بی بی آمنہ خاتون کے گہر پہونچی

روتے چلاتی دہائی لوگو   لٹ گئی میری کمائی لوگو
بیکلی دیکہکے اوس مضطر کی   جان جاتی رہی سارے گہر کی
آمنہ بی بی نے اوس سے پوچہا   کہ تجہے میری قسم سچ بتلا ؛
میرا بچہ تو ہے اچہا دائی   چہوڑ کر آئی ہے کیسا دائی
روتی یون آئی ہے کیون خیر تو ہے   ایسی گہبرائی ہے کیون خیر تو ہے

اوسنے کہا کیا عرض کرون بی بی میرا جی میرے قابو مین نہین ہے آپکا لاڑلا راہ مین کہو گیا - میرے جگر پر داغ مفارقت دے گیا جسکے باعث مین جینے سے ہاتہہ دہو بیٹہی ہون - اپنی جان پر رو بیٹہی ہون -

سنکے اوس خستہ محزون کا کلام   شور ماتم سے تہا گہر مین کہرام
کچہہ نہ پوچہہ آمنہ خاتونکا حال   تہر تہراتا تہا بدن جی ہانڈال
دل شیدا کا ہوا حال سقیم   رو اوٹہی ہائے مرا دُرِّ یتیم ؛

یہہ کہتے ہی بی بی آمنہ خاتون کو یورش غم سے غش ماری ہوا جب ہوش مین آئین کہنے لگین کہ برائے خدا کوئی جلد جاؤ اوسکے دادا کو اس واقعہ سے خبر کرو -

سنکے یہہ بات وہ سردار قریش
لیکے ساتھہ اپنے یگانے اور خویش
لڑکھڑاتا ہوا گھر سے نکلا
خاک اوڑاتا ہوا صحرا ڈھونڈا
دیکھا کیلو نکے درختون مین چھپا
ایک لڑکا تنہا اکیلا بیٹھا
نور سے جسکے چمکتا ہے وہ بن
اوسکی خوشبو سے مہکتا ہے چمن
دلپہ تہا اوسکے جو یعقوبؑ کا داغ
بوئے یوسف سے ہوا تازہ دماغ
جاکے نزدیک سے اوسکو پوچھا
کاے گل تازہ ترا نام ہے کیا
کس چمن کا سرو بالا ہے تو
کونسے گھر کا اوجالا ہے تو
شمع سان کسکا شب افروز ہے تو
کسکے دل کا طرب اندوز ہے تو

یہہ سنکر شاہ نے فرمایا - کہ مین احمدؐ فخرِ ابو جد ہون سب اہل عرب اور عجم مجھکو ہاشمی مطلبی قریشی کہتے ہین -

جب سنی اوسنے یہہ شیرین گفتار
گل پہ ہونے لگا بلبل سا نثار
اپنا مطلوب جو پایا اوسنے
خوب سینے سے لگایا اوسنے
فرش سے عرش تلک شور ہوا
کہ ملا یوسف گشتہ ملا

غرض عبد المطلب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہمراہ لائے اور آمنہ خاتون جو اوسوقت تک غش مین تہین صاحبزادے کو گود مین بٹھلا کر کہا کہ اے آمنہ آنکھین کھولو اپنے دلدار کو دیکھو - جسکہ بوے زلفِ دلارام مشام جان تک پہونچی لخلخہ کا کام کرگئی -

ہوا دیا

کہولکر آنکہہ لگی کہنے کہان
اوٹہکے سینے سے لگایا اوسکو
جب میسر ہوئی محبوب کی دید
پہر تو مکہ مین تہی گہر گہر شادی
جی اوٹہی گویا حلیمہ دائی
جائے دلدار جو دیکہی سونی
کہتی تہی جیسے وہ پیارا چہوٹا
چمنستان ہے بیابان مجہکو
غم ہجران سے جو گہبراتی تہی ⁂
بہر محبوب تہا آنا جانا
یان نہ آنا ہے نہ جانا بنتا
حرص دنیا کے جو پابند ہین ہم
پہنس گئے دام مین ہم کیا کیجیے
عین دریا مین کسی تشنہ کو
ہجر مین خون جگر پینا ہے
دم نکلتا نہین مجبور ہین ہم
جسکو وان جانیکا مقدور نہین

سامنے لا کے کہا دیکہہ یہان
اپنے آنکہون مین بٹہایا اوسکو
شادیانون سے تہا سامانِ عید
ہر طرف سے تہی مبارکبادی
طرفہ آلودہ وحسرت آئی
ہوگئی وحشتِ خاطر دونی
جی نہین لگتا ہے گہر مین میرا
گہر ہوا گوشۂ زندان مجہکو
گہر سے مکہ کو چلی جاتی تہی
واہ کیا خوب تہا آنا جانا
نہ تو رہنے کا ٹہکانا بنتا
مبتلاے الم چند ہین ہم
نہین اوٹہتا ہے قدم کیا کیجیے
گر نہ دیکہا ہو تو ہمکو دیکہو
بے مزہ جینا بہی کچہہ جینا ہے
دل سبہلتا نہین معذور ہین ہم
وہ اگر چاہین تو کچہہ دور نہین

قصیدۂ مؤلف

دل تڑپتا ہے مرا سوئے نبی جانیکو
کوئی صحرا نہ پسند آتا ہے دیوانیکو
تاب فرقت نہین اب ہجر مین مجھے
دل ترستا ہے مرا قرب نبی پانیکو
جلد مین زندہ جاوید ہو بار الٰہ
پہونچون آنکھون سے مدینے ہی مین جانیکو
دل مدینے کی ہوا کا ہے بہت خواہشمند
وہ ہوا چاہئے اس غنچے کے کہلجانے کو
بارش اشک برستی ہے مرے آنکھونسے
فرد اعمال سے عصیان کے مٹ جانیکو
گرمی عشق محمد رہے قائم یارب
آگ عصیانکے لئے کافی ہے جلجانیکو
دل جدا ہوتا نہین شمع رخ احمد سے
خوف جلنے کا نہین ہوتا ہے پروانیکو

جلد بلوائیے تحقیق تڑپتا ہے بہت
یا نبی روئے منور اوسے دکہلانیکو

بیان حلیۂ شریف

سبحان اللہ ایسا آفتاب عالم تاب پردۂ غیب سے۔ عالم ظہور مین جلوہ گر ہوا کہ جسکے جمال سراپا کمال۔ اور حسن صوری و معنوی پر۔ خود صانع ازل۔ اپنا محبوب بیان فرماتا ہے۔

روئے زیبا آئینۂ تجلیات خدا۔ آفتاب پر ضیا۔ قمر سراپا صفا یعنے وہ چہرۂ نورانی لطافت مین مثل آئینہ کے مظہر انوار سبحانی اور صباحت مین مثل خورشید درخشان۔ اور ملاحت مین

الشکرده

رشک وہ ماہ تابان تھا۔

کیون نہ سو جان سے ہو گلزار بہار معنی
یہ وہ صورت ہے کہ دیکھی نہ سنی ایسی کبھی
محو رنگینی تصویر سراپائے نبیؐ
تھی یہی شکل مقدس کہ ازل میں کھنچی

ناز سے خامۂ قدرت نے کہا واہ رے مین
بول اُٹھا عارض پر نور کہ اللہ رے مین

کیسی تصویر کہ ہے صبح بہار امکان
کیسی تصویر کہ ہے لوح و قلم نور فشان
کیسی تصویر کہ ہے آئینہ پرداز جہان
کیسی تصویر کہ ہے کلک مصور نازان

کیسی تصویر کہ سب صلی علی کہتے ہین
کیسی تصویر کہ سب جل علا کہتے ہین

کیسی تصویر جسے کھینچ کے نقاش ازل
تیری صورت ہے کہی معنی ماقل و دل
خود لگا کہنے کہ ہر وصف مین ہے تو افضل
انبیا شرح مفصل ہین تو متن مجمل

تو ہے خورشید ترے سامنے انجم ہین نبیؐ
تو ہے شمسیہ تصور مین تو سب ہین قطبی

تو ہے داؤدؑ نغم تو ہے سلیمانؑ خاتم
خلعت خاص خلیلؑ و برکات آدمؑ
فکر یحییٰؑ ہے تو ذکر زکریاؑ ہر دم
شکر یعقوبؑی و صبر دل ایوبؑ بہم

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بولے جبرئیلؑ کہ تجھپر ہوی ختم تکمیل
خضرؑ و الیاسؑ کا رتبہ شرف اسمٰعیلؑ

آدمؑ و نوحؑ کے تجھے تحفے وصفات تکمیل
اور سوا اُسکے ہی آ سر قدم پاے خلیلؑ

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

دین پکارا کہ مرے گھر کو اُجالا کر دے
مثل مردے کے پڑا ہون مجھے زندہ کر دے

طالع خفتہ کو ہم چشم زلیخا کر دے
دستگیری مری فرما مجھے برپا کر دے

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

رخ پر نور ہے قران کا پہلا نسخہ
مشکل از بسکہ تھا مضمون یہان کا لگنا

ہاتھ سے اپنے جسے خاص مصنف نے لکھا
اسلیئے حاشیہ لکھا ہے خط رنگین کا

رخ جو ایمان ہے تو اک جزو ہے یہہ ایمان کا
ہے نیا حاشیہ سمجھیہ منہہ پہ قران کا

پیشانی انور جبینہ شقہ قمر یعنے نصف ماہ کے طرح منوّر تھی ۔

وصف پیشانی مین ہوتا ہے قلم سر بزمین
مصحف گل ہے رخ خاتمۂ نسخہ دین

لوح بسم اللہ ابرو جسے کہیے بیقین
سورۂ فاتحہ مصحفِ گل ہے وہ جبین

گلشن عالم تنزیہہ رخ زیبا ہے
اس گلستانِ مقدس کا یہہ دیباچہ ہے

چشم

چشم اشکل العین - اشہل العین سپیدی آنکھ کی مائل بسرخی - اعجاز نگاہی نہایت دلفریب - الحل العین سیاہی چشم - ملاحت حسن بشمار غارت گر صبر و شکیب نگاہ کثرت حیا سے اکثر مائل بزمین - اور روپشت سے یکسان دیکھتے تھے - چنانچہ فرماتے تھے کہ مین دیکھتا ہون وہ چیز کہ نہین دیکھتے ہو تم - اور سنتا ہون وہ بات جو نہین سنتے ہو تم -

چشمۂ مہر سے اس بحر مین آب رونق ہے
وصف رخسار اداکرنیکا مجھپر حق ہے

صفحۂ ماہ تک انگشت قلم سے شق ہے
رنگ رخسار سحر سامنے جسکے فق ہے

مطلع صبح بیاضی ہے کہ نورانی ہے
حسن مطلع پہ مگر فرد ہے لاثانی ہے

طرفہ مضمون ہے مرے پیش نظر ہو آگاہ
ایسی نرگس کہین دیکھی ہے نہ بادام سیاہ

منظر چشم نبی پر ہی ذرا کیجیے نگاہ
چشم بد دور عجب آنکھ ہے ماشا اللہ

لاکھ اگر اچھی سے اچھی کوئی تشبیہ کہے
چشمین ہارے سخنگو نظر فیہ کہے

گلہائے رخسار برابر اور ہموار نہ چندان پُر گوشت نہ چندان نحیف و زار -

روبرو آئے جو آئینہ تو اک سکتہ ہو

شمع کے بھی [illegible]

شامت آجائے جو خورشید کو یہہ سودا ہو
صبح ہو جائے قمر حُسن پہ گر بھُولا ہو

حشر برپا ہو جو کنعانی مقابل آئین
چرخ پر سورۂ یوسف ؑ کو ملک لیجائین

روبرو جلوۂ خورشید کے سایا کیا ہے
سامنے شمع منور کے اندھیرا کیا ہے
عاقلو غور سے دیکھو کہ یہہ نکتہ کیا ہے
اُمّی ہونے مین بھلا آپکے شبہا کیا ہے

کوئی تدبیر تو پڑھنے کی بجا ہی نرہی
نورِ رُخسار سے حرفون مین سیاہی نرہی

ابرو پیوستہ و باریک و خمدار ۔

ہین دو ابروے سیاہ زیب جبین انور
طاق یہہ خانۂ خورشید کے آتے ہین نظر
نقشہ ابروکا دکھائے جو عطارد لکھکر
مہ نو تیغ سے مریخ کے ہو دو پیکر

خواب مین بھی جو وہ زہرہ سی جبین پاس آئے
مشتری طالع کنعان کی زحل ہو جائے

دیکھو ہم پہلوئے پیشانی انور ابرو
ہین اسی آئینۂ صاف کے جوہر ابرو
آبروے دم خنجر ہین مقرر ابرو
موج دریائے شجاعت ہین سراسر ابرو

مہ کامل مین مہ نو کی یہہ تصویرین ہین
یا کھچے معرکہ بدر مین شمشیرین ہین

بقول مؤلف ۔

قصیدہ

جو ابروئے نبی کعبہ نما ہے
تو مجھکو سجدہ کرنا ہی روا ہے
جدہر وہ پھرتے ہین پھرتا ہے یہہ ہی
یہہ دل کا ہمکو ہے قبلہ نما ہے
مجازی سے ہوا عشق حقیقی
بتون کے عشق سے دل پھر گیا ہے
نہ جبتک دلمین ہووے عشق احمدؐ
اگر سجدہ کیا حق کو تو کیا ہے
بتونکا دخل اب کیا خاک ہوگا
ہمارے کعبہ دل مین خدا ہے
اگر احمد سے اٹھے پردۂ میم
نبیؐ اپنا احد سے کب جدا ہے
محب صادق اونکا ہو نہین دلسے
لقب جنکا حبیبؐ کبریا ہے
مین کس کس عضو کی تعریف لکھون
سراپا آپکا نور خدا ہے
دیا ہے عشق گل بلبل کے دلمین
محمدؐ کا مجھے شیدا کیا ہے
الٰہی خاتمہ بالخیر ہووے
یہی ہر دم مری اب التجا ہے
مرے مظہر علی مرشد ہین کامل
یہہ بندہ تو اوسی در کا گدا ہے

بہت سے انبیا تھے یون تو تحقیق
نبیؐ تیرا بڑا ذی مرتبہ ہے

بینی شریف بلند اور پر انوار۔

بینیٔ اقدس شاہنشہؐ عالی منظر
خوبروئی کا بلندی پہ ہمایون اختر
آب آئینہ رخسار کے موج انورؐ
یوسفؑ حسن کی معراج ہے یان پیش نظر

صفحۂ خط مبارک پہ الف بینی ہے

دیکھنا عارض انور کا خدا بینی ہے

صورت چشمۂ کوثر ہے لب جان پرور	نخل بادام وہ بینی ہے لب کوثر پر
شاخ اوس نخل کی ابروے جناب اطہر	اور اوس شاخ مین عینین مبارک ہین ثمر

دل عارف بہی اوسی مین دم لیتا ہے
نور ایمان اوسی سائے کے قدم لیتا ہے

لب ہائے مبارک نہایت احسن ۔

لب جان بخش کی تشبیہ دم عیسیٰؑ سے	دی نہ دم دیتے رہے گرچہ مسیحاؑ مجھے
آب حیوان کہا خضرؑ نے گو چھینٹے دے	اب فقط رہگئے خورشید کے جھوٹے شوشے

کہون یعقوبؑ تو وہ باتین یہان پاتے نہین
لعل سمجھون اوسے آنکھین مری ٹہراتین نہین

تیر مژگان مبارک عشاقونکی نگاہون مین مثل کرن آفتاب کے ہر وقت چبا کرتے ہین ۔

اک نیا نسخہ نکالون دل پر جوہر سے	صفحہ پر سیم کے لکھین جسے آب زر سے
پلکین اکسیر کی بوٹی ہین سنا اکثر سے	بوتہ چشم پہ ہے آنچ رخ انور سے

صدقے اے طالع بیدار ترے سونیکے
دیکھے آنکھونکے نہین ڈھیلے ہین یہ سینکے

دندان مبارک مثل لعل بے بہا درخشان حتی کہ تبسم کے وقت تمام

۱۹۹۶ر

در و دیوار عکسِ نور سے روشن ہوجاتے تھے۔

فکرِ وصفِ دندان مین کٹا سارا دن — رات بھر تارے ہی گنتے رہے بیٹھے محسن
جسکی تشبیہ نہو اوسکی صفت کیا ممکن — یون تو ثابت ہے کہ سیارے ہین روشن لیکن

غور سے دیکھئے تو شیشے کے پھپھالے ہین
یا لبِ ساغرِ افلاک کے تبخالے ہین

قطرہ جب سائلِ تشبیہ ہوا اور رو کر — آیا دامن مین لئے گردِ یتیمی گوہر
پانی پانی ہوا جوشِ مروت سے مگر — معنیِ تازہ طبیعت سے کھلے یون دلپر

کہ درین قطرۂ سائل ثمرِ لا تنہر نیست
در پئے دُرِّ یتیم آئینۂ لا تقہر نیست

اک تبسم ہے کلیدِ درِ جنت یہان — ہوئے مختار کے دندانۂ تشدید عیان
نامۂ بخشش امت ہے جو حضرت کی زبان — لفظِ اللہ سرِ نامہ ہے سلکِ دندان

نامہ ملفوف لبون مین ہے بطرزِ دلخواہ
ہے لفافے پہ خطِ پشتِ لب انشا اللہ

غنچے نے پیش کئے گرچہ ہزارون مضمون — گفتگو اسمین ہے بولی مری طبعِ موزون
مین شگافِ قلمِ صنع اوسے کیونکر ہون — جس سے ظاہر ہوا بھید سرِ خفی کن فیکون

شعرا نے اوسے کیا جانے کہ کیا کیا سمجھا
اسمِ اعظم کا مگر ہمنے معمّا سمجھا

سرِ شریف۔ بزرگ مایل بحدِ اعتدال مخزنِ فضل و کمال ہے۔ اور گیسوے مبارک نہ چندان خم و فروہشتہ نہ چندان سخت و پیچیدہ۔ درازی گیسوے معنبر کی گاہے تا بنرمۂ گوش گاہے تا بدوش۔

سرِ اقدس ہے حبابِ لبِ دریاے قدم
میم احمد کا ہے دامانِ احد سے منضم

ذرّۃ التاج ہے اس بحر کا یہ قطرۂ نم
یون حدوث اور قدم آکے ہوئے ہین باہم

قطرہ بگریست کہ از بحر جدا ایم ہمہ
بحر بر قطرہ بخندید کہ ماییم ہمہ

لئے اُمت کے گناہ آپ نے اپنے سر پر
دن گنے جاتے ہین کب روزِ شمار آئے نظر

بخششِ حق ہو نہ ہم پر متوجہ کیونکر
زلفِ مشکین کو دکہا کر جو کہین پیغمبر

ہان چلو حشر کے بازار کا سودا دیکھو
نقدِ سرمایۂ اُمت کا سیاہا دیکھو

سایہ ہے فرقِ ہمایون پہ جنابِ حق کا
عالمِ غیب کا سردار ہوا جلوہ نما

پر و بالِ افسرِ شہپر ہین کھولے ہے ہما
ہین سرکار یہ سلطانِ جشش کی حاشا

کشور کاکلِ پُرپیچ و خم سرور ہے
نہ ختن ہے نہ خطا ہے نہ یہ عنبر سر ہے

بقول مؤلف

زلفِ بہرِ دشمنِ دین مار سے کچھ کم نہ تھا
ابروے خمدار بھی تلوار سے کچھ کم نہین

پیشانی

سچ تو یہ ہے آپکا دیدار یا شاہ حجاز
مجھکو تو اللہ کے دیدار سے کچھ کم نہین

مین ہون وہ مجنون ہمیشہ سیر گلشن ہے نصیب
دشت یثرب بھی مجھے گلزار سے کچھ کم نہین

گلشن رخسار رنگین کا نظارہ ہے نصیب
آنکھہ میری نرگس بیمار سے کچھ کم نہین

رند وہ ہون نشہ مین کہتا ہون ہر دم یا نبی
بیخودی تو ہے مگر ہوشیار سے کچھ کم نہین

جان لیتا ہے اگر عشق نبی کیا اوسکا غم
دشمن جان بھی مجھے دلدار سے کچھ کم نہین

آپکا دربار حقمین عاشق ناچار کے
یا نبی اللہ کے دربار سے کچھ کم نہین

مین ہون محفوظ ابلیس اوسکے فریب و مکر سے
ذال دنیا یا نبی مکار سے کچھ کم نہین

کسطرح پوچھون نہ یا محمد مصطفیٰ
آپکا تحقیق تو نادار سے کچھ کم نہین

صفت گوش مبارک دین سے بے بہرہ لوگ کے ہوش اڑا دیتی ہے۔

گوش پر نور تہ زلف شب آسا مستور
کہین وہ ہوئے بھی دیکھے تو سحر ہو کافور

رنگ کا اوسکے صبا سنکے چمن مین مذکور
کہے گل سے کہ ہوا ہو نہ ٹھہر میرے حضور

گوہر وصف سے گر دامن دریا پر ہو
یون صدف سے کہے موتی کہ بس اب چپ ہو

محاسن مقدس تا بہ سینۂ معلیٰ۔

پردہ کعبہ ہے گیسوئے حبیب یزدان
اور محراب حرم کا ہے وہی ابرو پہ کمان

اوسمین پاکیزہ مُصلا ہے نگہ کا دامان
مردمِ چشم ہے بیٹھا ہوا اک ناظرہ خوان

زیرِ رخسارِ مبارک وہ خطِ ریشِ لطیف
رحل ہے جسپہ کھلا رکھا ہے قرآن شریف

گردن مبارک برنگ گندمی مُصفّا صراحی دار نہ زیادہ کوتی نہ زیادہ لانبی۔

لو لگائے ہے یہی روشنیٔ طبع دلا
نہین پروانگی پاتی ہے مری فکرِ رسا

شمعِ کافوریٔ گردن کا دکھائے جلوا
پر یہان جلتے ہین جبرئیل کے اندیشہ کجا

سرفرازی اسی گردن کو بہت زیبا ہے
آتشِ حسنِ گلوسوز کا یہہ شعلا ہے

بارک اللہ وہ گردن ہے کہ فوارۂ نور
کسی محفل کی صراحی کا یہان کیا مذکور

جس سے ڈوبے عرقِ شرم مین ہے شمعِ طور
بزمِ تنزیہ کی کہئے اوسے سرجوشِ سرور

جسکی کیفیت اگر دیدۂ باطن مین نہ آئے
خلد مین شربتِ دیدارِ حق اچھو ہو جائے

بغل اور شانہ اور بازو درجۂ اعتدال مین نرم پشت اور شکم صاف مثل سیم سادہ بے مو مگر ایک خطِ مو باریک سینے سے ناف تک ہویدا سینہ وہ سینہ کہ جسکو رازِ الٰہی کا گنجینہ کہئے۔

کون لکھے صفتِ سینۂ صافِ سرور
دستِ برسینہ ہین حسرت سے یہان جن و بشر

اور ہتھ

اور کہتے ہین فرشتے بھی یہہ حیران ہوکر
لوح محفوظ ہے یا عرش خدا پیش نظر

صدر ایوان رسالت کا عجب سینہ ہے
بے شبہ علم لدنی کا یہہ آئینہ ہے

صاف ہے مو سے نبی کا سینہ شفاف
ہان مگر سینہ سے ہے اک خط مستطیل تا ناف
جیسے لفظون سے حروف لکھے کاف مین صاف
جسکو کہتا ہے سخنور کشش مرکز کاف

صدر پرنور کے شق ہونیکی تمثال ہے یہہ
عقل کہتی ہے وہ آئینہ ہے اور بال ہے یہہ

مخزن گوہر اسرار شب اسریٰ ہے
جوکہ لبریز لطافت ہے یہہ وہ چشمہ ہے
شرح صدر شہ عالی کا یہہ یک نکتہ ہے
جسمین امواج لطافت ہین یہہ وہ دریا ہے

خط نہین سینہ مین شاہنشہ بحر و بر کے
عنبرین موج ہے یہہ بحر مین گوہر کے

درمیان دونون شانونکے خاتم نبوت ختم رسالت پر دلیل روشن ہے۔ رنگ اور صفا مین غیرت ید بیضا۔ اور گو وہ کہ جسکی تشبیہ ہی کسی چیز سے نازیبا ہے۔

صفت مہر نبوت کا بیان ہو کیونکر
مہر کی پشت پہ فقرون سے یہہ حقنے لکھکر
خامشی مہر دہن اور سخن ہے ششدر
کہ ہوا نامۂ پیغام نبی ختم اسپر

ہوے پھر بھی جو سیہ دل تبہ گمراہ

خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوبِہِم انا اللّٰہ

گرچہ پروازمین اندیشہ ہے بالِ جبریلؑ
نہ ملی پر کوئی نازک سی کمر کی تمثیل
اور احیائے مضامین مین ہے فکر اسرافیلؑ
ہوگیا ہم عددِ لفظِ عدم لفظِ عدیل

قاف تک ہمنے بہت کافِ کمر ڈھونڈا ہے
کمرین دیکھین ہین پر ایسی کمر عنقا ہے

دستِ حق پرست حریر و دیبا سے نرم تر۔ دستِ نبیؐ کو یداللہ کہنا بجا ہے۔

دستِ رنگین کی صفت بار تعالے کیا ہے
طوطیِ ناطقہ اس باغ مین چپ رہتا ہے
شاخین نخلین جو کہون شاخِ گل رعنا ہے
بلبلِ طبع کو غنچے کی طرح سکتا ہے

ہاتھ باندھے ہوئے جبریلؑ کھڑے رہتے ہین
دستِ گلچین کو یہان دستۂ گل کہتے ہین

ہاتھ کھینچے ہوئے ہے رنگ ہے مانی کا فق
کلکِ مداح نے جب صفحہ کو بخشی رونق
قلمِ انگشتِ ششم ہے کفِ افسوس ورق
سینۂ کلکِ عطارد ہوا حسرت سے شق

رنگ و بو ظاہر و باطن کی سب اک جا ہو کر
میرے ہاتھونپہ تصدق ہوے گجرا ہو کر

گو کفِ دستِ منور کو مین کہتا ہون ماہ؟
مہرِ انور ہے ہتیلی مہِ نو ناخنِ شاہ
غور کیجے تو یہہ تشبیہ نہین خاطر خواہ
دونون جسوقت مقابل ہوے اللہ اللہ

ہاتھ کی

ہمنے یہ معجزۂ عقدِ انامل دیکھا
اک گھڑی مین مہِ نو کو مہِ کامل دیکھا

قدم مبارک کبھی خاک راہ سے آلودہ نہوتے تھے ۔

بزم مین تذکرۂ پا کبھی گر حسن پائے
ناخنِ پا جو ذرا عقدہ کشائی پر آئے
شمع گو رشک سے جلجائے مگر سر اٹھائے
گرہ ابروے خوبان کی حقیقت کھلجائے

ماہ نو گر کہین ہمچشمی کا خمیازہ کرے
ناخنِ چشمِ فلک مین خلش تازہ کرے

قامت زیبا نہالِ باغِ قدس ۔ چمنستان انس موزون بدرجۂ اعتدال نہ چندان کوتاہ نہ چندان دراز ۔

قد کے اوصاف رکھو یاد نہ بہولو زنہار
آب آئینۂ باطن سے وضو کرکے ذرا
سجدۂ سہو نہین ایسی عبادت مین روا
آنی و جہت کرو نیت صادق سے ادا

اٹھ کھڑے ہوئیے تعظیم دمِ طاعت ہے
یہی تکبیر مین عشاق کے قد قامت ہے

عرش پر کرسی بچھایا ہے مراد ہین رسا
اے فلک فکر یہ اندازۂ ہمت سے بچا
اب یہان آمدِ مضمون ہے کہ وحی ہو گویا
تو و طوبیٰ و من و قامتِ محبوبِ خدا

قد یہ سایہ مری چشم تمنا مین رہے
سایہ طوبیٰ کا ترے عالم بالا مین رہے

عرق معطر فضلات مُطہر جس کوچہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گذر فرماتے تھے۔ وہ کوچہ دیر تک آپکی خوشبو سے معطر رہتا تھا۔ بلکہ جس کوچہ سے حضرت تشریف لیجاتے تھے۔ مُتلاشی کو کچھ حاجت کسی سے پوچھنے کی نہ رہتی تھی۔ خوشبو کی علامت سے دریافت ہوجاتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادہر سے رونق افزا ہوئے ہین راوی لکھتا ہے کہ ابتک در و دیوار مدینہ طیبہ سے وہی خوشبو آتی ہے۔ لیکن دماغ محبت اور مشام ارادت چاہیئے کہ اوس روائح روح پرور سے فیض یاب ہون۔

اے دیندار بھائیو خداوند کریم اپنے کلام پاک مین ارشاد فرماتا ہے کہ نَحْنُ اَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔ یعنے ہم انسان کے گردن کی رگ سے قریب ہین۔ اور اکثر مقامون پر اپنے کو سَمِیْعٌ و بَصِیْرٌ کے خطاب سے کہا ہے۔ خلاصہ یہہ ہے کہ اگر ہم اوسکو اپنا معبود حقیقی جانین اور خلوص دل سے جیساکہ پکارنا چاہیئے پکارین وَاللہ ثُمَّ بِاللہ وہ ضرور اپنی رحمت کی نظر سے ہم بندون کے طرف دیکھتا ہے اور ہماری پکار کو سُنتا ہے۔ اب غور طلب یہہ امر ہے کہ اوس معبود حقیقی کا محبوب جسکے کُل اوصاف اوسکے اوصاف سے مملو ہین آیا وہ اپنے عشاقون کے دلون سے دور اور ہم عاصیون کے حالات ناگفتہ بہ سے

ناواقف

نا واقف سمجھا جائیگا نہین نہین - بقول مؤلف -

مخمس:

نہ پوچھو محبتو کہان ہین محمدؐ — مرے قلب ہی مین نہان ہین محمدؐ
ہر یک جا پہ جلوہ نمایان ہے اونکا — ہر یک رنگ و بو مین عیان ہین محمدؐ
غش آئے نہ کیونکر نظارے سے اونکے — کہ نورِ خدا بے گمان ہین محمدؐ

مرے چشم و دل ہی ہین روز ازل سے — عیان ہین محمدؐ نہان ہین محمدؐ
گناہون کا کیا خوف ہے روزِ محشر — مرے اوسکے بس درمیان ہین محمدؐ
شرف اونکا رضوان سے بھی ہے زیادہ — ترے در کے جو دربان ہین محمدؐ

جدا شمع سے کس طرح ہو پتنگا — مرا دل وہین ہے جہان ہین محمدؐ
یہہ محشر مین کہتا اوٹھونگا لحد سے — کہان ہین محمدؐ کہان ہین محمدؐ
کہا حق نے معراج کی شب خوشی سے — مرے آج تم مہمان ہین محمدؐ
ہین جب سے پیمبر سے واصل ہوا ہون — مرے جسم ہین اور جان ہین محمدؐ

بہت فرق تحقیق ہے انمین مجھمین
زمین ہین ہون اور آسمان ہین محمدؐ

محبتو جیساکہ وہ معبود مطلق ہماری شہ رگ کے قریب ہے علی ہذا القیاس اوسکا محبوبؐ ہم عشاقون کے دلون سے اوس سے بھی زیادہ تر قریب ہے - مگر برائے دیدن لیلی چشم مجنون می باید - اور ہماری ابتر حالت کو بخوبی دیکھتا - اور ہمارے ہر ایک درد دل کے آہونکو سنتا ہے

اگرچہ بظاہر اس دار فانی سے پردہ فرمایا ہے۔ مگر اوسکا لقب پاک حیاتُ النبی ہے۔ بیشک وہ زندہ ہے۔ اور ہمارے حالات کو ملاحظہ فرماتا اور ہمارے شریک رہتا ہے۔ بشرطیکہ ہم غلامونکے دلون مین بھی اوسکے تعشق کی کچھ تو آگ روشن ہو جائے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان معجز سے خود ارشاد فرماتے ہین۔ اَلَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْکَ مِنْ نَفْسِکَ۔ یعنے مجھکو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز اور بہتر جانو۔ اگر ایمان اپنا کامل کیا چاہتے ہو۔ پس اے عشاقانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر کیون تصدق نکی جاے ہماری جان اور کیون نہ قربان کیا جائے آپ پر سے ہمارا ایمان۔

بقولِ کافی۔

قطعہ:

بارِ عشقِ احمدی کافیؔ اُٹھانا چاہیے
گر نہین کچھ غم تو غم سے مری جانا چاہیے
جبکہ ٹھیرے عین ایمان حبِ محبوبِ خدا
اُلفتِ حضرت بھلا پھر کیا چھپانا چاہیے
دین و ایمان آپکی اُلفت سے ہوتا ہے حصول
طالبِ ایمان کو یہ باتین سُننا چاہیے
ہین کدہر وہ منکرانِ اُلفتِ خیر البشرؐ
بے تمیزونکو ذرا مجھ تک تو لانا چاہیے
شاید آجائین طریقِ راستی پر بے ادب
درسِ عشقِ مصطفیٰ اُنکو پڑھانا چاہیے
جان و دل قربان کر حبِ شہِ ابرار مین
مغفرت کے واسطے کچھ تو ٹھکانا چاہیے

سیری کافی نہین ممکن ہے نعتِ پاک سے

غزلیہ

عندلیب زار کو گل کا فسانہ چاہیئے

حضرات ہم غلامون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الفت قلبی ہونے کا ثبوت صرف اس ایک بات سے نہین ہوسکتا کہ ظاہراً آپکی محبت کا دم بھرین اور کسیکی زبان سے نام اقدس سُنتے ہی آہ ہو کرین۔ نہین نہین آپکا مُحبِ صادق اور جان نثار وہی سمجھا جائیگا کہ آپکی شریعت کے ہر وقت و ہر حال مین پابند رہے۔ اور جسطرح سے آپ اپنے مالک اور خالق بےچون و چرا کے احکام کی پابندی فرماتے تھے۔ اوسیطرح ہم بھی فرائضات الٰہی کے پابند رہین۔ اور ہر امر مین آپکی پیروی کرین۔ اللہ تعالےٰ جمیع دیندار بھائیونکو ہدایت دیوے۔ جسنے کہ آپکی پیروی کریگا وہی آپکا محب صادق کہلائیگا۔ اور آپکے ساتھ محبت قلبی رکھنے سے یہہ مراد ہے کہ بھائیو۔ ایمان تین چیزون سے کامل ہوتا ہے۔ بقول امام اعظم رح پہلے الایمان ہو الاقرار باللسان۔ وثانی تصدیق بالجنان۔ وثالث عمل بالارکان۔ یعنے اقرار کرنا زبان سے۔ اور سچھ جانا دلسے اور عمل کرنا احکامون کا اعضاؤن سے۔ جبکہ تمنے زبان سے کہا کہ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ گویا زبان سے اقرار کیا تمنے اللہ جل شانہٗ کی وحدانیت کا۔ اور اوسکے رسول کی رسالت کا

دوسرا - جو زبان سے اقرار کیا اوسکو دل سے یقین جاننا لازم ہے ورنہ مومن نہین کہلاتا - کیونکہ بعض کُفار بھی اپنی زبان سے کلمہ پڑھتے ہین مگر دل سے یقین نہین جانتے - جبکہ تم نے جیسا زبانسے اقرار کیا ویسا ہی دل سے بھی سمجھ جانا - گویا خدا اور اوسکے رسولؐ کے عشق و محبت مین مبتلا ہوئے - اب سُوال ہے کہ عاشق صادق کو کیا لازم ہے - **جواب** اپنے معشوق کی نازبرداری کرے - اور وہ جو کہے اوسکو تہِ دل سے مانے - گو اوس معشوق نے اپنے عاشق کو کسی آتش کدہ مین گرنے اور کسی دریا مین ڈوبنے کیلئے کیوں نہ کہا ہو - وہ فوراً حکم کی تعمیل کرے -

حضرات عشق وہ بیماری ہے کہ جسکا بیمار کبھی اچھا نہین ہو سکتا یہہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے - ایک مجازی دوسرا حقیقی - عشق مجازی ہزارہا خاندان کو نیست و نابود کر دیا - مگر خدا ہر مومن کو عشق حقیقی نصیب کرے جسکو کہ عشق حقیقی نصیب ہوا پھر کیا کہنا ماشاء اللہ وہ بڑا خوش نصیب ہے بقول کسی عاشق کے -

بیت

کسطرح جاتا ہے دل بیدلسے پوچھا چاہیئے		عشق کیا شئے ہے کسی کامل سے پوچھا چاہیئے

اے عاشقو عشق کا ہونا آسان ہے - مگر اوسکی نباہ بہت مشکل ہے

بقول حافظ

بقولِ حافظ شیرازی رحمتہ اللہ علیہ ۔

بیت

الا یا ایہا الساقی ادر کاساً و ناولہا
کہ عشق آسان نمود اول و لے افتاد مشکلہا

اب غور کرو کہ تمنے جب کلمہ پڑہکے خدا کی وحدانیت اور اوسکے رسولؐ کی رسالت کا اقرار کئے اور دل سے یقین لائے ۔ گویا خدا اور اوسکے رسولؐ کے عاشق اور اونکے محب صادق ہوئے ۔ اگر تم خدا و رسول کے سچے عاشق ہو تو ضرور اپنے معشوق کے احکام کی تعمیل کرو جیسا کہ اللہ جل شانہ نے حکم فرمایا اور اوسکے رسولؐ نے تمکو خود کر دکہلایا ۔ جسوقت تمنے اپنے راہبر کی کامل طور سے پیروی کی اور عشق و محبت مین اوسکے کامل ہوئے ۔ الحمد للہ تمہارا ایمان بہی کامل ہوا ۔ پس اوس حدیث شریف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی منشا ہے جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ۔ اور یہہ بہی واضح ہو کہ جسنے احکام الہی کے مطابق عمل کیا اور پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے سُنتون کو ترک کیا ۔ اوسکا عمل مقبول بارگاہ الہی نہین ہو سکتا ۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ خود ارشاد فرماتا ہے ۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ ۔ یعنے ۔ تو کہہ اے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ پر چلو کہ اللہ تمکو چاہے اور بخشے گناہ تمہارے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔ تو کہہ میرے بندون سے کہ حکم مانو اللہ کا اور رسول کا پھر اگر وہ ہٹ رہین تو اللہ نہین چاہتا منکرون کو۔ اے دیندار بھائیو جاننا چاہیئے کہ فرض اللہ جل جلالہٗ کا فرمان ہے اور سُنّت ہمارے نبی برحق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ علیٰ ہذا القیاس قران مجید اللہ کا کلام ہے اور حدیث شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو نفس کلام اللہ ہے اے دیندار بھائیو پنجگانہ نماز ادا کرو اوس سے غافل نہ ہو۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ۔ بندہ ہو کر بندگی خدا تعالےٰ کی نہ کریگا اور نماز بلا عذر چھوڑیگا۔ اوسکا حشر فرعون اور ہامان وغیرہ کے ساتھ ہوگا۔ اور جو عذاب کافرون پر ہوگا۔ وہ عذاب بے نمازیون کا ہے۔ اور ارشاد فرماتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بندون سے قیامت کے روز پہلے جو پرسش ہوگی وہ نماز ہے۔ بقولِ امیر خُسرو۔

بیت

روز محشر کہ جان گداز بود ٭
اولین پرسش نماز بود ٭

اور حدیث

اور حدیث شریف ہے کہ (مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوٰتَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ) یعنے جس شخص نے چھوڑ دی نماز قصداً وہ کافر ہے۔ اسی واسطے تکمیل ایمان کیلئے (عَمَلٌ بِالْاَرْکَان) لازم ہے

بیان حضرت بی بی آمنہ اور حضرت عبد المطلب کے انتقال فرمانے اور حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ابو طالب اپنے چچا کی سرپرستی سے پرورش پانیکا

جب محبوب رب العالمین۔ خلاصۂ آسمان و زمین نے پانچ سال کی عمر سے زیادہ ترقی پائے یعنے چھٹے سال۔ آمنہ خاتون حضرت کی والدۂ ماجدہ اس جہان فانی سے انتقال کیا حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی یتیمی پر کہ صغر سنی میں بے پدر اور بے مادر ہوے جن و بشر نے گریہ وزاری کیا۔ غیب سے آواز آئی کہ اس در یتیم دریائے محبوبیت کا خدائے کریم حافظ حقیقی ہے۔ ساتوین سال حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی دعا سے پانی برسا قحط عظیم رفع ہوا۔ تمامی جن و انس وحش و طیور آپکے چشمۂ فیض سے سیراب ہوئے ایک ہم ہی ہین جو شربت دیدار کو ترستی اور دنیا کے لہو لعب مین مارے مارے پھرتے ہین

واے قسمت اِدہر کے ہوے نہ اُدہر کے۔ بقول مؤلف۔

نہ تو دین ملا نہ ملی دنیا یہہ بھی نہوا وہ بھی نہوا
نہ تو وصل صنم نہ وصال خدا یہہ بھی نہوا وہ بھی نہوا
نہ تو شاد کیا نہ کیا غمگین بیکار کیا دنیا مین ہمین
نہ تو رحم کیا نا کوئی جفا یہہ بھی نہوا وہ بھی نہوا
تہے جبہی سے زار ہوے ہمین قتل تسے بہت بیمار ہوے عشق مین
نہ تو پائی شفا نہ تو آئی قضا یہہ بھی نہوا وہ بھی نہوا
صدمے سے جدائی کے نہ مرا نہ تو شربت وصل نصیب ہوا
نہ تو زہر ملا نہ تو پائی دوا یہہ بھی نہوا وہ بھی نہوا

تحقیق کی آکے میت پر ہو دفن و کفن کیونکر تہا
نہ تو قبر کہدی نہ جنازہ اُٹہا یہہ بھی نہوا وہ بھی نہوا

روایت ہے کہ عبد المطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت غمخواری اور پاسداری کرتے تہے جسوقت کہ عمر شریف حضرت ؐ کی آٹہہ ٨ برس کی ہوئی تو عبد المطلب کی عمر ایک سو بیس ١٢٠ کی تہی دریافت کیا کہ۔ اب ایام اپنے موت کے قریب آئے۔ ابو طالب وغیرہ اپنے فرزندون سے کہا کہ۔ اگرچہ موت سب کے واسطے ہے۔ لیکن مجہے اس فرزند ہشت سالہ کی یتیمی پر کہ ابہی صغیر تر اور یتیم بے مادر و پدر ہے سخت حسرت اور تاسف ہے۔ کاش عمر میری اسکی تربیت تک وفا کرتی تو۔ اپنے سامنے اِسکو خاطر خواہ تربیت اور پرورش کرتا۔ اب تم مین سے کون اسکی پرداخت کا متکفل ہوسکتا ہے۔ ابو طالب نے کہا مین بجان و دل حاضر ہون۔ جواب دیا کہ تو دولت و مال البتہ بہت

رکہتا

رکھتا ہے لیکن سنگدل اور بے رحم ہے - فرزندان یتیم اکثر مجروح
دل شکستہ خاطر نازک مزاج ہوتے ہین - تھوڑے سے رنج کا
بھی تحمل نہین کر سکتے شاید تجھسے کسی بات مین خاطر نازک اس یتیم کی
آزردہ ہو جائے - بعدہٗ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے
مثل ابولہب کے التماس کیا - جواب پایا کہ تو کوئی فرزند نہین رکھتا
(قدر بابا آزمان دانی کہ خود بابا شوی -) یتیم کے درد سے کیونکر خبردار
ہوگا - پھر حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ نے کہا کہ اگر مین
اس خدمت کا سزاوار ہون تو شرط خدمت کی بجا لاؤن - کہا
کہ تو عیال و اطفال بہت رکھتا ہے - اپنے لڑکون کے ہوتے
یتیم و بے پدر کا کب خیال رہیگا - تب ابوطالب نے کہا کہ مین
ہر چند مال و سرمایہ کچھہ نہین رکھتا ہون - لیکن اگر مجھے لائق اس
خدمت کا جانو تو بدل و جان حاضر ہون - کہا کہ تو البتہ قابل اس
کام کے ہے - لاکن مین اس بات مین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کو مختار کرتا ہون - تم مین سے وہ جسکو چاہے اختیار کرے -
بعد اوسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا اور کہا کہ اے
فرزند یتیم و لعل درخشندہ کلیم داغ تیری یتیمی اور بیکسی کا اس
جہان سے مین لیجاتا ہون - ابولہب اور ابوطالب وغیرہ سب

تیرے متکفل ہوتے ہین ۔ تو انمین سے جسے چاہے اختیار کر۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابو طالب کے زانو پر جا بیٹھے تب عبد المطلب نے روئے ۔ اور کہا کہ اے ابو طالب اس فرزند دلبند نے نہ تربیت پدر کی لذت پائی نہ شفقتِ مادر کی حلاوت اوٹھائی غمخواری اور دلداری اس یتیم کی بہرحال تجھپر واجب ہے ۔ الحاصل ابو طالب متکفل پرورش کے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرط محبت سے گود مین لیکر سینے سے لگا رکھا ۔ بقول وزیرؔ

روئے یوسفؑ مین جلوہ گر ہے تو
چشم یعقوبؑ مین نظر ہے تو
حسنِ معشوق فتنہ گر ہے تو
شعلۂ عشق پُر اثر ہے تو
دلِ معشوق مین ہے جور و ستم
چشم عاشق مین اشک تر ہے تو
ہر شجر مین ہے تجھسے گل کاری
اور ہر شاخ مین ثمر ہے تو
توہی گلشن ہے توہی ہے بُلبل
نالۂ بُلبل سحر ہے تو
نارِ دوزخ سے خوف کیا ہمکو
عاصیون سے جو باخبر ہے تو
کون معشوق کون عاشق ہے
وصل کا کسکے منتظر ہے تو
مین نے ہر چیز مین تجھے پایا
سارے عالم مین جلوہ گر ہے تو
نحن اقرب سے وصل ہے ظاہر
شیخ غفلت مین دربدر ہے تو
وصل مین فصل کب رہا باقی
اب کہان مین ہون اور کدھر ہے تو

حق تو ہے پر خطا ہے ظاہر مین
کہین اللہ کو بشر ہے تو

فکر لازم ہے زادِ راہ کی وزیر
جبکہ آمادۂ سفر ہے تو

اور جسقدر کہ رفاہیت اور خیر و برکت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدوم میمنت لزوم سے ابو طالب کو نصیب ہوے اوسکے بیان کیلئے ایک دفتر چاہئے ۔ الغرض روز بروز بلکہ ساعت بساعت مدارج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترقی پاتے رہے اور سال بسال عجائب اور غرایب باتین اوس ذاتِ بابرکات سے عالمِ ظہور مین آتے رہے ۔ اور ۲۵ پچیسوین سال حضرتہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا آپکے شرف نکاح سے مشرف ہوئین جسکا بیان یہہ ہے ۔

بیان عقد ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرتہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ۔

نفیسہ مصاحبۂ بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضہ سے روایت ہے ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا کی سرپرستی اور اپنی پھپی عاتکہ کے زیر نگرانی پرورش پاتے رہے ۔ ایک روز عاتکہ نے

اپنے بھائی ابو طالب سے تذکرہ کیا کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم بفضل خدا عالم شباب کو پہونچگئے اب اونکے پہلو مین کوئی ماہ پارہ ہونا لازم ہے ۔

مثنوی

ابو طالب ہوئے سُنکر گریان   کہے ہمشیرہ سے با آہ و فغان
حال روشن ہے تجھے سب گھر کا   بیاہ کسطرح سے ہو دلبر کا
فقر و فاقہ کی ہے نوبت دن رات   بن نہین آتی کچھہ اے نیک صفات
ہم قریشی ہین عرب کے سردار   مانگنا قوم مین ہے اپنے عار

یہہ سُنکر بہن نے کہا کہ اے بھائی خارجاً سُنا جاتا ہے کہ بی بی خدیجہؓ کو اپنے تجارتی اسباب کی حفاظت کیلئے ایک امانت دار داروغہ کی تلاش ہے ۔ اگر میری تحریک پر سے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کام کیلئے منظور کرے تو عجب کیا ہے کہ اسی ضمن مین عقد کی کارروائی ٹھہر جائے ۔

مثنوی

روکے فرمایا ابو طالب نے   اے بہن یہہ تو نہ ہوگا ہمسے
خادم کعبہ ہین سب سے اعلیٰ   عیب مزدوری کا ہے ہم مین بڑا
مین ہون اس امر مین بالکل مجبور   شرم پابند ہے شادی بھی ضرور

القصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھپی عاتکہ نے اپنے بھائی سے اجازت حاصل کرکے بی بی خدیجۃ الکبریٰؓ کے پاس جانیکی تجویز مین ہین

اور روایت

اور روایت ہے کہ اسکے ماقبل بی بی خدیجہؓ جو حسن وجمال اور زر واموال مین اپنا نظیر نہین رکہتی تہین اکثر شاہان اولالعزم اونکے عقد کا پیغام روانہ کرتے تہے مگر اوس نیک بخت شریف الخاندان بی بی نے کسی پیغام کو پسند نہین فرماتی تہین۔ کیونکہ اونکے نظرون مین کوئی اور ہی پیارے کا جلوہ سمایا ہوا تھا۔

مثنوی

ایک دن خواب مین تہی وہ مدہوش — چاند کو دیکہی ہوا ہم آغوش
بر سے نکلا جو وہ ماہ رخشان — کر دیا سارے جہان کو تابان
صبح جاگی جو وہ بختِ بیدار — دلسے کہنے لگی کیا ہے اسرار

اوس زمانہ مین ایک بُحیرا نام راہب قوم نصرانیون سے اپنے فن کا بہت بڑا اُستاد تھا۔ بی بی خدیجہؓ نے اوس راہب سے اپنے خواب کی تعبیر پچھوایا۔ اوسنے کہلا بہیجا کہ۔

مثنوی

عقد احمدؐ سے ترا ہوگا ضرور — آئیگا بر مین وہ اللہ کا نور
ترے گہر آئینگے جبرئیلؑ امین — وحی اُترےگی نبوت کی وہین
ہوئیگی تو ہی مسلمان پہلے — لائیگی سب سے تو ایمان پہلے

جبکہ بی بی خدیجہؓ نے یہہ تعبیر اپنے خواب کی سنا یکایک تیرِ عشق جگر سے پار ہوگیا۔ باشتیاق دیدارِ رسول کردگار از خود رفتہ ہوکر عالم بے خودی مین یہہ عرض کرتی تہی۔ بقول مؤلف۔

ا

جلوه فرما در دلم یا مُصطفیؐ
رحم کن اے مالکِ ہر دو سرا
شوقِ دیدارِ تو دارم احمداؐ
گاه در دل ساز و گہ در دیده جا
ہر دو جائے تست یا بدر الدجا

روز و شب پیشِ نظر باشد مدام
جان تصدق دل فدایت صبح و شام
قامتِ دلجوئے تو خیر الانامؐ
طوبیٰ آمد قدِ تو وقتِ خرام
گر خرامی سُوئے ما طوبا لنا

دیده گریان سینه بریان جان فگار
گر نوازی بنده را ہست اختیار
من بشوق وصل ہستم بیقرار
من نگویم بنده خویشم شمار
نیست حکمے بنده را بر بادشاه

اے کمان ابرو چه گویم شانِ تو
بسملم از ناوکِ مژگانِ تو
ہست این جان و دلم قربانِ تو
خواہم از دل بر کشم پیکانِ تو
لیکن از دل بر نمے آید مرا

یا محمدؐ دل پریشانم چو زلف
ہست دل وابستهٔ گیسو و زلف
عاجزم در مدحتِ ابرو و زلف
پرده بکشا چون نمودی آن دو زلف
تا رخت بینیم بعد از عُمرہا

یا نبی خون دلم بسیار خورد
بنده را از بندگانت نے شمرد
زشکِ چشمم دامنِ تر را فشرد
تا بھر چشمے ز راہت سُرمه برد

چشم من

چشم من دارد غُبارے از صبا

در فراقت شاہ دین مانند میغ　　اشک خون جاری ز چشمش ریغ ریغ
از گشتی تحقیق را تو بے دریغ　　گر سر جامی جدا سازی بتیغ

بہ کہ سازی ز آستان خود جدا

مثنوی

منتظر تھی کہ وہ آجائے گھڑی　　پہنچین ایسے مین پُہوپی حضرتکی
پیشوا جاکے لے آئی اون کو　　اپنی مسند پہ بٹہائی اون کو
اونکے گہر آنے سے عزت سمجھی　　بڑی تعظیم سے مہمانی کی
عرض کی اے شرف قوم عرب　　کیجے ارشاد اب آنیکا سبب
جو ہو ارشاد بجا لاؤنگی　　اوسمین بیشک ہے سعادت میری

عاتکہ بی بی نے اوس ماہ چہاردہ کو دعائین دیکر اور بلائین لیکر کہا جانِ من خارجا سُنا جاتا ہے کہ آپکا قافلہ اس سال کسی طرف جاتا ہے۔ اوس قافلہ کے ساتہہ ایک معتمد کی ہمکو ضرورت ہے اگر منظور ہو تو میرا بہتیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوس خدمت کے قابل ہے۔ بی بی خدیجہؓ نے کہا اچہا چشم ما روشن دل ما شاد۔ کل اونکو ضرور اپنے ساتہہ لے آنا۔ بی بی عاتکہ وہان سے بخوشی تمام واپس ہوی۔ اور کُل ماجرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنائی۔ حضرتؐ نے سُنکر خاموش رہے۔

الغرض پھوپی نے دوسرے دن بڑے اصرار سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بی بی خدیجہ کے گھر لے گئین ۔

مثنوی

جلوہ گر جب ہوا نور یزدان — گھر خدیجہؓ کا ہوا سب تابان
آمد اوس شہ کی محل مین جو ہوئی — بڑی تعظیم خدیجہؓ نے کی
آپکو مسندِ شاہی پہ بٹھا — روبرو چھوڑ کے بیٹھی پردہ
ہوگیا اور ہی عالم واللہ — ایک جا ہوگئے جب مہر و ماہ
پردہ باریک تھا یک والے کا — نظر آتا تھا عیان نورِ خدا
مصحف و آرسی یکجا تھے بہم — پڑھتے صلوات تھے حوران ارم
لیکے بیٹھی تھی خدیجہؓ تورات — دیکھتی آپکے تھین اوسمین صفات
صفحۂ نعت جو پڑھکر دیکھا — حسنِ آثار برابر دیکھا
ہوگئی تیر نگہ کی مائل — طایرِ دل ہوا پہلے بسمل
رشکِ ماہ صورتِ انور دیکھی — سر بسر قدرتِ داور دیکھی
سرمگین چشم وہ ابرو دیکھا — عنبرین دوش پہ گیسو دیکھا
لب سے ظاہر تھی کہ جنبش اسکی — موجبِ بخشش اُمت ہوگی
اونگلیون کے تھا اشارہ مین اثر — ایک شب ہویگا شق جیسے قمر
پاؤن تھے رشکِ مسیحا ایسے — ایک ٹھوکر سے اوٹھین سو مردے

جبکہ خدیجہؓ نے جمال انور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چشم خریدار سے

دیکھا

جو دیکھی ہوش و حواس جاتے رہے عالم بیخودی مین ازخود فراموش ہوکر دل چاہتا تھا کہ ابھی پردہ اُٹھا کر سرو قد سے اوس قد بے سایہ پر قربان ہوجاؤن۔ مگر حجاب نے روکا اضطرابی قلب کو تھام کر اپنے مین آپ یہہ فرماتی تہین۔

غزل

دارم از عشق بدل سوز و گدازے عجبے   غم بطرزے عجبے نالہ بسازے عجبے
چشم مستے عجبے زلف درازے عجبے   مے پرستے عجبے فتنہ طرازے عجبے
گشت چون شمع ز عشق صنم حالت من   جان بسوزے عجبے تن بگدازے عجبے
طاق ابروے تو چون قبلہ و من سر بسجود   چشم بد دور کہ ہستم بہ نمازے عجبے
بہر قتلم چو کشد تیغ شوم سر بسجود   او بنازے عجبے من بہ نیازے عجبے
وقت بسمل شدنم آب نہ نوشاند مرا   مہربانے عجبے بندہ نوازے عجبے

بعد اسکے عاتکہ سے فرمایا کہ اچھا اب انہین لے جاؤ جسوقت ہمارا قافلہ روانہ ہوگا ضرور بھجوا دینا۔ ہم اجرت مین دو شتر انکی نذر کرینگے۔ آخرکار پہوپی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس لایا اور ملبوس سفر کا پہنا کے قافلہ مین پہونچایا وقت رخصت بہت رویا۔ اوہر بی بی خدیجہؓ نے اپنے غلام میسرہ کو بلا کر خلعت فاخرہ سے سرفراز کر کے۔ کہی اے میسرہ آج سے تو محمدؐ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے۔ اونکو بڑی آسایش

اور آرام کے ساتھہ لیجانا۔ اور ویساہی حفاظت سے واپس لانا۔ ایسا نہو کہ آپکو کہین کسیطرح کا ضرر پہونچے اور مجھکو سب قوم مین شرمندگی حاصل ہو۔ بس جا ایک شتر شاہی ساز و سامان سے درست کرکے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھہ مین اوسکی مہار دیکر شہر کے باہر تک پیدل لیجانا۔ وہان یہہ خلعت فاخرہ جو تیرے تفویض کیا جاتا ہے زیب تن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کرا اور اوسی ناقہ پر سوار کرکے مہار ناقہ کی تو اپنے دوش پر رکھکے بڑی عزت اور تعظیم کے ساتھہ لیجانا۔ اور کل ابواب تجارت کے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے رائے پر منحصر ہے۔ تو اپنا کسیطرحکا دخل ندینا۔ انشاء اللہ تعالے بعد واپسی کے تجھے اس خدمت کے صلہ مین آزاد کردونگی۔

مثنوی

الغرض قافلہ جب کوچ کیا	میسرہ نے وہ لے آیا ناقہ
تہامی حضرتؐ نے جو رسّی اوسکی	رو دے دیکھہ چچا اور پہوپی
پہوپی فرماتی تہی اے عبد اللہ	کیجیے قبر سے بیٹھے یہ نگاہ
قافلہ والونکے خویش و رفقا	رسم رخصت کے لگے کرنے ادا
اقربا روتے تہے حضرتؐ کے تمام	خود بہی غمگین تہے سردار انامؐ
رو کے فرماتے تہے اوسدم سبکو	میری غربت کو نہ ہرگز بہولو

خوشی معشوق کی عاشق گریان غم تھا احمدؐ پہ خدیجہؓ شادان
پہنچا افلاک پر اس غم کا غبار رو دیے سارے ملائک یکبار
عرض کرتے تھے اے دانائے غیوب وہی احمدؐ ہے یہہ تیرا محبوبؐ
قرب مین تیرے تھا وہ نور پاک شان مین جسکے ہے آیا لولاک
دیکھا تو آج تماشا اوسکا مار ڈالا ہمین رونا اوسکا
حکم آیا ہین ملک کیون مضطر میرے بھیدونکی کہان اونکو خبر
سچ ہے یہہ رمز کوئی کیا سمجھے یہہ تو عمر سے تھے دو معشوقونکے
الغرض رہ لئے جانے والے آرہے پہنچا کے سب آنے والے

جبکہ قافلہ کے سے دور ہوا - میسرہ نے اپنے مالک کے حکم کی تعمیل کی - یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لباس فاخرہ پہنا کر اوسی ناقہ پر سوار کیا اور مہار اوسکی اپنے کاندھے پر رکھکے روانہ ہوا - عتبہ اور شیبہ - اور ابو جہل جو اوس قافلہ مین موجود تھے میسرہ سے کہے کہ - اے میسرہ یہہ تجھکو کیا ہوا جو ایک ادنی مفلس غریب یتیم کو ایسا فاخرہ لباس پہنا کے اوسکی اطاعت قبول کرتا ہے - میسرہ نے اون لعینون سے کہا کہ مین جسکا زرخرید غلام ہون - اوس مالک کے حکم کی تعمیل کرتا ہون -

مثنوی

رشتہ داروں سے خدیجہؓ کے کوئی — قافلہ مین تھا خزیمہ نامی
پس وہ حضرتؐ پہ فدا رہتا تھا — ایک لحظہ نہ جدا رہتا تھا
دیکھتا جاتا تھا مرد عاقل — معجزے ہوتے تھے جو ہر منزل
شجر و سنگ یہہ کرتے تھے کلام — یا رسول عربیؐ لیجیے سلام
عکس خورشید جب آیا سر پر — ابر نے کر دیا سایا سر پر

نیز بدستور ہر ہر مقام پر ہزارہا معجزات ظہور مین آتے تھے جنکی شرح طول و عمر کوتی ہے زبان عرض کرنیسے قلم لکھنے سے عاجز ہے۔

جبکہ قافلہ بصری پہونچکر کسی مقام پر اُترا۔ اوس مقام کے متصل ایک راہب کا مسکن تھا۔ اوسنے آپکا جمال جہان آرا دیکھتے ہی اپنے گھر سے انجیل لیکر باہر آیا۔ اور حضرت محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ شریف سے مقابلہ کیا جبکہ تمام اوصاف سے کامل پایا ہزار جان سے آپکا عاشق زار ہوکر میسرہ سے کہا کہ اے میسرہ یہہ نبی آخر الزمان ہونگے۔ ملک شام کے طرف ہرگز انکو نہ لیجانا کیونکہ وہانکے تمام لوگ انکے دشمن ہونگے۔ آخرِ کار بصلح جمیع حضار قافلہ کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مال و اسباب تجارتی بصرے مین فروخت کرڈالا۔ بہ طفیلِ سرور

کلمات ۲

کا تہا صلی اللہ علیہ وسلم اوس سال ہمیشہ سے دوچند فائدہ ہوا۔ اب ادہر کی سُنئے کہ جسوقت قافلہ کے ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے بی بی خدیجۃ الکبریٰؓ کے دلمین۔ اپنے معشوق کے عشق و محبت کی آگ دونی بہڑکی دن گہڑیان گنتے اور شب اختر شماری مین گذر جاتی تہی جبکہ یورش غم زیادہ ہوتا تہا تو فراق دلدار مین یون عرض کرکے روتی تہین۔ بقول مؤلف۔

قطعہ ۔

جوش زن ہوتا ہے جب عشق کا دریا دلمین — یاد آتا ہے مرا چاہنے والا دلمین
جلوہ گر جبکہ ہوا وہ شہ والا دلمین — دیکھنے آتا ہے ہر ایک فرشتہ دلمین
کیا کرون آپکے اجلاس کی ہین فکر جناب — خود اوتر آئیگا اب عرش معلّٰی دلمین
ہے تصور قد والا کا نظر مین میرے — خود چلے آتے ہین مضمون سراپا دلمین
چٹکیان لیکے مسلتا ہے کلیجا ہر دم — بس گیا ہے جو کوئی گیسوؤن والا دلمین
واہ رے جذبۂ اُلفت کہ نظر پڑتے ہی — کہنچگیا ہے ترے تصویر کا نقشہ دلمین
آئینہ قلب کا جب تیرا مرقع کہنچا — خود خدا ہو گیا ہے محو تماشہ دلمین
ڈہونڈہنے آئے ہین موسیٰ ید بیضا لیکر — میم احمدؐ کا چہپا ہے جو معمّا دلمین
سر کو قدمون پہ رکہون آنکہون کو تلوون سے ملون — ہے یہہ ارمانون کا اب مجہے تقاضا دلمین
جان لیتا ہے اگر عشق تمہارا حضرت — لینے دو ہے یہہ مرے ناز کا پالا دلمین
جیتے جی دید کی حسرت تو نہ نکلی افسوس — قبر مین حیف چلا لیکے تمنا دل مین

نہ اطاعت ہوئی رب کی نہ عبادت مجھسے
ہے فقط تیری شفاعت کا بھروسہ دلبین

آرزو ہے یہی تحقیق کی وقت آخر
یا محمدؐ رہے لب پر رہے اللہ دلبین

جبکہ قافلہ بعد انفراغ امور بیع و شرع کے مکہ کے جانب مراجعت کیا متصل مکہ پہونچکر ابوبکر کی رائے سے قواعد اہل عرب کے مطابق میسرہ نے خط دیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بی خدیجہؓ کے پاس قافلہ سے پہلے روانہ کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ناقہ کو بڑہاکر وہانسے چلے راہ مین حضرتؐ کو نیند کا جو خمار آیا شیطان لعین نے آپکو خواب مین پاکر آپکے ناقہ کو بہکا دیا جس سے آپکا ناقہ سیدہی راہ چہوڑکر جنگل کی راہ بہٹکا چلا جاتا تھا کہ بحکم رب جلیل جبرئیلؑ حاضر ہوگے۔ شیطان لعین کو وہان سے پہینک مارا اور شتر کی مہار پکڑکے مکہ کے دروزہ پر لاکر چہوڑ دیا۔ روایت ہے کہ وہ راہ تین شبانہ روز کی تہی۔ کہ بفضل خدا ایک ہی شب مین طے ہوگئی۔

مثنوی

پھر خدیجہؓ کا فسانہ سنئے
کیا بے چین اوسے فرقت نے
ادہر ہی بنگیا اوس مہ کا حال
دہیان چوٹی کا نہ کنگی کا خیال
نہ تو سوتی نہ تو کہانا کہاتی
ہر گھڑی بام کے اوپر جاتی

مردہونی

سرد ہوتی کبھی آہین بھر کر | کبھی کہتی تھی مسافر ہین کدہر
تیر مژگان نے تھا کاری | ہو گئی عشق کی بس بیماری
ایک دن دل جو بہت گھبرایا | ایسے اشعار پڑہی بام پہ جا

بقول حکیم محمد عبد العزیز صاحب المتخلص بہ دلگیر۔

قصیدہ

یہی ریت ہے پیت کی کیا سجنا نہ تو آئے نہ موکو بلائے کبہو
سندیسا سنے نہ تو پاتی لکھے نہ تو سپنے مین درس دکہائے کبہو
سنسار کرون تو کیسے کرون نہ تو پیت نہ ریت کی بات رہی
تو ہی کہدے سکھی موسے بات ذری دکہہ سکہہ مین نیہہ نہ نبہائے کبہو
میری آس نراس گئی ساری دکہہ درد مین جینا ہوا بھاری
مین جنم کی ہون دکھیا پاپ بھری نہ تو لاج کا کاج کرائے کبہو
آؤ آؤ ذرا پیتم پیارے مورے سیج پہ پاؤن دہروبارے
تم کاج کرو موری لاج رکہو دن بیت گئے نہ آئے کبہو
دن رات مورا دہرکت ہے جیا کہان جاؤن کہون کس سے ہین پیا
ہو تمری دیا تو بات بنے کوئی بید مجھکو جلائے کبہو
نت کھٹ ہے بڑی ڈاڑکہے نہ تو کوئی سکھی موسے بات کرے
نہ تو پیت کی بات نہ سات رہے کوئی بات نہ دلکی سنائے کبہو

سنگ ساتہی کوئی جب پاس نہو پردیس مین جینے کی آس نہو
جب تمسا پیا مورے پاس نہو پہر کیسے پیا کل آئے کبہو
انصاف سے تم الطاف کرو پیا موکو بلاکے پاس رکہو
تم چرن سے اپنے نہ دور کرو من میرا نہ کڑہنے پائے کبہو
تم مکہ چہوڑ مدینہ گئے وہان جاکے ڈیرا بسا ہی لئے
موکو ہند مین دکہیا چہوڑ دئے نہ تو رہنے کا ٹہاؤن بتائے کبہو
تم دور بسے یثرب نگری میری عمر یہی بیت گئی سگری
مین جاکے رہون کنکے دوارے کوئی ریت نہ ایسی بتائے کبہو
مورے مرشد پیارے عاشق ہو مین تمری چیری ہون سیان
پس تم سے دلیر کہے گیان تم بن نہ اوسے چین آئے کبہو

مثنوی

انتظاری مین تہی وہ رشک قمر
آ گیا دور سے محبوب نظر
ایک سوار شتر پر دیکہا
ابر سایہ کئے سر پر دیکہا
شوکت و شان تہی عالی سب سے
چال اوس مہ کی نرالی سب سے
سب خواصونکو پکاری دیکہو
آئی احمد کی سواری دیکہو
پہنچے دیوڑہی پہ جو محبوب خدا
کئے خط دیکے دعا اور ثنا
میسرہ لکہا تہا عرضی مین حال
فائدہ دونا ہوا اگلے سال

مالک محمد

یہہ محمدؐ کا سبب ہے اظہر
کیا ضبط اور نہ کچھہ فرمایا
باقی حال عرض کرونگا آکر
لکھدیا مہری جواب اوس خط کا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خط کا جواب لیکر اوسی وقت قافلہ کے طرف روانہ ہوئے۔ اور جبرئیل امینؑ نے ناقہ کی مہار پکڑ کے قافلہ کے قرین لاکر چھوڑ دئیے۔ مہری خط دیکھکر میسرہ اور ابوبکر وغیرہ تمام احباب خوش ہوئے۔ ابوجہل سخت رنجیدہ ہوا۔ پھر سب ملکے مکہ کے طرف روانہ ہوئے۔ اور مع الخیر پہونچکر نقد داخل سرکار کئے۔ اسکے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی خدیجہؓ سے اجازت لیکر اپنے مکان کو تشریف لائے اور میسرہ مال و زر سے مالا مال ہوکر آزاد ہوا۔ اور راستہ مین جو جو معجزات کہ دیکھے تھے خدیجہؓ کا رشتہ دار خدیمہ نے تفصیلاً عرض کیا جسکو سنکر خدیجہؓ کا دل شاد ہوا۔

مثنوی

احمدؐ والا گئے اپنے گھر
تاب و طاقت گئی صبر و آرام
شرم سے کچھ نکہا جاتا تھا
یان خدیجہؓ کا ہوا حال دگر
بے دلارام ہوا خواب حرام
تار آنسو کا بہا جاتا تھا

جب شوق دیدار حبیب پروردگار بے چین کرتا تو بیساختہ یہہ کہتی تہین۔

فدا تجھپہ ہون زلف لٹکانے والے
دل عاشق زار بھٹکانے والے
نہین چین پاتا ہے یہہ قلب مضطر
مرے دلکو ہر بار تڑپانے والے
خدا کے لئے اب تو آ شکل دکھلا
قسم ہے تجھے عشق بھڑکانے والے
کسیکا کوئی راز دل کیسا سمجھے
تحیر مین ہین سارے سمجھانیوالے
کرے معصیت کوئی شرمائے کوئی
فدا تجھپہ ہو جاؤن شرمانے والے
ذرا اپنے پیاسے کی آ کر خبر لے
ارے ابر رحمت کے برسانیوالے
ہون نادم گناہون سے بخشو خدارا
گنہگار کے جرم بخشانے والے

بلا ہے ستم ہے وبا فضل حق ہے
غضب کر گئے دلکے لیجانے والے

مثنوی

تھی نفیسہ جو جلیسون مین بڑی
اوس سے پوشیدہ نہ تھی بات کوئی
ایک دن ہو کے خدیجہؓ مضطر
یون نفیسہ سے کہی شرما کر
کیا ہی اچھا تھا جو وہ رشک قمر
اپنی لونڈی مجھے کر لیتا اگر
دے دلاسا کہی غمگین مت ہو
راضی کر آتی ہون مین احمدؐ کو
بنکے مشاطہ نفیسہ نکلی
جا کے آداب سے حضرت سے کہی
اے محمدؐ عربی دین کے شاہ
آپ کسواسطے کرتے نہین بیاہ
ہنسکے فرمایا کہ ہون بے مقدور
کون مفلس کو کرے ہے منظور

نفیسہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلعم آپکے نعلین پا کے مین قربان جاؤن ماشا اللہ آپ وہ سلطان دارین ہین کہ تمام روئے زمین کے سلاطین عظام آپکے در اقدس کے ادنی غلام ہین۔ اور جو آپکی لونڈی بنا چاہتی ہے وہ ہر وقت یہی گویا ہے۔ بقول مؤلف۔

قصیدہ

شاہی کی تمنا ہے نہ خواہش مجھے زر کی
دربانی جو ملجائے تو بس ہے ترے در کی

باطن کی حقیقت تیری کس منہ سے ادا ہو
مقدور نہین ہے یہہ کسی جن و بشر کی

آراستہ ہے جسم ترا نورِ خدا سے
ظاہر مین نظر آتی ہے تصویر بشر کی

مدت سے تپ ہجر مین بیمار ہین دونون
کیا پوچھتے حالت ہوے مرے قلب و جگر کی

جلدی سے بلالو در اقدس پہ خدارا
باقی نہ رہی دلمین مرے تاب صبر کی

کچھہ کہنے ہی پایا نہ تھا رویا مین افسوس
سنتے ہی کھلی آنکھہ صدا بانگ سحر کی

وہ برق تبسم جو گرائے مرے دل پر
ساون ہی برستی ہے جھڑی دیدۂ تر کی

کیا خوب صفائی تھی شب وصل نگہہ مین
آنکھون مین مرے کھنچگئی تصویر نظر کی

ہین مردمک چشم مرے آنکھہ کے لیے چین
صفاکی جو یاد آئی ترے تیر نظر کی

رکھونگا مین سرمہ کیطرح آنکھون مین اپنے
ملجائے اگر خاک تری راہ گذر کی

جسدن سے یہہ دل میرا صنم خانہ بنا ہے
کچھہ اور ہی حالت ہوئی اللہ کے گھر کی

دل میرا چلا جاتا ہے پہلو سے نکل کر
یاد آتی ہے راحت جو مدینے کے سفر کی

مفلس ہون مگر شوق نے لایا ہے مجھے یان
کعبے کی زیارت کرون یا مین ترے گھر کی

ق

وہ حسن خداداد ہے محبوب کا تیرے
واللہ نہین اصل ہے کچھ شمس و قمر کی
ہین احمد مرسل کا ثنا خوان ہون ازل سے
لذت مری ہر بات مین ہے شیر و شکر کی
اے شاہ دکن ہے یہہ مرے دلکی تمنا
مدت سے مری عمر یہان مین نے بسر کی
ہے دلسے دعا تیرے نمکخوار کی ہردم
صد سالہ ہو شہ عمر ترے نور نظر کی

دارین مین خوش تجھکو رکھے خالق اکبر
تحقیق دعا کرتا ہے بس شام و سحر کی

اسکے بعد نفیسہ نے باادب دست بستہ سر جھکا کر۔

مثنوی

عرض کی قوم سے گر حضرت لیے
خوبرو کوئی جو اشراف ملے
مال اور زمین بھی جو ملکتا ہو
کیا قبول آپ کرینگے اوسکو
پوچھا حضرت نے وہ ہے کون بتا
عرض کی بی بی خدیجہ رضی کبرا
پوچھا وان کون وسیلہ ہے مرا
عرض کی لونڈی کا اسمین ذمّا
وان سے بس جلد نفیسہ دوڑی
دی خدیجہ رض کو مبارک بادی
فکر مین بیٹھے تھے دین کے سردار
آئے صدیق رض ادھر سے یکبار
پوچھا کچھ فکر سی ہے بشرے سے عیان
سارا قصہ کیا حضرت نے بیان
سنکے بوبکر نے گھر مین جا کر
یک ہزار اشرفی رکھدی لاکر
تین جوڑے تھے بہت ہی اعلیٰ
آگے حضرت کے رکھے وہ بھی لا

[illegible]

عرض کی عقد خوشی سے کیجے　　آپکے جد کی امانت لیجے
اسلئے نام بتایا جد کا　　شاید اس حیلہ سے لینگے مولا
یک خدیجہ نے بہی جوڑا بہیجا　　اوسکو رکہہ چہوڑکے حضرت نے کہا
جوڑا صدیقؓ کا پہنا ہین نے　　کسکا جوڑا ہے جو فخر اوسپہ کیجے

الغرض وہ محبوبؐ رب العالمین شفیع المذنبین رحمت اللعالمین ملبوس شاہانہ سے آراستہ ہوکر جب دولت سرا سے باہر قدم رکہے جلوس مین تمام رفقا اور خویش و اقربا قطار باندہے ہوئے اور تمام جن و انس حور و ملایک اطراف گہیرے ہوئے حضرتؐ کے چچا ابوطالب حضرت کا ہاتہہ تہامے ہوئے باشان و شوکت اونہین اشرفیون کو جو حضرت صدیق نے پیش کیا تہا راہ خدا مین لٹاتے ہوئے ہشاش و بشاش سواری مبارک چلا جاتی تہی۔ تمام اہالیان مکہ کیا زن و مرد اور کیا پیر و جوان جلوس شاہانہ دیکہنے کے لئے راستہ پر ہر دو جانب صف باندہے ہوئے باادب سر جہکائے ہوئے استادہ تہے۔ ایک طرف مشتاقان جمال محمدیؐ دوسرے طرف عاشقان وصال احمدیؐ رخ انور سے نقاب اوٹہانیکے منتظر جو کہڑے تہے۔ ہر ایک اپنی حاجت کو حضور نبوی مین عرض کرتا جاتا تہا

القصہ اوس شان و شوکت کے ساتہہ جب دولہ عروس کے

گہر پہونچا۔

مثنوی

کشتیان زر و جواہر کے دوچار
کئے لالا کے خواصون نے نثار
پہنا دلہن نے عروسی جوڑا
اور جواہر سے سجا سرتاپا
ہوگئے ایجاب و قبول اور گواہ
عقد باندہے گئے وہ مہر و ماہ
ازبس اوس روز خدیجہؓ تہین شاد
سب کنیزون کو وہین کی آزاد
عرض آداب سے حضرت سے بہی کی
آج سے آپکی ہون مین لونڈی
مجہکو کچہہ کام نہین اس گہر سے
آپ مختار ہین مال و زر کے
یہہ قدم بس ہے سعادت میری
مرحبا سیدؐ مکی مدنی

مثنوی

کیون نہ اوس بی بی کا رتبہ ہو بڑا
جسکے شوہر بنے محبوب خدا
کیون نہ ہو ختم بزرگی اونپر
فاطمہ زہرہؓ ہو جنکی دختر
واہ کیا فخر خدیجہؓ کو ملا۔
رضی اللہ تعالے عنہا
اور وہ مال بہی کیا اچہا تہا
حق کے ہی راہ مین صرف ہوا
پڑہا جاتا ہے بیان عشرت
یارب اسدم ہو نزول رحمت
فضل و برکت سے تو اسے شاد
دور کر رنج سبہونکے دل سے
یان جو حاضر ہین سو انکی مقصد
جلد بر لا بہ طفیل احمدؐ

دستگیر ادنی ہے تیرا عاصی   اوسپہ ہر دم نظر رحمت کی
حال شادیکا ہوا اب اتمام   دولہ دلہن پہ پڑھو ایسے سلام

بیان رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

روایت ہے کہ جب وقت نبوت اور وحی نازل ہونیکا قریب پہونچا تنقیہ اور تقویت کے واسطے سینۂ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تیسرے مرتبہ چاک کیا گیا شرح اوسکی یہہ ہے کہ ماہ صیام مین ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غار حرہ مین ایک مہینہ کا اعتکاف فرمایا تھا اور اوس اعتکاف مین حضرتہ خدیجتہ الکبریٰ رض بھی سات تہین۔ ایک شب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار سے باہر نکل کر تفریح خاطر کے لئے استادہ تھے آواز آئی کہ السلام علیکم حضرت ارشاد فرماتے ہین کہ مین اجنّا کے خیال سے خوف زدہ غار مین داخل ہوا۔ اور خدیجہ رض نے یہہ کیفیت سنکر کہا۔ کہ یہہ خوشخبری ہے کیون کہ السلام علیکم نشانی امن و امان اور دوستی کی ہے۔ آپ خوف نفرمائیے پھر ایک روز مین غار سے باہر نکل کر کھڑا ہوا تھا کہ جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے ہین اونکو دیکھکر غار مین جانا چاہا جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو رخصت ندیا میرے اور غار کے درمیان استادہ ہوگئے

اور مجھسے ہم کلام ہوئے اور مجھکو اونسے ایک نوع کی محبت پیدا ہوئی - جبرئیل علیہ السلام مجھسے وعدہ لیا کہ فلان وقت آپ تنہا فلان مقام پر حاضر رہو - مین ویسا ہی حاضر رہا جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام آسمان سے نازل ہوئے مجھکو زمین پر لٹا کے میرا سینہ چاک کیا اور دل میرا آب زمزم سے طشت زرین مین دہو کر - پھر اوسکے مقام پر رکھدیا اور میرے سینہ کو درست کر دیا -

جبکہ عمر شریف آنحضرتؐ کی چالیس سال سے تجاوز کر گئی - ایک روز اوسی غار حرا مین مشغول بہ عبادت الٰہی تھے کہ ایک شخص نہایت خوب صورت نورانی مورت ظاہر ہو کر بعد سلام کے کہا - کہ یا محمد - آپ نے جواب دیا لبیک - اوسنے کہا - کہ مین جبرئیل ہون - خوشخبری ہو آپ کو آپ اس امت کے نبی ہو - ساتھہ ہی کہا کہ - لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ - پھر - سُوْرَۂ فَاتِحَہ از ابتدا تا انتہا پڑہکر سنایا -

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - اَوَّلُ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ - یعنے پہلے جو مجھپر نازل ہوا قرآن سے وہ

سورۂ فاتحہ ہے اور تعلیم کی ہر نماز مین پہلے پڑہنے کے لئے۔ اور حضرتؐ فرماتے ہین کہ ایک دن مین طہارت کے لئے پانی کے کنارے استادہ تھا۔ جبرئیل علیہ السلام بشکل انسان سبز لباس پہنے ہوئے ہاتھہ مین ایک ٹکڑا حریر کا اوسپر کچہہ لکہا ہوا لاکر مجہکو دکہلایا۔ اور کہا کہ پڑہ۔ مین نے کہا کہ مین حرف کی صورت نہین پہچانتا ہون اور مین پڑہنے ہارا نہین ہون۔ پہر جبرئیلؑ نے کہا پڑہ اور میرے بازو پکڑ کر اس زور سے دبایا کہ جس سے مجہکو سخت تکلیف ہوئی اور پسینہ میرے جسم مین آگیا۔ اور اسیطرح تین مرتبہ کیا اور کہا۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ۔ پانچ آیت تک پڑہایا اور مین ان آیتون کو یاد کرلیا۔ وہانسے ترسان ولرزان مین اپنے مقام پر واپس آیا۔ اور خدیجۃ الکبریٰؓ سے کہا کہ جلدی مجہپر لحاف ڈالدو تاکہ لرزہ میرے جسم کا دفع ہو۔

روایت ہے کہ اسکے ماقبل ہی سے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم صحیح خواب دیکہتے تہے جسکا ظہور صبح کو معلوم ہوتا تہا۔ اور بعد تعلیم اِقْرَاْ کے یہہ سورہ نازل ہوا کہ یَاۤ اَیُّہَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ۔ یعنے اے لحاف اوڑہنے والے کہڑے ہو ڈرا

ادا کرنے مراسم نبوت کے اور ڈرا خلق اللہ کو عذاب الٰہی سے
پس خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لحاف اپنے جسم سے
نکال ڈالا۔ اور اپنے بستر سے اوٹھے خدیجہؓ نے کہا اے حضرتؐ
کیون آپ سوتے نہین۔ حضرتؐ نے فرمایا اے خدیجۃ الکبریٰؓ
سونا میرا اب نہین ہوگا۔ کیونکہ جبرئیلؑ دوسرے مرتبہ میرے
پاس آئے اور وحی لائے اور کہے کہ خلق اللہ کو خدا کے طرف بلا۔
تا بت پرستی چھوڑے اور خدا کی عبادت کرے۔ اب مین
کسکو کہون کون میرا کہنا مانے گا۔ حضرتہ خدیجہؓ نے فرمایا پہلے
مجھکو ایمان کی راہ بتلاؤ تا مین ایمان لاؤن۔ تب حضرتؐ نے
خدیجۃ الکبریٰ کو تلقین کیا وہ اوّل ایمان لائین مسلمان ہوئین
اوسوقت حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ
کی عمر سات سال کی تھی۔ تمام دن رسول خداؐ کے پاس رہتے
تھے۔ جب دیکھا کہ رسول خداؐ اور خدیجۃ الکبریٰؓ نماز پڑھتے ہین
حضرت علیؓ نے کہا کہ آپ سب یہہ کیا کام کرتے ہین کس کو
پوجتے ہین۔ پیغمبر خداؐ نے کہا کہ خدائے عزوجل کو ہم پوجتے ہین۔
حضرت علیؓ نے کہا۔ کونسا خدا ہے تمہارا۔ حضرتؐ نے فرمایا
خدا میرا وہ ہے کہ جسکے دست قدرت مین تمام زمین و آسمان

اور سارا

اور سارا جہان ہے ۔ اور اوسنے مجھکو جملہ خلایق پر پیغمبر کیا تاکہ لوگون کو ایمان کی راہ بتاؤن ۔ اور ہدایت کرون ۔ تم بہی اوس راہ پر آؤ ۔ اُنہون نے کہا مین اپنے باپ سے اجازت لیکر عرض کرونگا ۔ وہان سے حضرت علیؓ روانہ ہوئے راستہ مین یہہ غور کیا کہ جسکو حق تعالے ایمان بخشے وہ کیون اپنے باپ سے صلاح لیوے ۔ یہہ سمجھکر وہین سے واپس ہوے اور رسول خدا کے پاس آکے ایمان لائے اور نماز پڑہے جب حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالے عنہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اسلام سے مشرف ہوے ۔ رسول خدا تمام رات آرام نہین فرماتے تہے کہ یہہ راز کسی پر ظاہر نہو ۔ ایک دن خاطر مبارک مین یہہ گذرا کہ ابوبکرؓ مرد معتمد اور بزرگ اور عقلمند ہین اور مجھسے دوستی رکہتے ہین مین اونسے جاکے یہہ راز کہون اور صلاح کرون دیکہون وہ کیا کہتے ہین ۔ آخر کار صبح کو بعد انفراغ نماز ابوبکرؓ کے پاس جانیکا قصد کیا ۔ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ مرضی آلہی سے اوسی شبکو متردد ہو رہے تہے کہ بت پرستی جو ہم اور ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہین ۔ اسمین کچہہ فائدہ متصور نہین پاتے ہین ۔ کیونکہ بتون سے نہ کچہہ خیر ہے نہ کچہہ شر ہے

بعضے یہ ہے کہ محمدؐ امین جو برادرزادے ابو طالب کے مرد عاقل و
و دانا ہین مجھسے اور اونسے جانی دوستی ہے وہ بت پرستی
نہین کرتے ہین ۔ اونکے پاس جایا چاہیئے ۔ تاکہ مجھکو راہِ خدا
بتائین ۔ صبح کو بیدار ہوکے عزم کیا کہ رسول خداؐ کے پاس جاؤن
اور رسول خداؐ نے بھی عزم کیا کہ ابو بکر صدیق رضؓ کے پاس جاؤن
اور اپنا راز اونسے بیان کرون اتفاقاً راہ مین دونون حضرات
کی بایکدیگر ملاقات ہوئی ۔ ہر ایک نے اپنے اپنے ارادے کو
ایک دوسرے سے ظاہر کیا ۔ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ شکر خدا کا ۔ کہ آپ ہمارے پیغمبر ہوئے
مجھکو ایمان کی راہ تبلائیے ۔ اوسیوقت حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرتِ صدیقؓ کو راہ دین کی بتائی ۔ آپ مشرف
بہ ایمان ہوئے وضو کرکے نماز پڑھے ۔

روایت ہے کہ پہلے عورتون مین سے خدیجۃ الکبریٰؓ اور لڑکون مین سے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور غلامون سے حضرتِ بلال حبشی
اور آزاد کیے ہوئے غلامون سے زید بن حارث ایمان لائے
تھے ۔ اور بعد اوسکے حضرتِ عثمانِ غنی الرحمن رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ
اور حضرات طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص

اور ابی عبیدہ ابن الجراح اور عبد اللہ بن مسعود اور سعید بن زید
رضی اللہ تعالے علیہم اجمعین یکے بعد دیگرے سلسلہ بسلسلہ
اُسوقت تک جملہ اونچالیس ۳۹ اسم ایما لا چکے تھے۔ لیکن
دین اپنا پوشیدہ رکھتے تھے۔ اور نماز مسجد مین پڑہتے تھے
ایک دن کوہ حرا پر حضرتؐ نے ابو طالب کو اسلام کی
دعوت کیا۔ وہ کہے کہ مین اپنے دین سے نہ پھرونگا مگر تم کو جو
خدا نے فرمایا ہے اوسپر قایم رہو مین تمہارا پشت و پناہ
رہونگا۔ اور ابو جہل اور تمامی کفّار حضرتؐ کو وقتاً فوقتاً
بڑی بڑی تکلیفین دیتے رہے اور بہت ظلم کرتے رہے جسکا
ذکر ناگفتہ بہ ہے۔ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جناب
باری مین کفّار کے ظلم کی التجا کی۔ ایک فرشتہ جو پہاڑون پر
موکل تھا حاضر ہوکے بعد سلام عرض کیا یا رسول اللہؐ اذیّت
آپکی موجب ملال جملہ ملایک کا ہے۔ اگر اجازت پاؤن تو
دونون پہاڑون کو جو گرد مکے کے ہین ملا دون۔ آنحضرت
صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ تعالے نے مجہے واسطے
رحمت عالمیان کے بہیجا ہے نہ واسطے ہلاک کرنے قوم کے
چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ وَمَا اَرسَلنَاکَ اِلاَّ رحمۃ

اللعالمین - یعنے نہین بہیجا ہمنے اے محمدؐ مگر واسطے رحمت عالمیان کے - جناب رسالت مآب کی نبوت کے پانچوین برس امیر حمزہ چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت پر ایمان لائے کل اہل عرب سے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ شجاعت اور جوانمردی اور حشمت مین مشہور و معروف تہے - اور واقعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے ایمان لانیکا ارباب تواریخ نے یون لکہتے ہین کہ ایک روز ابوجہل اعلان کیا کہ قسم ہے مجہے لات اور عزیٰ کی جو شخص محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر کاٹ کر لائیگا مین اوسکو ایک شتر کا بوج سونا اور چاندی اور دس غلام اور دس لونڈیان دونگا - عمر ابن خطاب رضؓ نے کہا کہ اس کام کیلئے مین موجود ہون - یہہ کہکر تیغ حمائل کرکے چلے - اتفاقاً راستہ مین ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی - اوسنے کہا اے عمرؓ کہان جاتے ہو - کہا محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر کاٹ کرلانے جاتا ہون - اوس اعربی نے کہا کہ - اے عمرؓ کل تیری بہن فاطمہ اور اوسکا شوہر زید اور تیرا داماد سعید خود ایمان لا چکے ہین - عمرؓ نے کہا اسلامیت اونکی کیونکر معلوم ہوگی - اعرابی نے کہا کہ تم کہانا کہاتے وقت اونکو اپنے

سات بلاؤ وہ ہرگز نہ آوینگے - یہی دلیل ہے اونکے ایمان لانیکی - پس حضرت عمرؓ نے یہہ بات سنکر اپنی بہن کے طرف چلے راہ مین پھر ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اوسنے دریافت کیا - کہ اے عمرؓ تو کہان جاتا ہے - عمرؓ نے جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سر اوتار لاؤنگا - اوس اعرابی نے کہا پہلا یہہ جو بکری تیرے سامنے ہے تو اسکو پکڑ جب معلوم ہوگی تیری شجاعت پس حضرت عمر بکری کے ساتھہ اسقدر دوڑے کہ تمام بدن پسینہ پسینہ ہوگیا آخر عاجز ہو گئے مگر بکری کو نہ پکڑ سکے بہت شرمندہ ہوئے - اوس اعرابی نے کہا اے عمرؓ تو نے ایک بکری کو نہ گرفت کر سکا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو شیر خدا ہین انکو کیونکر پکڑیگا - پس عمرؓ وہان سے بحالت غضب اپنی بہن کے پاس جاکر کہا کہ اے بہن مجھکو از حد گرسنگی ہے کچھہ کہانیکے لئے لا اونکی بہن نے کہانا تیار کرکے لادیا عمرؓ نے کہانیکے وقت اپنی بہن کو دسترخوان پر بلایا - اوسنے اونکے ساتھہ کہانیکو انکار کیا - عمرؓ سمجھہ گئے کہ بیشک اوسنے مسلمان ہوئی ہے - پس غصہ مین آکر سر کے بال پکڑ کر چاہا کہ سر تن سے جدا کرے - زید اوسکے شوہر نے اوسکو عمرؓ کے ہاتھہ سے چھڑا دیا

کسی حیلہ سے غصہ حضرت عمرؓ کا فرو کیا ۔ اور کھانا کھلا دیا ۔ جب رات ہوئی حضرت عمرؓ وہین آرام کئے اور اونکی بہن وقت تہجد سورہ طٰہٰ پڑھنے لگین جب نوبت اس آیت کی پہونچی قولہ تعالےٰ ۔ **لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَتَحْتَ الثَّرٰى** ۔ یعنے اللہ کے واسطے ہے جو درمیان آسمانون اور زمین کے ہے جو دونو کے بیچ مین اور تحت الثریٰ مین ہے ۔ اوسوقت حضرت عمرؓ نیند سے ہوشیار تھے جب انہون نے اس آیت کو سنا دل اونکا اسلام کے طرف مائل ہو گیا فوراً بچھونے سے اوٹھکر اپنی بہن کے پاس گئے اور دریافت کیا کہ اے بہن کیا پڑہتی ہے ۔ اوسنے کہی اے بھائی کلام اللہ پڑہتی ہون ۔ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے ۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ ۔ عمرؓ کے خوف سے فاطمہ نے اوس کاغذ کو جسپر کلام اللہ لکھا ہوا تھا آگ مین ڈال دیا جو تنور مین سلگی ہوئی تھی مگر خدا کے فضل سے وہ کاغذ نہ جلا ۔ حضرت عمرؓ نے کہا لا اوس کاغذ کو کہ مین بھی پڑھون ۔ فاطمہ نے کہا ۔ **قولہ تعالیٰ ۔ اِنَّمَا الْمُشْرِكِیْنَ نَجِسٌ** ۔ یعنے جو کوئی مشرک ہے وہ نجس و ناپاک ہے اے عمرؓ اگر تو کلام اللہ پڑھنا چاہتا ہے تو ۔ باطہارت اور

پاک

پاک وصاف ہوکر پڑہو کیونکہ اسکو بغیر طہارت کے چہونا درست نہین ۔ آخرکار حضرت عمرؓ نے غسل کرکے ۔ اوس ۔ سُورَہ کو اپنے ہاتہہ مین لیکر پڑہے ۔ جب کہ اوسکی معنی سے واقف ہوئے بہت روے اور دل اونکا اسلام کے طرف متوجہ ہوا ۔ صبح کے وقت کفارون سے جو وعدہ کیا تہا یاد پڑہگیا ۔ وہی تلوار حمائل کرکے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے طرف روانہ ہوئے راستہ مین ایک اعرابی کے زبانی معلوم ہوا کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلّم اسوقت امیر حمزہ کے مکان مین معہ اپنے رفیقون کے بیٹہے ہوئے ہین ۔ پس متوجہ ہوے اوسی طرف اس اثنا مین آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس جبرئیل علیہ السّلام آئے اور حکم الٰہی پہونچائے کہ یا رسول مقبولؐ عمر تمہارے طرف آتا ہے تم اوس سے نہ ڈرو ۔ اوسکو اسلام کی دعوت کرو اور نبوت کے زور سے اوسکا پنجہ سخت پکڑو جبتک کہ اسلام نہ قبولے نہ چہوڑو ۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس صحابا سے اوسوقت اونتالیس آدمی بیٹہے ہوے تہے ۔ حضرت عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر حمزہ کے دروازے پر پہونچکر دستک دی ۔ رسول خدا نے دریافت کیا کہ تم کون ہو کہا مین عمر ابن خطاب ہون ۔ اوسی وقت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود آکے دروازہ کہولدیا۔ اور عمر رض کا پنجہ پکڑ کے بلایا۔ تکبیر پڑہکے دعوت اسلام کی کی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ اسلام سے مشرف ہوکر کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لعنت خدا کی ہے اونپر جو درپئے آپکے ایزا رسانی کے ہوئے ہون۔ ادہر رسول خدا نے حضرت عمر رض کو کلمہ شہادت کا پڑہایا اُدہر رب جلیل کی طرف سے جبرئیل ع یہہ آیت لائے۔ یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ تَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ یعنے کہا حقتعالی نے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کفایت ہے تجھکو اللہ اور انکو جتنے تجھپر ایمان لائے ہین۔ حضرات پھر تو کیا کہنا جبکہ حضرت عمر رض مشرف بایمان ہوئے چھپے دین کا علانیہ اعلان ہوا۔ طایف اور مکہ معظمہ کے ہر کوچہ و بازار مین اصحابون نے دعوت اسلام کی کرتے تھے۔ اور حضرت عمر رض کی شمشیر بڑے زور سے چلتی تہی نماز اور اذان جابجا آشکارا ہوتی تہی۔

روایت ہے کہ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام کو خلعت وجود عنایت ہوا۔ جبرئیل علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی مین۔ عرض کیا کہ خداوندا تو نے مجھسے بہی پہلے کسیکو پیدا کیا ہے حکم ہوا

کہ اے جبرئیلؑ اوپر دیکھہ ۔ جب جبرئیلؑ نے اوپر دیکھا ایک ستارہ نورانی نظر آیا اور اوسکے اطراف اور چار ستارے روشن نظر پڑے جبرئیلؑ نے ہزار جان سے عاشق ہوئے اور پوچھا کہ ۔ پروردگار یہہ نور کسکا ہے ۔ ارشاد ہوا کہ یہہ نور میرے حبیب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ۔ پھر عرض کیا یہہ چار ستارے جو اوس نور کے گرداگرد ہین وہ کون ہین فرمایا کہ یہہ میرے حبیبؐ کے دوست ہین دنیا مین میرے حبیبؐ کے چار یار ہونگے ۔ اے مسلمانون یہہ وہی چار یار ہین جنکا ڈنکا ابتدائے دنیا سے بجتا آیا ہے اور قیامت تک بجتا رہیگا ۔ جو اِن سے عداوت رکھتا ہے وہ گویا رسول خداؐ سے عداوت رکھتا ہے ۔ اور جو اِنکا دوست ہے وہ لاریب رسول اللہؐ کا دوست ہے ۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰهَ فَیُوْشِكُ اَنْ یَّاْخُذَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیْ ۔

یعنے میرے اصحاب کے بارہ مین خدا سے ڈرو اور انکو برا نہ کہو اور میرے بعد میرے اصحاب کو تیرون کا نشانہ نہ بناؤ۔ میری دوستی و محبت کے وجہ سے اونکو دوست رکھو اور جسنے بغض رکھا میرے اصحاب سے تو گویا اوسنے میرے سے بغض رکھا اور جسنے اونکو ایذا دیا گویا اوسنے مجھے ایذا دیا اور جسنے مجھے ایذا دیا گویا اللہ کو ایذا دیا اور جسنے اللہ کو ایذا دیا قریب ہے کہ وہ عذاب خدا مین گرفتار ہوگا۔ حضرات اس حدیث سے ثابت ہے کہ جو رسول اللہؐ کا دوست ہے وہ اللہ کا دوست ہے خدائے تعالے تمام دیندار بھائیون کو ہدایت دے کہ نفسانیت کو دلون سے دور کرین اور فروعیات پر نظر جہالت نہ ڈالین اور اصحاب باوقار سے محبت پیدا کرین جسمین خوشنودی خدا اور اوسکے رسولؐ کی ہے۔ اے دیندار بھائیو جس سے اہل بیت خوش ہین ہمکو چاہئے کہ ہم بہی اوس سے خوش اور راضی ہین۔ سبحان اللہ مومنون جیسے ہمارے سرکار دو عالم سلطان دارین ہین ویسے ہی اونکے اصحاب کرام حامی دین۔

اصحاب بہی خدا نے دے ایسے ذی وقار تھی راہ خدا مین کرتے تھے جان اپنی سب نثار	محشر تلک رہیگی وفا جنکی یادگار اک اک انمین عاشق صادق کرم شعار

دلسے

دلسے مطیع حکم حبیب الہ تھے
پروانۂ جمال شہ دین پناہ تھے

اوّل وہ پشت تکیہ سداے پیمبری
پہونچیگا اوسکے فیض کو کیا ابر خاوری
دی حق نے جسکو بعد نبی سب پہ برتری
تہی ختم جسکی ذات پہ محتاج پروری

یہہ وہ ہے جسکا تذکرہ قرانمین آیا ہے
جسنے خطاب ثانی اثنین پایا ہے

سلطانِ دین پناہ کے دستورِ اوّلین
رکن رکین بارگہ شاہ مرسلین
خورشید آسمانِ کرامت سراج دین
مسند نشین شرع نبیؐ معدن یقین

مقبول بارگاہ خدائے قدیر تھے
لو کیون نہ ہو وہ کس شہ دین کے وزیر تھے

وہ دوسرا وزیر شہ معدن صفات
جب ہاتہہ اُٹھایا کفر سے دنیا پہ پڑی لات
تہی باعثِ ترقی اسلام جسکی ذات
جز ذکر حق زبانسے نکلی کچھہ اور بات

خود گم رہا رضائے خدا و رسول مین
رکھا قدم نہ بہولکے راہ عدول مین

اللہ رے رعبِ دبدبۂ حضرت عمرؓ
ہیبت سمائی کافرونکے دلمین اسقدر
اسلام لانیکی جو سنی آپکی خبر
مانند بید کانپتے سینونمین تھے جگر

کہتے تھے اس سے حال ہمارا سقیم ہے

اب صورت خرابی دین قدیم ہے

جس روز آپ داخل دین مبین ہوئے
آہستہ سے اذان جو کہی خشمگین ہوئے
مسجد مین جمع جہر نماز اہل دین ہوئے
فرمایا کیا شرف دین تم غمین ہوئے

نام خدا و نام نبیؐ کو پکار کر
اب تمکو کسکا ڈر ہے اذان دو پکار کر

اوسوقت دی کسی نے جو للکار کر اذان
کہنے لگا بھم یہہ گروہ منافقان
حیران سنکے ہوگئے سارے وہ بدگمان
آگے تو اسطرحکا طریقہ نہ تھا یہان

اب رائیگان قریش کا ایمان ہوگیا
لوگو عمرؓ یقین ہے مسلمان ہوگیا

حضرت وہ جسکا شہرہ ہے ابتک جہان مین
کافر تھے اوس دلیر کی کتنے تہے نشانمین
تعریف عدل آ نہین سکتی بیان مین
ابتک ہے اوسکی تیغ کی جہنکار کان مین

روم و عراق و شام مین سکہ بٹھا دیا
سارے جہان مین دین کا ڈنکا بجا دیا

بیانِ معجزاتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

شرح اون معجزات بابرکات کی جو کہ آنجناب مستطاب سے ظاہر ہوئے۔ اگر خطوط امواج قلم اور سیاہی اب بحرین اور صحن آسمان صفحہ

قرطاس ہو امکان نہین کہ عشر عشیر کسی سے لکہا جائے ۔ ادنی یہہ ہے کہ ہنگام رفتار ابر آسمان سر مبارک پر سایہ کرتا تہا ۔ اور سایہ جسم مقدس کا زمین پر نہ پڑتا تہا ظاہر ہے ہر گاہ ذات با برکات پرتو نور رب العالمین ہوی ہو پس سائے کا سایہ منعکس نہین ہو سکتا ہے اور فی الحقیقت وہ جمال جہان آرا آئینۂ قدرت مین عکس نور احدیت تہا ۔ پس عکس کا عکس محال ہے ۔ اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہان ایک لطیفہ مطابق پسند صوفیان صافی مزاج کے اور بہی خیال مین گذرتا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے تئین محب آنجناب محبوبیت مآب کا فرمایا ۔ اور محب اپنے محبوب کی مثل و نظیر کو پسند نہین کرتا ۔ کیونکہ ظل ذی ظل کا فی الجملہ مماثل ہوتا ہے ۔ کوئی پرندہ سر مبارک سے نہ گذرتا ۔ اور مگس کبہی آپکے جسم مطہر پر نہین بیٹہتی ۔ معجزہ شق القمر کا اور گواہی دینا سو برس کے مردے کی آپکے رسالت پر ۔ اور کلمہ پڑہنا سنگریزون کا ۔ اور شہادت دینا سوسمار کا اور نکلنا طاوس زرین بال کا حجر سے اور اور معجزات صوری و معنوی اور فضائل ظاہری اور باطنی ۔ اسقدر مشہور و معروف زبان ہر صغیر و کبیر ہین کہ کچہہ حاجت شرح و بیان کی

نہین۔ تاہم مشتے نمونہ از خروارے کچھہ عرض کیا جاتا ہے۔

روایت ہے ہم کورچشمون کے حق بین۔ عین سرمۂ بصارت ہے کہ۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانے مین۔ ایک شخص قوم یہود سے تہا۔ کہ اوسکو قبل حصول ایمان۔ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے۔ کمال عداوت تہی۔ سراسر ایام جہالت کی جہالت تہی۔ سردار دوجہان۔ سیاح لامکان کو کمتر اور حقیر جانتا۔ اور اپنے کو دولتمند اور امیر جانتا تہا۔ دماغ اوسکا شراب دولت سے مخمور۔ اور وہ خود نشۂ بادۂ نخوت سے چور تہا۔

مثنوی

یکایک ہوا قہر رب جہان ہوا نور آنکھونسے اوسکے نہان
یہہ نخل عداوت کا ثمرہ ملا چراغ بصارت نے گل کردیا
بہت کچھہ کیا اوسنے اپنا علاج مگر سب ہوا نا مفید مزاج
وہ رکھتا تھا یک دختر مہ جبین بہت چاہتا تھا وہ اوسکے تئین
بظاہر وہ تھی باپکے دین مین پہنسی تہی قدیم اوسکی آئین مین
فدا تھی مگر شاہ لولاک پر تصدق بدل مقدم پاک پر
نثار محمد تھی وہ سربسر لگی کہنے اک روز آکے پدر

طبیب ایک آیا ہے اس شہر مین   نہین مثل جسکا کہین دہر مین
اگر دے تو اسدم اجازت مجھے   تو اوس سے دوا لاؤن تیرے لئے
جو ہو جائین نورانی آنکھین ترے   تو بر آئین پھر سب مرادین مرے

یہ سنتے ہی اوسنے کہا ۔ کہ اے نور دیدہ ۔ دیر نہ لگا جلد جاؤ اوس طبیب سے وہ دوا باعث شفا لاکہ آنکھین نورانی ہو جائین ۔ میری کور بختی پر اشک غم لوگ نہ بہائین ۔

مثنوی

ہوا جبکہ دختر کو اذنِ پدر   گئی پاس حضرت کے وہ دوڑ کر
اوٹھا لائی وہ خاکِ زیرِ قدم   نکل جائے تا باپ کا خارِ غم
لگائی جو ہین چشم مین خاکِ پا   خدا نے کیا نور اون کو عطا

جب کہ اوسنے خاکِ پائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم سے شفائے کامل پائی یعنے ۔ اندہے آنکھون مین بینائی آئی ۔ کمال متحیر ہوا اور اپنی لڑکی سے پوچھا کہ ۔ اے لختِ جگر ۔ نورِ بصر ۔ سچ بتا ایسی دوائے مجرب کہان سے میسر ہوئی جو باعثِ اعادہ نورِ بصر ہوئی ۔ اوس حکیم حاذق کا نام کیا ہے ۔ جسنے یہ کحل الجواہر تجھے دیا ہے ۔ دختر نے کہا ۔ اے پدر ۔

خدا کا رستہ چلو صفا ہے ادب سے سر کو جھکا جھکا کر
مثالِ نقشِ قدم بنو تم غرورِ ہستی گرا گرا کر ؛

ذرا تو دیکھو ذرا تو سوچو خودیسے دلکو بہلا بہلا کر
سوا خدا کے نہین ہے کوئی خدا سے ڈر تو خدا خدا کر
وہی ہے حاضر وہی ہے غائب وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
تو اب جو کہتا ہے مین ہون مین ہون ہوا ہے کیون بہیا جیا کر

دختر نے کہا۔ اے پدر۔ کیونکر اوس آفتاب سپہر نبوت۔ اختر برج رسالت کا نام زبان پر لاؤن۔ کہ وہ رہرو دین مبین شمع شبستان حق الیقین ہین۔ بقول مؤلف۔

مصنف

یہی کہتا ہون مین اپنے یقین سے
عیان ہے نور حق تیری جبین سے
جو دیکھا تمکو بس دیکھا خدا کو
حدیث من رآنی ہے تمہین سے
کرے توصیف جسکی حق تعالیٰ
ثنا اوسکی ہو کیونکر مجھہ کمین سے
کیا محبوب اپنا جسکو حق نے
نہ کیون یوسف خجل ہو اس حسین سے
تمہارے ہجر کا ہے درد کیسا
ذرا پوچھو مرے قلب حزین سے
ذرا تو اس دل ویران مین آؤ
مکان آباد ہوتا ہے مکین سے
جگہ تھوڑی سی پاؤن یا الٰہی
پئے مدفن مدینے کی زمین سے

گنہ تحقیق ہے کیونکر نہون عفو
محبت ہے شفیع المذنبین سے

اے پدر۔ اصل یہہ ہے کہ جسکا تخم بغض تم نے۔ اپنے مزرعہ دل مین

بویا ہے

ہویا ہے۔ اوسی کے قدم مبارک کی خاک نے تمہارا عارضہ کہویا ہے لقب پاک اونکا شفیع المذنبین ہے۔ اور نام قدسی اونکا خاص رحمت للعالمین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

واکا نام محمد مصطفی من پیارا لاگو جی   یثرب کو چھوڑ بسا نوریا من پیارا لاگو جی
گورے مکہ پر نور سہائیو نا من پیارا لاگو جی

بانکی چتون سرنگین انکھیان گہونگروالے بال   مکہہ پان رنگیلے رنگ اوڑاوے کیسر لال گال
چھب چھیچھل جہومت جاؤ نا من پیارا لاگو جی

آپہی طالب آپہی مطلوب آپہی گل خندان   آپہی احمد آپہی احد آپ بنا سبحان
سوہنا نام محمد مصطفی من پیارا لاگو جی

آپ عرب اور آپہی رب ہے آپ بنا رحمان   عین اوٹہا کر دیکہہ نظر مین یک قالب دو جان
سوہنا نام محمد مصطفی من پیارا لاگو جی

نجم کا سہرا سبحان کا مکہنا اور درود کے ہار   حور و ملایک گاوین بجاوین احمد جی کے جا دوار
آج رنگ رچو ہے صل علی من پیارا لاگو جی

چلو سکھی ہم دیکہنے جائین شاہ پیا دربار   لولاک لما کا چھتر براجی بنے محمد سردار
گورے مکہ پر نور سہائیو نا من پیارا لاگو جی

گھنگٹ خفی کا اوٹہا کے پردہ دیکہہ احمد کی شان   آپکی صورت آپکی سیرت نظر پڑی ہر آن
سوہنا نام محمد مصطفی من پیارا لاگو جی

والضحیٰ کی پچکاری بنا کر نور کا بھر کر رنگ
اللہ نبیؐ مل ہوری کھیلیں دونون ہوئے یک رنگ
سوہنا نام محمدؐ مصطفیٰ من بہارا لاگو جی

صورت سیرت ساری احدؐ کی میم فقط درمیان
انا بشر کا تخت بنایا احمدؐ عرب کی شان
سوہنا نام محمدؐ مصطفیٰ من پیارا لاگو جی

لا الٰہ کے باجے نقارے اللہ کے ساز
نبیؐ ہمارے دلدل پہ سوار ہو پہونچ گئے معراج
سوہنا نام محمدؐ مصطفیٰ من پیارا لاگو جی

شور مچے حور و ملایک دیکھ احمدؐ کی شان
صلو علیہ کہکے پکارے شادی ہو جو دس آن
سوہنا نام محمدؐ مصطفیٰ من پیارا لاگو جی

لا الٰہ کا باغ بغیچہ اللہ کے پھول
حور ملایک ہار بنائے پہنے نبیؐ رسول
سوہنا نام محمدؐ مصطفیٰ من پیارا لاگو جی

اے پدر آنجناب کے اوصاف مین کیا عرض کرون زبان میری قاصر ہے۔ سنیئے بقولِ قدرت۔

غزل

مہکتی ہے ہر سمت بوئے محمدؐ
گلستان جنت ہے کوئے محمدؐ

وہ بلبل ہون گلشن مین جب سے نکلتا ہون
ہر اک گل سے آتی ہے بوئے محمدؐ

شرف ماہِ کنعان کو اوس سے ملا ہے
ہے کیا جلوۂ نورِ روئے محمدؐ

گہر سیکڑون اسمین ہین رازِ حق کے
سمندر ہے قلبِ نکوئے محمدؐ

بجا ہے جو نسبت ہے قبلہ نما سے
مرا قلب پھرتا ہے سوئے محمدؐ

وہ بلبل

وہ بلبل ہون بے گل نہ راحت ملیگی
صبا مجھکو لیچل تو سوئے محمدؐ
نہ کیونکر زمانہ ہو پر نور ان سے
مہ و مہر ہین عکس روئے محمدؐ
شریعت کے راہونکے ہادی ہی ہین
ہدایت ہے امت کی خوئے محمدؐ
جو ہے دوست انکا وہ ہے دوست اونکا
عدوئے خدا ہے عدوئے محمدؐ
کسی دن تو آئینۂ دل مین میرے
الٰہی نظر آئے روئے محمدؐ

تر و تازہ باغ عبادت ہے قدرت
عجب کچھ تھا آب وضوئے محمدؐ

مثنوی

کہانتک کرون انکی خوبی بیان
وہ ہین باعث خلق ہر دو جہان
انہون نے زلیس نام نامی کو سن
قدیمی عداوت سے سر اپنا دہن
کہا اپنی دختر سے غصہ مین آ
یہہ کیسا غضب آہ تو نے کیا
تو شاید مطیع محمدؐ ہوئی
خلاف طریق ابو جد ہوئی

لڑکی نے کہا بقول مؤلف۔

دل میرا اوسیکا مبتلا ہے
شیدا جسکا خدا ہوا ہے
احمد نہ احد سے کچھ جدا ہے
گو پردۂ میم مین چھپا ہے
بیشک تو حبیب کبریا ہے
کل مین ترے نور کی ضیا ہے
قاصد کہدے نبی سے جاکر
عاشق ترا جان کہو رہا ہے

دکھلا دو مجھے جمال انور	سرور یہی دلکا مدعا ہے
لولاک لما خلقت الافلاک	نازل تری شان مین ہوا ہے
واللیل ہے تیری زلف کی شان	توصیف مین رخ کے والضحی ہے
سودا ترے زلف عنبرین کا	پیچا ترے سر مین پڑگیا ہے
اے شاہ بغیر وصل تیرے	اب دل نہین میرا مانتا ہے
یثرب کو مین کیون نہ سر سے جاؤن	بلوایا مجھے شہ ہدا ہے
اب سوئے مدینہ چل تو اے دل	کیون ہند مین عمر کھو رہا ہے
کر مجھ پہ کرم کی یک نظر تو	حاضر ترے در پہ پہونچا ہے
منظور اگر ہے نذر میری	حاضر ہے یہہ جان یہہ دل مرا ہے
جز تیرے بتاؤن کسنے شاہا	نعلین سے عرش پر گیا ہے
معراج کی شب ملک تھے گویا	آتا وہ حبیب کبریا ہے
آتی تھی صدا یہہ لامکانسے	آجا تو حبیب پردہ کیا ہے
کیا کر سکے آفتاب محشر	سر پر مرے سایہ آپکا ہے

اعمال زبون سے اپنے تحقیق
کھٹکا مرے دلمین حشر کا ہے

پھر باپ نے بیٹی سے کہا۔

مثنوی

بیٹی

تجھے جان سے جانتا تھا عزیز
کیا پاس میرا نہ اے بے تمیز
مین اس سے تو اندہا ہی رہتا صدا
بلا سے نہوتی اگر کچھہ شفا
نکالون مین آنکھین چھری جلد لا
لگائی جن آنکھونمین ہے خاکپا

الغرض اوسنے خاک جہالت دیدۂ بغض و عداوت مین جھونکی اور بے تکلف چھری منگا کر اپنے آنکھونمین بہونکی جون ہی چھری آنکھونسے دور کیا حق تعالے نے اون آنکھون کو نورٌ علیٰ نور کیا دوسرے بار پھر اوسنے دیکھا نہ بھالا بے تامل آنکھون کو چھری سے نکالا۔

بیت

عجب قدرت حق ہوی آشکار
وہی نور اونکا رہا برقرار

تب وہ یہودی نے غصہ مین آکر دیدہ و دانستہ متواتر سات بار زخم پر زخم لگایا۔

مثنوی

لگاتا تھا وہ تو چھری پر چھری
ترقی یہان ہوتی تہی نور کی
کہا ہاتف غیب نے یہہ پکار
نکالے جو تو آنکھین ہفتاد بار
نہ کم ہویگا نور اونکا کبھی
لگی اونمین ہے خاکِ پائے نبی ؐ

پس وہ یہہ ندائے عبرت فزا اسنکر نہایت شرمگین ہوا۔ اور بدل معتقد جناب سید المرسلین ہوا۔ اور بکمال عجز و

انکسار کے ساتھہ عالم بیخودی مین یہہ عرض کیا ۔

ہم گرچہ نہین لایق دربار تمہارے
مشہور تو ہین بندۂ سرکار تمہارے
اچھی رہین نزدیک ترے جائین کہ ہم کو
گل ہین تو تمہارے ہین و گر خار تمہارے
زندے کو تو مُردہ کرین اور مُردیکو زندہ
ہین دونون صفت آنکھونسے اظہار تمہارے
یوسف ؑ کی تو عاشق تھی فقط ایک زلیخا
یوسف سے ہزارون ہین خریدار تمہارے
مقتل مین جو آؤ تو نہ لو ہاتھہ مین شمشیر
بس کرتے ہین دو ابروے خمدار تمہارے
ہم ایک نہین تیر نگہ کے ترے زخمی
بہتیرے ہین ان چشمونکے بیمار تمہارے
خاموش نہین قابل محفل ہے کسیطور
رہنے دو اوسے بس پس دیوار تمہارے

بعد یہودی نے بیٹی سے کہا کہ اے نور دیدہ ۔ مجھکو اونکے پاس لے چل جنکی خاک پا نے میرا عارضۂ چشم کہویا ہے پس بیٹی نے جواب دیا کہ ۔ اے پدر ایک طرحسے آپ کو وہان تک لیجانے کا اقرار کرتی ہون ۔ بشرطیکہ تم میرا کہنا منظور کرین ۔ یعنے کبر و غرور اپنے دل سے دور کرین ۔ اور طوق عداوت اپنی گردن سے نکالین اور حمائل محبت نبی اپنے گلے مین ڈالین پس وہ یہودی باشتیاق قدم بوسئ آنحضرت صلعم بے چین اپنی لڑکی سے مخاطب ہو بقول مؤلف کہا ۔

قصیدہ

مجھے در پہ حضرت کے جاتے بنیگی
جو حالت ہے اپنی دکھاتے بنیگی
مسیحائی اونکو دکھاتے بنے گی
مین مرتا ہون مجھکو جلاتے بنیگی
جمال مبارک دکھاتے بنے گی
جو روتے ہین اونکو ہنساتے بنیگی
مری تشنگی کو بجھاتے بنے گی
مجھے جام وصلت پلاتے بنیگی
مرے دلکی بستی ہے غارت و ویران
اوسے آپ بس کر بساتے بنیگی
بچھایا ہے فرش اپنے آنکھونکا مینے
حضور اسپو تشریف لاتے بنیگی
ہے مرآت وحدت جبین مصفا
دکھا کر خودی کو مٹاتے بنے گی
شفیع الورا آپ کا ہی لقب ہے
قیامت کے دن بخشواتے بنیگی
گنہگار گرچہ ہے تحقیق لیکن
جہنم سے اوسکو بچاتے بنے گی

آخر الامر یہودی نے کہا اے بیٹا برائے خدا جسطرح تیرا جی چاہے لیچل مین حاضر ہون تیرے کہنے سے نہین قاصر ہون۔

بقول مولف۔

قصیدہ

نذر لیجاؤ نمین کیا احمد مختار کے پاس
جان نثاری کے سوا کچھ نہین ناچار کے پاس
زندہ جبتک ہون جدا مجھکو نہ کیجے آقا
سایہ کیطرح رہون آپکی دیوار کے پاس
جنکے در کے ہین گدا سارے جہانکے سلطان
رہنا لازم ہے مجھے ایسے ہی سرکار کے پاس

جب سے ابرو کا تمہارے مین ہوا ہون عاشق
جا بجا ہون شوق شہادت مین تلوار کے پاس
ایک جا تیر و کمان مجھکو نظر آتے ہین
جہان ہین ہو مژہ ابرو خمدار کے پاس
کوچۂ احمد مختار کے قربت مین ہو قبر
دفن مجھ بلبل شیدا کا ہو گلزار کے پاس
لیکے جائیگی مدینے کے طرف صورت کاہ
جسگھڑی باد صبا آئیگی مجھ زار کے پاس
فرقت گل مین مرا بلبل دل ہے بیتاب
لے چل اے باد صبا احمد مختار کے پاس
یون پیمبر کے قریب حشر مین امت ہوگی
جسطرح قافلہ ہو قافلہ سالار کے پاس
جب خدا پوچھیگا کیا لایا ہے کہدونگا یہی
شرمساری ہے فقط تیرے گنہگار کے پاس

حشر مین وعدۂ بخشش کی وفا کی تحقیق
جاونگا دوڑ کے مین صادق الاقرار کے پاس

جب لڑکی نے دیکھا کہ۔ اپنے باپ کے دلپر تیر عشق محمدی کارگر ہوا ہے۔ لے چلنے پر تیار ہوئی۔ یہودی نے کہا کہ۔ اے لخت جگر۔ اوس جناب اقدس مین اسطرحکا جانا باعث افتخار ہے۔ پہلے رسن سے اپنے ہاتھہ بند ہوالیا۔ پھر تلافی مافات کی عذر خواہی کرتے ہوئے روانہ ہوا۔ اور آنکھونسے اشکون کے دو دریا رواں تھے۔ گویا گنگا جمنا تھے۔ چونکہ قلب اسکا کفر و ضلالت سے پاک اور عشق محمدی اور خدا کی وحدانیت سے معمور ہوچکا تھا عالم بیخودی مین بقول مؤلف یہہ کہتا جاتا تھا۔

قصیدہ

قصیدہ

تلاشِ وجودِ خدا چاہتا ہون — فنا عشق ہی مین ہوا چاہتا ہون
نہین اور کچہ مین دلا چاہتا ہون — وصالِ رسولؐ خدا چاہتا ہون
نہین دین و دنیا کی خواہش ہے مجہکو — فقط مصطفیؐ سے ملا چاہتا ہون
تپِ ہجر سے دِق ہون بیشک مسیحا — ترے در کی خاکِ شفا چاہتا ہون
مسیحا ترا وصل کافی ہے مجہکو — مین کب تجہسے کوئی دوا چاہتا ہون
زیارت میسر ہو گیسو و رخ کی — یہی تو مین صبح و مسا چاہتا ہون
یہی اشک کہتا ہے ہجرِ نبیؐ مین — مین قطرہ سے دریا ہوا چاہتا ہون
سیاہی کے جا کرتا ہون مشک کو حل — جو توصیفِ زلفِ دوتا چاہتا ہون
سونگہا دے تو اوس گل کی بو لا کے مجہکو — یہی تجہسے بادِ صبا چاہتا ہون
نہ مٹی خراب اس کن مین ہو یا رب — مدینے مین اپنی قضا چاہتا ہون
خدا کے لئے جلد مجہکو بلا لو ∴ ∴ — مین قربان تجہپر ہوا چاہتا ہون
مصیبت کو راحت سمجہتا ہون یا رب — مین ہر وقت تیری رضا چاہتا ہون
دکہائے جو خورشیدِ محشر حرارت — مین دامن مین تیرے چہپا چاہتا ہون

مین روضے پہ تحقیق حضرتؐ کے جا کر
قصیدہ یہہ اپنا پڑہا چاہتا ہون

ہنوز یہہ پہونچے نہ تہے کہ وہان جبرئیلؑ بفرمانِ ربِ جلیل خدمت

با برکت رسول الثقلین نبی الحرمین مین حاضر ہوئے - اور اسطرح منظہر ہوئے کہ - یا نبی الورا تشفیع دوسرا - آج دشمن آپ کا دوستدار ہوکر - اپنے مذہب باطل سے بیزار ہوکر - خدمتِ شریف مین - آئیگا آپ پر ایمان لائیگا - اس اثنا مین وہ یہودی اور اوسکی دختر ہر دو درِ دولت پر سرکارِ دو عالم کے حاضر ہو کر پیشانی کو درِ اقدس سے ملتے تھے اور یہہ عرض کرتے تھے بقولِ ضامن -

قصیدہ

دکھادے مجھکو جمال اپنا مین جان بلب ہون یہہ ٹال کیا ہے
یہہ خاکسارون سے رنج کیا ہے یہہ بیکسون سے ملال کیا ہے
کمانِ ابرو پہ تیغ خونی قضا ہے قبضہ مین اونکے قاتل
تمہارے ابرو کے آگے محض فلک پہ روشن ہلال کیا ہے
لگا ہے جنجال میری جانکو مین پیچ کہاتا ہون مثل سنبل
کہ قید کرنیکو مرغ دل کے تمہارے زلفونکا جال کیا ہے
تمہارے قدمون پہ دم ہی نکلے یہی تمنا ہے عمر دون کی
جو بادشاہونکا وصل چاہے فقیر و مسکین مجال کیا ہے
اوٹھا نہ در سے تو اپنے مجھکو مین تیرا عاشق ہون جان سے گذرا

نہ چھوڑ جاؤنگا تیرے در کو یہہ دل مین تیرے خیال کیا ہے
تمھارا رخسار حق نما ہے یہہ آئینہ ہے جمال حق کا
کہ جسنے دیکھا ہے تمکو صاحب خدا کا ملنا محال کیا ہے
یہہ دلمین حسرت ہی لے چلے ہم زبان پہ اپنے یہی شکایت
کبھی نہ پوچھا کہ تیرا ضامن ہماری فرقت مین حال کیا ہے

الغرض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو معہ تمام اونکے عزیز و اقارب کے مسلمان کیا۔ مشرف بہ ایمان کیا۔ سبحان اللہ اے مومنو کیا رحمت حضرت خیر الانام ہے کہ ہدایت خاص و عام آپ کا ایک ادنی سا کام ہے۔ ہر چند کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہم جنس ہین لاکن ایک زمانہ آپ کا جو شیدا ہے اسمین کیا بھید اور کیا اسرار ہے

بقول مولف۔

لاکھون ہزارون دل جو فدا مصطفی کے ہین
سنتے ہی نام جھک گیا دل میرا اوسطرف
یوسفؑ کا حسن اور ید بیضا کلیمؑ کا
نور خدا کو لائے زمین پر اوتار کے
کس منہ سے کہہ سکین کہ دکھاؤ جمال پاک

نور جمال پاک مین جلوے خدا کے ہین
دیکھو کرشمے کیسے یہہ قبلہ نما کے ہین
یہہ سارے رنگ لائے ہوے مصطفی کے ہین
پتلے تو خاک کے ہین مگر کس بلا کے ہین
پردے ہماری آنکھ پہ جرم و خطا کے ہین

بخشیگا یا نہ بخشیگا مختار ہے وہی
دنیا کے کاروبار تو حرص و ہوا کے ہین
باد صبا ٹھہر ترے ہمراہ ہم چلین
بازو پہ اب ہمارے جڑے پر ہما کے ہین
ایمان و عمل نیک مین ہو زندگی بسر
یہہ وہی حرف خاص مرے مدعا کے ہین
منکر نکیر دیکھے جو پُر نور ہے لحد
کہکر چلے غلام یہہ بدرالدجا کے ہین
قلب و جگر کو میرے بصد شوق یا نبی
کیجے نشانہ صید یہہ تیر نگہ کے ہین
ہوش و حواس تاب و توان جانِ مصطفے
وابستہ یہہ سبھی تری زلف رسا کے ہین
بخشش ہماری ہوگی جو کہدین حمد سے ثنا
خادم اُٹھانے والے تری کفش پا کے ہین
ارض و سما پہ آتی تہی ہر سمت یہہ صدا
منہہ ان کا دیکہو آج محمدؐ خدا کے ہین

تحقیق بخشا جائیگا فیضِ ثنا سے تو
اعمال یون تو سب ترے لایق سزا کے ہین

بیان معراج شریف

اے گدایانِ کوئے احمدیؐ و طالبانِ روئے محمدیؐ افضل تر مقامات اور بزرگ تر حالات معراجِ شریف کے ہین۔ جانو اور آگاہ ہو کہ بارہوین سال نبوت سے حضرت محمدؐ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو رتبہ معراج کا عنایت ہوا اور مفسّرین اور اربابِ تواریخ نے۔ اس مقام مین لطائف عجیبہ اور نکاتِ غریبہ لکھے ہین۔

اوّل یہہ ہے کہ جناب باری عزّ اسمہٗ نے وقوع واقعہ معراج مین حکمت یہہ رکھی ہے کہ جب تخلیق آدمؑ کے وقت ملایکہ کیطرف خطاب ہوا کہ (وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً) یعنے کہا تیرے رب نے فرشتون کو کہ مجھکو بنانا ہے زمین پر ایک نائب - پس ملایکہ عرش اعلی نے عرض کیا - اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۝ - یعنے - کیا رکھیگا تو پروردگار اوسمین اوس شخص کو جو فساد اور خون ریزی کرے - ہم ذکر کرتے ہین تیرا اور یاد کرتے ہین تیری پاک ذات اور خوبیون کو - جناب احدیت جلّ شانہٗ نے جواب فرمایا - (اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝) یعنے مجھکو معلوم ہے تم نہین جانتے -

یہہ اشارہ ہے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وجود باوجود سے یعنے اللہ جلّ شانہٗ نے ارشاد فرمایا کہ - تم اولادِ آدم کو مفسد اور تباہ کار ٹہیراتے ہو - مگر ہمارے پیش نظر اوسکا فرزند ارجمند حبیب مکرم رسولِ معظم مقصود آفرینش ہجدہ ہزار عالم کا ہے اے ملایکو اگر آفرینش اوس محبوبؐ کی مجھکو منظور نہوتی نہ پیدا کرتا

A PRODUCT OF
I.T.C. LTD.
37, CHOWRINGHEE
CALCUTTA.

ہین زمین اور آسمان کو جب آوازۂ بعثت سرور کائنات خلاصۂ موجودات کا عرصہ گاہِ ملکوت مین بلند ہوا۔ تمام ملایکہ مشتاقِ زیارت ہوے اور جنابِ احدیت مین دعا مانگے کہ اے خالقِ بےچون و بےچرا ایک روز ہمکو بھی دولتِ ملازمت سے اوسکے مشرف کر۔ دعا اونکی مقبولِ بارگاہ وحدہ لاشریک ہوئی۔ سبحان اللہ ہو سون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عجب ذاتِ مقدس ہے۔

بقولِ نابینا۔

[illegible]

برگ ہے گل ہے اور شجر ہے تو   شاخ ہے تخم ہے ثمر ہے تو
گو وراء الورا مین ہے پنہان   ہر جہت مین عیان مگر ہے تو
لحن مضمار مین ہے نے مین نفیر   بزم رندان مین بےخطر ہے تو
شوق پروانہ مین ہے شمع مین نور   کچھ ادھر ہے تو کچھ ادھر ہے تو
دیر مین برہمن حرم مین شیخ   کفر و ایمان کا رہگذر ہے تو
باوجود اسکے سب سے ہے مخفی   اے نبی آخرش کدھر ہے تو

ہے بصیرت مین مردِ نابینا
گرچہ ظاہر مین بےبصر ہے تو

۲ دوسری حکمت یہہ ہے کہ خواجۂ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

حبیبؐ خدا ہے اور حبیبؐ کو چاہئے کہ تمامی مخزونات عالم سے آگاہ ہووے۔ ہرگاہ دفاین تمام روئے زمین کے اور سلطنت مشارق اور مغاربِ دنیا کی عنایت ہو چکی حضرت کو آسمان پر بلا کر خلعتِ تقرب اور رتبہ اختصاص کا مرحمت ہوا۔ اور کلید بہشت اور دوزخ کی سپرد ہوئی تاکہ رتبہ محبوبیت کا ہر خاص و عام پر ظاہر ہو جائے اور کوئی مرتبہ تقرب کا باقی نہ رہے۔ بقول مؤلف۔

مخمسہ بر غزل خود

دین و دنیا کی تجھے حاصل جو ہے سلطانی   کل ملک شوق سے کرتے تھے تری دربانی
مظہری ہے تری روشن بجبیں پیشانی   یا نبی چہرۂ زیبائے تو شد نورانی
در حسینان جہاں حسن رخت لاثانی

انبیا میں تو نہیں ہے کوئی تیرا ثانی   عرش پہ کی بخدا حق نے تری مہمانی
جتنے اوصاف ہیں تجھ میں وہ ہیں سب رحمانی   نے ملک حور و پری نے تو مہ تابانی
ہستی از نور خدا گرچہ بشکل انسانی

روشنی کیوں نہ ہو دنیا میں نمایاں ہر جا   مثل خورشید کے ہے آپکا روشن چہرہ
مدعا ہے یہی لکارے اے شاہِ ہدا   گر میسر بشود جلوۂ تو در رویا
ہست ہے جو دل و جان زپئے قربانی

اسقدر بوجه گناہونکا ہے بھاری آقا خم ہے گردن نہین سر مجھسے اوٹھایا جاتا
رحمت حق کا ہے بیشک بخدا تو دریا رحم کن وزخزا بر من عاصی شاہا
عمر برباد شد اندر ہوس نفسانی

نیم جان مجھکو کئے دیتا ہے درد فرقت ہند مین رہنا یہہ زیبا نہین مجھکو حضرت
موت سے کم نہین ہے زیست کی میری حالت صد تمناست شود مدفن من پائین تربت
حکم فرما بخدا اگر تو مناسب دانی

عشق کے مدرسہ مین پڑہتا ہون ابہی ابجد شک نہین ہے الف اللہ کا تیرا ہے قد
تیرے دیدار کا مشتاق ہے یہہ دل بیحد لطف فرما بطلب جانب یثرب احمدؐ
شوق دیدار چہ گویم چو تو بہتر دانی

یک نیا کعبہ ہے ابروے رسولؐ داور ہے یہی فکر کہ مین دیکھہ لون اوسکو کیونکر
دید سے جسکے ادا ہوتا ہے حج اکبر گر ببینم بہ سوے خنجر ابرو سرور
جان تصدق بکنم ہست ہمین قربانی

زندہ مردے کو تو کرتے تہے جناب عیسیٰؑ درد عصیان کا تدارک نہین اونسے ہوتا
جملہ امراض سے دیتے ہو تمہین سبکو شفا چشم تحقیق بسوئیت پئے درمان شاہا
حال امراض چہ گویم کہ ہمہ تو دانی

تیسری حکمت یہہ ہے کہ۔ قبل نزول (وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً۔ کے یعنے رات کے بعض حصہ مین اوٹھکر نماز نفل

پڑہے

یعنے تہجد پڑہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نماز مین مشغول رہتے۔ اور کبھی خواب استراحت فرماتے۔ ایک رات باسباب ظاہری خواب مین تھے۔ ناگہان جبرئیل امین علیہ السلام حضور نبوی مین آئے اور باشتیاق دیدار عرض کئے۔ بقول جامی رحمت اللہ علیہ۔

قصیدہ

خوش آنکہ وصال تو میسر شدہ باشد
چشمم بجمال تو منور شدہ باشد
ریزم ز مژہ اشک دمادم کہ بشویم
گر غیر جمال تو مصور شدہ باشد
با ہیچ برابر نکنم آنکہ سر من
در پائے تو با خاک برابر شدہ باشد
زین پیش مکن سرکشی اے آہ بلندیش
زان لحظہ کہ آہم بفلک بر شدہ باشد
شد قامت من حلقہ دران فکر کہ بستم
در حلقۂ آن زلف معنبر شدہ باشد
ہرگز بہ وفا با دگرے عہد بہ بندم
گر خود ز جفا عہد بدیگر شدہ باشد

جامی مکن اندیشہ بہ تعبیر نیاید
در حکم ازل ہرچہ مقدر شدہ باشد

کہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہ بعد سلام کے ارشاد فرماتا ہے۔

مثنوی

اے محمد خواب تو زیبندہ نیست
ہر کہ در خدمت نباشد بندہ نیست

من فرستادم ترا از بہر آن
تا شوی پشت و پناہ امتان
گر تو پردازی بخواب نیم شب
گردم اینک امتانت را غضب
گر بود طبع ترا میلان خواب
از من آید امتانت را عذاب
اے محمدؐ آیۂ رحمت توئی
اے محمدؐ شافع امت توئی
تو برائے زہد و طاعت رفتۂ
یا برائے خواب راحت رفتۂ

رحمۃ العالمینی یا رسولؐ
کن برائے مغفرت سعی قبول

الغرض جبرئیل علیہ السلام امت کے اعمال نامے پیش کیے آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ گناہان امت حدِ شمار سے باہر ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بخاطر ملول و سینہ مجروح اشک ریزان ایک غارِ تیرہ و تار میں تشریف لیجا کے تین شبانہ روز سر بسجود ہو کر جنابِ احدیت میں عرض کیے۔

مثنوی

زار می نالید می گفت یا الہ
تا نہ بخشی امتانم را گناہ
من نہ بردارم سر خود از زمین
تا بروز حشر باشم این چنین
این چنین می گفت می نالید زار
با دل پر درد و چشم اشکبار
بر در آمد اے خدائے ذوالجلال
بندۂ افسردہ دل آشفتہ حال

بردا

بردر آمد اے خدا این مصطفیٰ   بندۂ تو با ہزاران التجا
بردر آمد بندۂ بے اختیار   با دلِ پر درد و چشمِ اشکبار
بردر آمد مصطفیٰ زاری کنان   معذرت خواہِ گناہِ امتان

بردر آمد این گدائے کوئے تو
اے عنانِ خلق در قابوئے تو

وہان تو حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا یہہ حال تھا یہان اصحاب کبار اور جملہ خدمت گذار جو اوس شمع جمالِ احدیت پر پروانہ وار شیفتہ اور نثار تہے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کو مثلِ مہِ چہاردہ بادل مین چھپا ہوا پاکر ہر ایک شوقِ دیدار اور طلب وصال مین عرض کرتا تھا۔ بقولِ مؤلف۔

زار ہے دل ہجر کے آزار سے   دوہا   جا کے ملون سید ابرار سے
تیر جدائی لاگا ایسا دل ہے میرا بےچین   دوہا   تجہہ بن دیکہے مورے مولا کیسے کٹے دن رین

پوچہو ذرا اِس دلِ ناچار سے

ہاتہہ ہے میرا خالی کیسے آؤن توری نگری   دوہا   ہجر کی ماری مشکل جینا سُدھ بُدھ مین ہون بسری

آپ ہی بلواؤ مجہے پیار سے

رحم کرو بلوا کے ملو مین چیری ہون سرکار   دوہا   خون کی ندیان بہنے لاگین روتے روتے ہار

	اشک بہے دیدۂ خونبار سے	
آؤ نظر مین دیکھکے صورت ہو جاؤن بلہار	دوہا	تڑپ تڑپکے جان چلی ہے کب تک انتظار
	کیون ہو خفا طالب دیدار سے	
قبر مین کیسی لیجاؤنمین دلکی یہہ حسرت	دوہا	مرتے دم تو دیکھون ذرا وہ نورانی صورت
	پردہ اٹھے آئینۂ رخسار سے	
ابرو و مژگان آپکے ہین یہہ دو تیر و تلوار	دوہا	گیسو ہین وہ دام محبت دلکو کرنے شکار
	زخمی ہے دل ہجر کی تلوار سے	
پیکے مد وہ حب نبی کا ہوہو نمین مخمور	دوہا	دیکھے موری نینن کو جو دل ہو چکنا چور
	آنکھہ لڑی نرگس بیمار سے	
کشتی میری بحر گنہ مین ڈوب رہی منجدھار	دوہا	لطف و کرم سے احمدؐ پیارے کردو بیڑا پار
	کوئی کہے احمدؐ مختار سے	
احمدؐ مرسل شافع محشر جگ مین تورا نام	دوہا	لطف کرم سے تورے مولا نکلے مورا کام
	کہنا ذرا حشر مین غفار سے	
کون کہا ہے الست ازل مین کسنے پکارا قالو بلیٰ	دوہا	میم کی گھونگٹ لیکر نکلا احد سے احمدؐ پیارا
	ذات نبیؐ حق کے ہے انوار سے	
دل ہے عاشق ابرو کا یہہ ہے کیسا قصور	دوہا	دیو سزا جو چاہو اسکو حاضر ہے پیش حضور
	قتل کرو ابروے خمدار سے	

سمرن لیکر ہاتھ مین کرتی ہو نینن کی یاد	دوہا	من مین پیا بسے ہر جسدم امیر نکلے دلکی مراد
	کو دیکھون سائین کے دربار سے	
قصہ کہانی دنیا کے ہین سارے امر فضول	دوہا	لکھہ تحقیق اب مجھے خدا و نعت نبی رسولؐ
	راضی ہے دل ایسے ہی اشعار سے	

القصہ سب ملکے بتلاشِ شفیع محشر ایک صحرا کے جانب نکل گئے دیکھتے کیا ہین کہ دور سے کوئی سوار چلا آتا ہے۔ سبھون نے اوس سوار کے قریب جا کر کہا۔ بقولِ مسکین۔

بیت

اے ترکِ سوار نواح عرب احمدؐ نگری بتلا دینا
کس رنگ مین ہے وہ حبیبؐ مورا مجھے وانکی خبریان لا دینا

پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف خطاب کر کے۔

رتیان سگرو بیت بہیو یون رین گجارون اپنی کیسی
موہے تم بن کلیان ناہین پرت کبہی صورت اپنی دکہا جانا
ہے رات اندہیری موج کٹھن لہراوت ہے ندیا مین بہور
ہے کہیوت بھاری محمدؐ ہو موری نییان پار لگا دینا
کیون آئے تھے کیا اب کر کے چلے وہ قول و قرار کو بہولگئے

سب ہم تو بگاڑ چلے مولا تمہین بات ہماری بنا دینا
اعمال کا کاغذ اپنا جو تھا وہ نقش گنہ سے سیاہ ہوا
قربان تری شان عنایت کے ہر حرف خطا کو مٹا دینا
بیهه اچانک نیندیا لاگ رہی اس غفلت کے خمخانہ مین
اب ہوہ تو کچھ سُدہ بُدہ نہی تمہین وقت پہ مجھکو جگا دینا
ہے رات اندہیری گور کی شب کوئی سنگ نہ ساتھی ہے یارب
اوس پاک حبیب محمدؐ کے موہے جلد قدم سے لگا دینا
اب ہند مین بیهه مسکین شاہا دن رات بہت گھبراوت ہے
پاس اپنے بلا کر بہر خدا موہرے درد جگر کی دوا دینا

اور اوس سوار سے استفسار کیا کہ اے سوار کچھ ہمارے سردار کی بھی خبر رکھتا ہے جنکا نام پاک محمدؐ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ہم سب تلاش کرتے حیران و پریشان ہین۔ سوار نے جب نام اقدس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سُنا ادب سے سر جھکا کر کہا۔ بقول بندہ۔

قصیدہ

مین کمترین ہون غریب بندہ بتا سکون کیا نشان اونکا
خدائی اونکی ہے بس سمجھ لو قران مین پڑھ لو بیان اونکا

مین اسقدر ہون کب اونسے واقف جو دونگا اونکا پتا کسیکو
مگر بس اتنا خیال کرلو کہ لامکان ہے مکان اونکا
نہین ہے میری مجال سمجہو بتاؤن اونکا مین در کسیکو
جسے ہو خواہش تلاش کرلے ہے عقل کل دربان اونکا
نہین ہے مجہہ مین لیاقت اتنی کہ اونکا رتبہ کہون زبانسے
قسم خدا کی بجز خدا کے نہین ہے کوئی رتبہ دان اونکا
مین اونکا بندہ بنون نہ کیونکر مین اونکو خواجہ کہون نہ کیونکر
مین اونسے مقصد رکہون نہ کیونکر مطیع ہے دونون جہان اونکا

ہان مین کچہ نہین جانتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہان ہین۔ لیکن کسی چرواہے کی زبانی اسقدر معلوم ہوا ہے کہ ایک غار تیرہ و تار مین ایک شخص شبو روز زار زار روتا ہے۔ اور نعرۂ یا امتی یا امتی اوسکی زبان سے پیہم جاری ہے اور اوسکے نالہ و گریہ سے جنگل کے جانور عاجز اور پریشان ہین یہانتک کہ چرائی سے باز ہین۔ پس یہ سنتے ہی سبکے سب اوس غار تیرہ و تار کی طرف بے اختیار دوڑے دیکہا کہ حضرت سید ابرار رسول پروردگار سر برہنہ زمین پر سر بسجدہ ہین اور بے اختیار آنکہون سے مسلسل آنسو جاری ہین۔

یہانتک کہ محاسن شریف تمام آنسوؤن سے تر بتر ہے - پہلے حضرت صدیق اکبر رضہ نے قدمِ مبارک پر سر رکھکر عرض کیا بقولِ مؤلف -

آپکے عاشقِ دلگیر کا رونا دیکھو
یا نبیؐ بہتا ہے یہہ اشکونکا دریا دیکھو
یون ہی چندے جو رہیگی تری فرقت یا نبی
ہجر مین رہکے ہے مشکل مرا جینا دیکھو
زلف کا جبسے ہوا ہے مرے سر مین سودا
بنکے وحشی مین پھرا کرتا ہون صحرا دیکھو
شوقِ دیدار مین پہلو سے نکلتا ہے دل
لاکھہ بہلاؤن نہین ہے یہہ بہلتا دیکھو
تیغِ ابرو سے تمہارے ہی ہوا ہے بسمل
اپنے کشتہ کا نبیؐ کچھہ تو تڑپنا دیکھو
حسرت و یاس ہین ہمراہ بصد رنج و ملال
کسکے عاشق کا یہہ جاتا ہے جنازہ دیکھو
آپکے نام سے تہراتے ہین سارے سلطان
کیسا بیٹھا ہے نبوت کا یہہ سکہ دیکھو
اوسکے پردہ مین احد ہے نہین کچھہ شک اصلا
میم احمدؐ سے کہلا ہے یہی عقدہ دیکھو
جبہ سائی درِ احمدؐ کی میسر ہے مجھے
اِسکو ہی کہتے ہین قسمت کا نوشتہ دیکھو

شوقِ دیدار ہے گر دلمین تمہارے تحقیق
دلکے آنکھون سے ذرا جلوہ نبیؐ کا دیکھو

علیٰ ہذا القیاس حضرت عمر رضہ اور حضرت عثمان رضہ اور حضرت علی رضہ نے بہی عرض کیا - بقولِ بندہ -

قصیدہ

سیپارا

سیدؐا تمنے اگر ہمکو نہ جانا اپنا
ہم کہو کس سے کہین جا کے فسانہ اپنا
یا نبیؐ مجرم تفکر مین بہے جاتے ہین
ہو سکے اپنے سے کسطرح بچانا اپنا
لو ہماری بھی خبر کچھ تو شہ عالی اُمم
قدرت حق مین کہان یا ہین یہ بیگانا اپنا
اس زمانے مین رسول عربیؐ خلق اللہ
سچہہ تو کہتے ہین کبھی اُنہ لگانا اپنا

عرض بندون کی سنو گے نہ اگر تم خواجہ
پھر کہو کس سے کہین جا کے فسانہ اپنا

یا رسول اللہؐ۔ آپ سجدہ سے سر اوٹھائی۔ اور للّٰہ ہم ہجرت زدون کو اپنا جمال جہان آرا دکہائی۔ اور ہم نے جسقدر عبادت۔ اور ریاضت۔ کی ہے۔ آپکی امت عاصی کو بخشی۔ فرمایا کہ۔ محبوب یہہ بات محمدؐ کے درد دل کے واسطے دوا نہین ہوسکتی۔ صحابیون نے دیکہا کہ کسی کی التجا قبول ہی نہین ہوتی۔ بمجبوری جناب حضرتہ سیدۃ النسا فاطمتہ الزہرہ رضؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال سے آگاہ کئے۔ سیدہ رضؓ نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کہینچکر شوق دیدار پدر بزرگوار مین یہہ عرض کرتی چلین۔

من موہن پیارے میرے بابا صورت اپنی دکہلا دینا
مین صدقے کرونگی جان و جگر تم اپنے قدم دکہلا دینا

جز وصل تمہارے یا احمدؐ دل چین نہین پاتا ہے ذرا
یکبار کبھی تو بہر خدا مکھڑا اپنا بتلا دینا
اے شاہِ جہان محبوبؐ خدا یکبار ذرا تم بہر خدا
دکھلا کے مجھے صورت اپنی مستانہ اپنا بنا دینا
ہستی سے عدم کو جانا ہے عصیان کا ہے سر پر بارِ گران
کیونکر یہ کٹے منزل بابا تمہین سہل مجھے پہونچا دینا
دکھجائین اگر مجھکو بابا قدمون سے لپٹ کر رو لون گی
صدمہ نہ سہون گی فرقت کا نزدیک مجھے بلوا لینا

جبکہ اوس غار مین پہونچین بیقراری اور آہ وزاری سے عرض کین کہ - بابا جان فاطمہ کی جان آپ پر قربان - آپ ذرا سجدہ سے سر اوٹھائیے - اور مجھ ہجرت زدہ کو - اپنا جمالِ جہان آرا دکھائیے - آپ اُمتِ عاصی کا کچھ غم نفرمائیے قیامت کے دن آپکی اُمت کے اعمال نیک کے پلہ میزان مین حسنؓ کا جامۂ زہر آلود - اور غمخواری حسینؓ کا پیراہن آغشتہ بخون کفایت کریگا - حضرت غور کا مقام ہے کہ - جسقدر پاسداری اور غمخواری ہم سیاہ کارونکی جنابِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو منظور تھی اوسی طرح

صاحبزادی

صاحبزادی کے بھی ملحوظ خاطر تھی ۔ آپ نے فرمایا کہ جان پدر فاطمہ یہ بات تو محمدؐ کے درد دل کے واسطے دوا نہین ہو سکتی جب دیکھا کہ پدر کے حضور مین کوئی التجا قبول ہی نہین ہوئی ۔ تب ننگے سر ہو کر خداوند تعالےٰ کے جناب مین مناجات فرمایا خداوندا مجھ کنیز ناچیز فاطمہ پر رحم کر میرے باپ کی اُمّت عاصی کے گناہون سے درگذر اور سبکو بخشدے ۔

رُباعی

پس ندا آمد ز یزدان کاے رسولؐ   من دعائے فاطمہ کردم قبول
گر طلب کردے زمین و آسمان   جملہ می بخشیدمش در یک زبان

لاکن واسطے حصول مدعا کے ۔ آپکی ریاضت اور شب بیداری شرط ہے اگر سُوم حصہ مغفرت اُمت کی منظور ہو تو ۔ سُوم حصہ شب اور اگر نصف اُمت کی بخشایش چاہو تو ۔ آدھی رات اور جو تین حصہ آمرزش اُمت کی مطلوب ہو تو تین حصہ شب اگر تمام اُمت کی نجات مرکوز ہو تو تمام شب بیداری اور عبادت کیجئے ۔ چونکہ رحمتؐ للعالمین کو تمام اُمت کی مغفرت منظور تھی بیداری تمام شب کی اختیار فرمائی ۔ دن رات اُمت عاصی کا غم کرتے ۔ نہ شب کو چین نہ دن کو آرام تھا ۔

تمام تمام رات دو رکعت نماز مین صبح کر دیتے حتی کہ پائے مبارک
ورم کر جاتے تھے۔ اور باوصف اسکے بار بار ارشاد فرماتے تھے کہ
مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ وَمَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ
عِبَادَتِكَ۔ یعنے نہین پہچانا ہین نے اللہ کو جیسا کہ حق
پہچاننے کا تھا۔ اور نھین عبادت کیا اللہ کی جیسا کہ حق
عبادت کا تھا۔ حضرات اب غور کرنیکا مقام ہے کہ
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے نسبت
مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ۔ ارشاد فرمایا۔ پھر ہم
گنہگار بندونکا کیا منہ ہے جو اپنی عبادت کا دم بھرین۔
نَعُوذُ باللہ خدا ہی اپنا فضل کرے۔ اے بھائیو
اوسکے قہر سے ڈرو اور اوسکے احکام کی تعمیل کرو جسقدر
تمسے ہوسکے۔ پھر بھی اوسیکے فضل و کرم کے امیدوار رہو
تاکہ وہ اپنے فضل سے بخشے۔

نقل ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ بھائی جبرئیل ع کل مجھسے ضرور ملنا
جبرئیل علیہ السلام نے وعدہ تو کیا مگر پابندی نہو سکی۔ اوسکے
دوسرے روز جب تشریف لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا ملایکہ مین بہی وعدہ خلافی کا طریقہ ہے ۔ اُنہون نے عرض کیا ۔ یا رسول اللہ ص مین قربان ایسا تو نہین ہے لاکن کل ایک بندہ مقبول بارگاہ آلہی کا انتقال ہو گیا تھا جسنے اپنے عمر کا ایک لحظہ تک یاد آلہی وعبادت شاقہ سے خالی نگذارا تہا ۔ بحکم آلہی اوسکے تجہیز وتکفین او رنماز جنازہ مین شامل تھا ۔ اسلئے وعدہ پر حاضر نہوسکا ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ ائے جبرئیل ع لوح محفوظ کے طرف دیکہو جبرئیل علیہ السلام نے دیکہکر عرض کئے کہ ۔ یا رسول اللہ ص بارگاہِ احدیت سے حکم ہوا ہے کہ اوس ہمارے مقبول بندے کو حاضر کرو ۔ جب ملایکہ اوسکو حاضر کئے ۔ اللہ جل شانہ نے حکم فرماتا ہے کہ لیجاؤ اسکو مین نے اپنے فضل سے بہشت مین جائے اسایش کی دیا ۔ اوس مقبول بندے نے عرض کیا ۔ یا رب العالمین مین دنیا مین تیرے احکام کی ہر طرح سے پابندی کی اور تمامی دنیا کی لذتون کو اپنے پر حرام سمجہا ہر لحظہ اور ہر آن اپنی عمر تیری یاد مین گذار دیا تاہم مجھکو کیا تیرے فضل کی محتاجی رہے ۔ حکم ہوا کہ ۔ (اِذہبو) جب ملایکہ لے چلے ۔ راستہ مین ۔ اوسکو شدت کی تشنگی غالب ہوئی

پانی کا خواستگار ہوا۔ ابلیس لعین نے ایک جام لبریز از آب دکھا کر کہا کہ پہلے مجھکو سجدہ کر پھر پانی نوش کر۔ اوس بندے نے فوراً ابلیس لعین کو سجدہ کیا۔ اور پانی لیکر پیا۔ مگر اوسکی تشفی نہوئی تشنگی سابق سے ستر حصہ زیادہ اور بھی بڑھ گئی۔ دوسرے مرتبہ خواستگار پانی کا ہوا۔ ابلیس لعین نے پانی دینے سے انکار کیا معاذ اللہ اوس بندے نے مشرک اور مردودِ بارگاہِ الٰہی ہوگیا۔ آخر الامر لاچار ہوکر پھر اپنے معبودِ حقیقی سے التجا کیا۔

مناجات

لطف کن اے مرہم افگارگان
چارہ کن اے چارۂ بیچارگان
چارۂ ما ساز کہ بے یاوریم
گر تو ہرانی بگروہ آوریم
جز درِ تو قبلہ نخواہیم ساخت
گر نہ نوازی تو کہ خواہد نواخت
قافلہ شد واپسی ما ببین
اے کسے ما بیکسی ما ببین

چون خجلم از سخن خام خویش
بکہ بیامرز بہ انعام خویش

سبحان اللہ پھر اوسی ارحم الراحمین کو اوسکے حال زار پر رحم آگیا ارشاد فرماتا ہے کہ اوسکو ہمنے اپنے فضل وکرم سے بہشت مین جائے آسایش کی عنایت کی۔ اے دیندار

طبیعتو

بھائیو مطلب اس بیان سے یہہ ہے کہ - ڈرو اپنے معبودِ حقیقی کے قہر و غضب سے - اور بجالاؤ اوسکے احکام کو جو فرض کیا ہے تجھپر یعنے پنج وقتہ نماز - اور روضے ماہِ صیام کے - اور صاحب مقدور پر حج و زکواۃ - اور وحدہ لاشریک جانو اوسکی ذاتِ پاک کو اور حق جانو اوسکے رسولِ مقبولؐ کو - اور ہر وقت امیدوار اوسی کے فضل و کرم اور اوسکے رسولؐ کی شفاعت کے رہو اے بھائیو اسمین کچھہ شک نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم ہم گنہگارونکی شفاعت فرمائینگے - اور ہم گنہگار بندے آپکی شفاعت سے نجات پاوینگے - مگر یہہ کیونکر یقین مان لیا جاسکتا ہے کہ آنحضرتؐ ہماری شفاعت ضرور ہی فرمائینگے - کیونکہ وہ خود ہمارے ان بداعمالیون اور خدا کی نافرمانیون کی وجہ ہمسے ناراض رہین تو کیا عجب ہے - غور کرو کہ ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل جلالہٗ کے حبیب اور خاص بندے ہین - اللہ جل جلالہٗ کے جو نافرمان بندے ہون کیا ہمکو یقین ہے کہ حبیب اپنے محبوب کے بے مرضی اوسکے نافرمان بندے کی شفاعت کریگا - نہین نہین - سـ

اگر تیغِ عالم بجنبد زجا		نہ بُرّد رگے تا نخواہد خدا

مثل مشہور ہے جسکو پیا چاہے وہی سہاگن - یعنے جسکو اللہ چاہتا ہے اوسکو اوسکا رسول ص چاہتا ہے - اور جسکو رسول ص چاہے گا اوسکو اللہ چاہے گا - بہر حال اللہ اور اوسکے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کو جہانتک ممکن ہو راضی رکھنا ہم عاصیون کا کام ہے - تسپر بھی اختیار بدست مختار - ؎

اگر بخشے زہے قسمت نبخشے تو شکایت کیا سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے

اللہ جل جلالہ جمیع دیندار بھائیون کو ہدایت اور توفیق نیک دے کہ اوسکے امر و نہی کے پابند رہین - آمین ثم آمین

القصہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم جبکہ شبانہ روز کی عبادت اور ریاضت شاقہ اختیار فرمائے - حاملان عرش معلّی اور مقربان ملائے اعلیٰ کا دل آنجناب کی ریاضت اور مشقت پر از حد رنجیدہ ہوگے - بارگاہ ایزدی مین عرض کیے کہ یا الہ العالمین یہہ کیا رنج و مشقت ہے جو تیرا محبوب ص اپنی امت عاصی کے واسطے اختیار کیا ہے - پس یکایک دریائے رحمت موج زن ہوا - اور سورہ طٰہٰ واسطے تسکین خاطر اوس شفیع امت کی نازل ہوا حکم پہونچا کہ اے طلبگار آمرزش امت خطاکار - واے غمخوار بندگان گنہگار

ہمنے

فرمائین - بقول بندہ

کہین یکسو نکا گذارا نہین ہے بجز کوئے والا سہارا نہین ہے
رسول خدا آپ دلکی خبر لو دل بیکسان سنگ خارا نہین ہے
محمدؐ کرو دلکی تعمیر یہہ دل خدا کا ہے گھر کچھ ہمارا نہین ہے
خدا کی قسم تم سوا یا محمدؐ غریبون کو محشر گوارا نہین ہے
تمہین فکر ہے اپنی اُمت کی قبلہ ہمین عرض کرنیکا یارا نہین ہے
سُنو تم محمدؐ تمہارے کرم کا کہان ہے کہان تک پکارا نہین ہے
معالج تمہین ہو ہمارے محمدؐ ہمین درد کا اپنے چارا نہین ہے

یہہ دل جانے تم جانتے بندیکو خواجہ
پرائے مکان کا اجارا نہین ہے

واقفان اسرارِ سُبحانَ الّذِی اسرا - و دانایان رموزِ فتدلّٰی

اِس داستانِ واجب الاتقان کو یون مزین کرتے ہین کہ - ستائیسوین ۲۷ تاریخ رجب کی دوشنبے کے دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے - اُمِ ھانی کے گھر بعد فراغ نمازِ عشا کے خواب استراحت فرمایا - کہ چشم نرگسین آشنائے خواب اور دل بیدار مائل رب الارباب نظرِ عنایت جانبِ اُمتیانِ سینہ کباب رکہتے تھے - ناگاہ حضور کبریائے جلیل سے حضرت جبرئیل ع کو حکم ہوا کہ - اے روح الامین

آجکی رات گوشۂ طاعت اور زاویۂ اطاعت چھوڑ۔ آج تیری عبادت ایک خدمت کے صلہ مین حضور سے معاف ہوتی ہے۔ تسبیح و تحلیل موقوف کر۔ پر طاوسی۔ بازوے مرصع قدوسی جامۂ نگارین فردوسی۔ اپنے بدن پر آراستہ کر۔ کمر خدمتگذاری کی مضبوط باندہ۔ تاج فرمابرداری کا سرپر رکھہ۔ مروحۂ سعادت ہاتھہ مین لے۔ اور میکائیلؑ سے کہہ کہ۔ پیمانۂ ارزاق کا ہاتھہ سے رکھے۔ ایک ساعت قسمت ارزاق موقوف کرکے تیری ہمراہی کے واسطے آمادہ و مستعد ہووے۔ اسرافیلؑ صور ہاتھہ سے رکھدے۔ عزرائیلؑ قبض ارواح موقوف کرے۔ آسمانون کے نوبتی۔ نقارے صدق و صفا کے بجائین۔ فراشان نور چاندنی کا فرش طبقات عرض و سماوات پر بچہائین۔ صحن آسمان دنیا کو جاروب شعاع سے جہاڑکر شیر سحر اور روح گلاب سے دہوئین۔ عرش کو لباس زرنگار قدس پہنائین۔ سرمۂ شب قدر کواکب کے آنکہون مین لگائین۔ رضوان در و دیوار بہشت برین کو آئینہ بندی کرکے چمن چمن روش روش پر اطلس زرین تجلیات بچہاوین۔ اور مالک دروازے دوزخ کے بند کرکے حلم اور تسکین کے قفل لگاوے۔ حوران خلد برین

صف بصف آراستہ ہوکر انگھیٹیاں عود خماری کے سلگائین ۔ غلمان طبق طبق جواہراتِ گران بہا نثار کے واسطے لائین ۔ اور آفتاب نکلنے سے اور پانی چلنے سے افلاک گردش سے ۔ ہوا جُنبش سے باز رہے ۔ ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور تمام انبیاء مُرسلین کی ارواح عطریاتِ قدس سے مُعطر ہوکے ایک مہمان عظیم الشان کے استقبال کے واسطے مستعد رہین ۔ اور تمام مشارق ومغارب کے قبور بنی آدم سے عذاب موقوف ہوکے عطرِ محبّت سے معنبر ہوجائین ۔ اِسکے بعد ستّر ہزار فرشتے تو اپنے ہمراہ لیکر بہشت عنبرسرشت مین جا ۔ وہان سے ۔ ایک بُراق برق خرام انتخاب کرکے سرزمینِ مغرب مین ۔ وہان سے قبیلۂ قُریش مین ۔ اونمین سے بنی ہاشم ۔ ہاشمیون مین سے عبدالمطلب کے قبائل مین گزر کر ۔ اون مین ہمارا محبوبؐ ومرغوب ایک جوان سیدِ ابرارؐ ہے اوسکے بالین پر حاضر ہوکر باادب عرض کر

شعر

آرایش سرمدیست امشب
معراج محمدؐ یست امشب

پس جبرئیل امین ۔ فرمانِ خداوندی بجا لائے ۔ اور وجہہ

اسکی روز

اس کروفر اور تیاری کی - حوران بہشتی اور ملائکہ جبکہ جبرئیل ع سے دریافت کئیں جبرئیل ع نے کہا -

قطعہ

دیکھو وہ شب ہے کہ محمدؐ سے خدا ملتا ہے
کیا مزہ ہے کہ محمدؐ سے خدا ملتا ہے
کسکا منہ ہے کہ ملے جل و علی سے آگے اب اسطرح
وان بڑی ایسی تجلی یہان ایسا جذب

دیکھئے دونوں کے ملنے سے ہمین کیا ملتا ہے
جنکے ملنے سے عجب دلکو مزہ ملتا ہے
دوبدو ہوکے محمدؐ سے خدا ملتا ہے
ہم بھی دیکھیں کہ خدا کونسی جا ملتا ہے

خواجۂ ہر دوسرا منزل ہستی مین ہیں ہم
سنتے آئے ہیں کہ بندونکو صلا ملتا ہے

جبکہ جبرئیل ع براق لانے گئے - چالیس ہزار براق ایک وضع کے چمنستان خلد مین سیر کر رہے تھے - بقول ناصر -

گئے جبرئیل جنت مین براق ایک ایک کو وان دیکھا
جبینون پر لکھا تھا سبکے نام پاک حضرتؐ کا
براق اک اور دیکھا جسکے خون آنکھونسے جاری تھا

کہا جبرئیل ع نے اوس سے بتا کیا حال ہے تیرا
کہا مدت ہوئی مین نے سنا ہے نام احمدؐ کا
اوسی غم سے جگر جلتا ہے خون آنکھونسے جاری ہے

بہت مدت ہوئی جبسے طبیعت لگ رہی ہے
لکھا لوح جبین پر نور سے نام محمدؐ ہے
وفور عشق سے دیکھو بری حالت ہماری ہے

نہ سمجھو یہ کہ مین اس جا نہایت آرمیدہ ہون
بڑا آفت رسیدہ ہون نہایت دل طپیدہ ہون

یہہ سینے مین مرے دیکھو تو کیسا زخم کاری ہے
اگرچہ مین یہان ہون پر لگا ہے جی محمدؐ مین ہمیشہ سر دہنا کرتا ہون شوق دید احمدؐ مین
غم دوری سے جی تو جل چکا اب تن کی باری ہے
جو ملکے طرف تیرا صبا گاہے گذر ہووے محمدؐ کے سرہانے دست بستہ ہوکے یہہ کہدے
کہ ہمسے بیکسون سے کیون یہہ بیزاری تمہاری ہے

حضرت جبرئیلؑ نے اوس براق کو آب کوثر سے دہو کر اور انواع زیورات پر تکلف سے آراستہ کرکے از سر تا پا مرقع نور کا بنا دیا۔

کہا جبرئیل نے چل اوٹھہ کہ ملکے تجکو لیجاؤن ترے اس غم کے لیئے تجہکو آج دکہلاؤن
تجہے کیا عشق ہے احمدؐ کے تجہکو بیقراری ہے
محمدؐ کو وہان سے پیٹھہ پر تیرے چڑہالاؤن مشرف اونکے قدمون سے تجہے مین آج کرواؤن
خوشی سے چل تری قسمت مین حضرتؐ کی سواری ہے

پس جبرئیلؑ نے سب براقون مین سے اوسی براق کو اختیار کیا۔ اور آستانۂ نبوی کے طرف متوجہ ہوئے۔ جسوقت جبرئیل امینؑ خلوت خانۂ نبوت کاشانہ مین آئے۔ دیکھتے کیا ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب استراحت فرما رہے ہین اور ملائکہ پاسبان نے حضورؐ کی حفاظت

کر رہے ہین

کررہے ہین ۔ جبرئیل امین ع نے اون پاسبانون سے استفسار کرنا چاہا کہ آیا سرکار دوعالم استراحت فرمارہے ہین یا بیدار ۔ پاسبانون نے باتون کی آواز سے آپکے بیدار ہونے اور ملالِ خاطر گذرنے کے خوف سے کہا ۔

غزل

کم گو سخن کہ خاطر دلدار نازک است　　بارِ گہر نمی کشد این تار نازک است
ساقی تو مئے بجام بلورین چمی دہی　　گل را پیالہ کن کہ لب یار نازک است
بسیار گفتگو نہ کنم پیش چشم یار　　دانم کہ طبع مردم بیمار نازک است
اے آفتاب بر سر کوئے نگار من　　آہستہ رو کہ سایۂ دیوار نازک است

اسلام چون تو بیست ز راجنگ رفیع
کافر مشو کہ رشتۂ زنار نازک است

جبرئیل ع بپاس ادب حضرت کے بیدار کرنے مین نہایت پریشان تھے ۔ کیونکہ خواب استراحت سے بیدار کرنا ادب کے خلاف تھا ۔ یکایک جنابِ باری سے الہام ہوا جبرئیل ع نے اپنا منہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک پر ملتے جاتے تھے ۔ دوسرے فرشتے جو جبرئیل ع کے ساتھہ جلوسِ سواری مین آئے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرداگرد با ادب صفین باندھکر عرض کرتے تھے ۔

[illegible]

در پہ جبرئیلؑ کھڑے ہیں شہِ انور جاگو
پیشوائی کے لئے آئے ہیں جبرئیل [illegible]
دافعِ رنجِ گناہاں شفیعِ محشر جاگو
تمکو خالق نے بلایا ہے بلطف و اکرام
آئے ہیں حور و ملک در پہ قدمبوسی کو
ملتے جبرئیل امین تلوؤں پہ آنکھیں اپنی
غلبۂ کفر کو عالم سے مٹانے والے
کشتیٔ عمر ہوی موجِ گناہوں میں غریق
عرش پر آپکے دیدار کا رب ہے مشتاق

جاگو محبوبِ خدا ساقیٔ کوثر جاگو
وارثِ خلدِ بریں رونقِ محشر جاگو
راحتِ جان و جگر خالقِ اکبر جاگو
اے مسافرِ شبِ معراج کے سرور جاگو
میرے آقا میرے مولا میرے سرور جاگو
نورِ حق نورِ نبی نورِ پیمبر جاگو
بت شکن قلعہ شکن والیٔ خیبر جاگو
اے میرے بحرِ شفاعت کے شناور جاگو
اے محمدؐ میرے اے ساقیٔ کوثر جاگو

عرض باقل کی یہ ہے سنتہ کا غلام [illegible]
حامیٔ دین مددِ حیدرِ صفدر جاگو

چونکہ ترکیب جسمانی حضرت جبرئیلؑ کی کافورِ جنت سے تھی۔ سردیٔ کافور کی گرمیٔ پائے مبارک سے ملوّس ہوی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔ جبرئیلؑ کہتے ہیں کہ مجھے اپنی ترکیب کا حال پہلے سے دریافت نہ تھا بہت متحیر تھا کہ۔ ترکیب کافوری میں کیا حکمت ہے۔ معراج کی شب دریافت ہوا کہ حکیم مطلق نے میرے قالب کو

کافورے

کافور سے اسی دن کے واسطے بنایا تھا۔ حاصل کلام جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔ جبرئیلؑ نے وصل کا مژدہ سنایا۔

خدا کا آج مین بھیجا تمھارے پاس آیا ہون
براق برق سیر باغ جنت سے مین لایا ہون

خدا کو اب تمھارے دید کی بس مقتضی ٹھہری

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ جب روح الامین نے مجھے وصل کا مژدہ سنایا مین ارادہ طہارت کا کیا۔ حکم ہوا کہ اے جبرئیلؑ میرے حبیب کے واسطے حوض کوثر سے پانی لیجا۔ ہنوز بند قبا اور تکمۂ گریبان وا نہوا تھا کہ رضوان دو صراحیان یعقوت کے پر از آب کوثر اور ایک طشت زمرد لیکر حاضر ہوا۔ مین نے آب کوثر سے غسل کیا دو رکعت نماز شکرانہ ادا کی۔ بعد اوسکے رضوان نے۔

ردائے نور اڑھائی رکھا عمامہ نور کا سر پر
زمرد سبز کے نعلین پہنائے پاک پین دیکر

کہا رضوان نے تب ہنس ہنس عجب قسمت ہماری ہے

بہت حسرت سے رضوان نے کہا اور ہو کے پر غم
کہ مین بیکس کرونگا نذر کیا سلطان کو سلام

کہ صدقے سے انہین کے ساری یہ جنت ہماری ہے

مدارج ہان مگر سب امتونکے آج دکھلاؤن
خدا سے بخشواکے اور درجے اونکے بڑہواؤن
کہ امت آپکی سب امتونسے حقکو پیاری ہے

جبرئیل عم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حلۂ نور بہشتی پہنایا۔ اور عمامۂ نورانی کہ جسکو رضوان نے پیدایش آدم سے سات ہزار برس پیشتر مخصوص آپ ہی کے واسطے تیار کیا تھا۔ اور چالیس ہزار فرشتے اوسکے گرد کھڑے ہوکے دن رات تسبیح اور درود پڑہا کرتے تھے اور وہی چالیس ہزار فرشتے اوس عمامہ کے سات آئے تھے آپکے سرِ مبارک پر باندہا کہتے ہین کہ اوس عمامے مین چالیس ہزار نقش تھے اور ہر نقش مین چار خط تھے۔ خطِ اول محمد صلعم رسول اللہ صلعم تھا۔ دوسرا محمد صلعم نبی اللہ صلعم۔ تیسرا محمد صلعم خلیل اللہ صلعم۔ چوتھا محمد صلعم حبیب اللہ صلعم غرض وہ عمامہ سر پر رکھہ کے اور ردائے نورانی اوڑہائے۔ اور نعلین پائے مبارک مین پہنائی۔ پٹکہ یعقوت سرخ کا کمر سے باندہا۔ تازیانہ سبز زمرد کا ہاتھ مین دیکر براق پیش کیا۔ اور کہا بقول دلبر

اب جاگ کھیلے من موہن تم آگئے مورے من مین
مین وارون تمپر تن من جان آگئی مورے تن مین
تم جاگ کھیلو جیسے ساجن اُت آئی ہے جیسے ساون

ہم تاڑے ہین واکی چتون مدہ چھہائی ہے نیہنن مین
یک باگ لگاؤ مورے انگنا اور مدوا پلا دو سجنا ہو
ہو مورے دوارے جمنا اشنان کرین گرہن مین
ہم تُلسی مالا پہنکے جنیؤا کو لگائے ہین اگیا
تم آئے ہو بنکے رنگیلے آسہاڑ سندی پھاگن مین
تم ناؤن رکہائے محمدؐ بنکے احد سے آئے احمدؐ
ہم پڑھے ہین تمرا کلمہ ہی جپتے ہین آسن مین
معراج کو جانے والے وان کاج رچانے والے
اُمت کے چھوڑانے والے سب پاپ کٹا آنا ہین
مین بہی سنگ ہی تمرے رہونگی لیکے چرن تمہارے چلونگی
کیا کاج منڈا دیکہونگی سب جنّت کی گلیئن مین
سکہی چلو چلو جلدی ہے مہندی تن کی پیسوا اپنے
دل ڈالو گتہا اوس مین ہے پیا کے بیھ کارنین
بیکنٹھ سے حوران آئے بھر طبق مین پہولان لائے
اور گیان کا تار پرائے سب کلمہ کی کلیئن مین
دیکھو الست کا طرہ بنائے سہرا قالو بلیٰ کا گندہائے
سیس پہ کیسا سجائے مازاغ کی کجری نیہنن مین

وَالَّیل کے زُلف سنوارے وَالشَّمس کا چہرہ بنائے
یٰسین کا شملہ بندہائے اَللّٰہُ الصَّمَد کی بوتن مین
ہے گھونگٹ کالی کملیان حق ھُو کے ساتھہ سہیلیان
آیا براق کرکے مچلیان جبرئیل ؑ کھڑے آسن مین
چلو آؤ سکھی دیکھین تو کیا خوب بنی کو بنائے
جسے دیکھہ بنا شرمائے لَولَاکَ لَمَا درشن مین
جب پہونچے ہین دیوڑہی اوپر آیا رفرف لینے ٹہرکر
تہی چال نرالی وہان پر کیا بانکی ادا تہی سب گُن مین
جب اوٹھا ہے پردۂ وحدت تہی وہان تو خدا کی قدرت
معلوم نہین وہ لذّت جو لطف ملا باطن مین
اس رمز کو سمجھے سالک کیا جانے بہلا کوئی مورکھ
اوس مئے سے ہون مدہوش ابتک آنکھہین خماری اور تن مین
نہین بات دلبر بڑہانا اس نشے مین چپ ہوجانا؞
آکے سیج گرم ہی پانا کیا خوب ہو عاشق اس فن مین

پس حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جب براق کو دیکھا آب دیدہ ہوئے خطاب آیا کہ اے جبرئیل ؑ دیکھہ وقت عیش و کامرانی کا ہے میرے حبیب ؐ سے پوچھو کہ ایسے وقت مین سبب رنج و ملال

پکارے

کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جبرئیلؑ آج مجھے خلعت سرفرازی کا عنایت ہوا براق سواری کو آیا۔ ملائکہ مقربین استقبال کو آئے۔ قیامت کے دن میری اُمّت کے لوگ بھوکے پیاسے ننگے سر گناہونکے بوج گردن پر رکھے ہوے اور ہاتھہ مظلومی اور بیکسی کا پھیلائے ہوئے بیچارے مصیبت کے مارے اپنے قبرون سے نکلینگے۔ پچاس ہزار برس کی راہ قیامت اور تیس ہزار برس کی راہ پل صراط باریک و تاریک دوزخ پر جو کھنچی ہے یہہ غریب فقیر بے بضاعت اسقدر قطع مسافت کیونکر کرینگے۔ اور کس طرح قدم اوٹھائنگے۔ جبرئیلؑ ہرگز شرط مروت اور طریقہ شجاعت مقتضی نہین ہے کہ مین آج ان بیچارون کا غم و غربت اور بیکسی بھول جاؤن اور بخوشی و شادمانی براق پر سوار ہوؤن۔ پس جناب باری سے حکم آیا کہ اے رحمت العالمین آپ اسکا ہرگز غم نکیجئے جس طرح آپکیلئے دردو براق بھیجا ہے قیامت کے دن آپکے ہر ایک اُمتی کے قبر پر ایک ایک براق بھیجونگا۔ اور سبکو سوار کرکے طرفۃ العین مین راستہ قیامت اور پل صراط کا طے کرواکے بہشت مین پہنچونگا پس خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوکے براق پر جو سوار

ہونا چاہیے - بُراق نے شوخی شروع کی - جبرئیل ع نے براق سے
کہا کہ اے براق یہہ کیا بے ادبی ہے - تو نہین جانتا کہ تیرا راکب
کون ہے - سُن تیرا راکب خلاصۂ ہجدہ ہزار عالم - مطلع انوارِ
سُبحانَ الّذِی اَسرا - مخزن اسرار **فاوحا الی عبدہٖ
ما اوحا** - عالم علم **دنیٰ فتدلّا** - **والی الحرم** - **قاب
قوسینِ او دنیٰ** - طبیبِ بیماران گناہ - حبیب بیداران سحرگاہ
محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ہین - براق نے کہا اے
امین تم اسوقت خفا مت ہو - حضرت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلّم کے جناب مین میری ایک عرض ہے - فرمایا بیان کر
بُراق نے عرض کیا آج مین دولتِ زیارت سے مشرف ہون -
قیامت کے روز مجھسے بہتر بہتر بُراق آپکی سواری کے واسطے آئینگے
امیدوار ہون کہ حضور سوائے میرے اور کسی بُراق کو پسند نفرمائین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے التجا اوسکی قبول فرمائی - وہ
براق خوشی سے پہولا نہ سمایا - اور اسقدر اونچا ہوا کہ صاحب
معراج کا ہاتہہ زین تک اور پاؤن رکاب تک نہ پہونچا -
اربابِ معرفت کے نزدیک اس معاملہ مین عمدہ تر حکمت
یہہ تہی کہ جسطرح آجکی رات محبوب اپنا دولتِ وصال سے

فرخ حال وسرفراز ہوتا ہے۔ اوسی طرح محبوب کا محبوب بھی نعمتِ قربِ خاص اور دولت اختصاص اور ولایت مطلق اور غوثیت برحق سے آج ہی مالامال وممتاز کردیا جائے۔ چنانچہ اوسوقت سیدی مولائی مرشدی پیر دستگیر حضرت شیخ عبدالقادر محی الدین جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روح پاک نے حاضر ہوکر گردنِ نیاز صاحبِ لولاک کے قدم سراپا اعجاز کے نیچے رکھدی۔ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم گردنِ غوث الاعظم پر قدم رکھکر براق پر سوار ہوے۔ اور اوس روحِ پاک سے استفسارات فرمایا کہ۔ تو کون ہے۔ عرض کی کہ مین آپکے فرزند اور ذریاتِ طیبات سے ہون۔ اگر آپکی نعمت سے کچہ منزلت حاصل ہو تو آپکے دین کو زندہ کرونگا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب فرمایا کہ تو محی الدین ہے۔ اور جسطرح آج میرا قدم تیری گردن پر ہے۔ کل تیرا قدم کُل اولیاء اللہ کے گردن پر ہوگا۔ حضرات زمانہ پیدایش اوس ذاتِ ستودہ صفات کا سنہ ۴۷۱ھ ہے آپکی پیدایش کا مادۂ تاریخ کسی نے (عشق) کہا ہے اوس زمانہ سے سنہ ۱۳۲۷ھ اس زمانہ تک آٹھ سو ستاون سال گزر گئے ابتک جو کچہ شہرہ آپکی ولایت اور آپکے کرامتونکا

ہر قوم کے فرد بشر کے زبان زد ہے اور آپکے اسم مبارک کا ڈنکہ ہر چہار سمت دنیا میں جو بج رہا ہے اظہر من الشمس ہے سبحان اللہ عجب عالی نسب والا حسب آپکی ذاتِ متبرک ہے۔

بقولِ مؤلف۔

[illegible]

ترا نام مبارک ہے محی الدین جیلانی — تری صورت ہے نورانی تو ہے معشوق ربانی
بتول پاک کا پیارا حسن کی آنکھہ کا تارا — جہاں روشن ہوا سارا تو ہی ہے نور یزدانی
نبی کا تو نواسہ ہے علیؑ کا تو ہی پوتا ہے — تو حامی ہر گدا کا ہے ترا دربار سلطانی
شرافت میں نجابت میں ولایت میں ہدایت میں — خدائی میں ڈھونڈا ہوں نہیں تیرا کوئی ثانی
سخاوت میں عنایت میں حمایت میں شجاعت میں — ترے آگے مرے مولا ہے دارا کا جگر پانی
تپ ہجران ستاتی ہے مرے دلکو جلاتی ہے — تو شربت وصل کا مجھکو پلا اے راحت جانی
نقاب اپنا اٹھا شاہا کہ تا دیکھوں رخ زیبا — فدا ہوتا ہے دل میرا کروں میں جانکی قربانی
میں سگ ہوں تیرے در کا ہوں خادم بھی ترے گھر کا — ترے در کی مرے مولا عطا کر مجھکو دربانی
نہ پابند شریعت ہوں نہ دلبند طریقت ہوں — ودیعت کو بگاڑے ہیں مرے اعمال نفسانی
مجھے کھٹکا ہے محشر کا سیاہ نامہ ہے عصیاں کا — بچا تو ہی مرے مولا نہ حاصل ہو پشیمانی
شریعت سے ہٹے ہیں جو ضلالتمیں پڑے ہیں وہ — سیاہی دل کی دھو ہو کر بنا دل انکا نورانی
تو بگڑونکو بنایا ہے مصیبت سے بچایا ہے — تو مردونکو جلایا ہے تری سب کام رحمانی
ق
مرا بھائی جو ہے صفدر بچا اعدا سے اسکو اور — اولاد ہو بہتر مٹے دل کی پریشانی

ضلالت

ضلالت سے بچا ہر دم شریعت پہ چلا ہر دم
تو درمان اونکا ہو مولا جو ہون امراض جسمانی

دکھا جلوہ تمنا ہے یہی تحقیق کی مولا
فدا کردون تجھے جان اپنی مین تجھپر یوسف ثانی

جب خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار ہوکر چلے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ معہ فرشتگان ہمراہی یمین و یسار جلوہ ریز سعادت تھے۔ اور اوس شبکو ستر ہزار فرشتے جانب راست اور اسی ہزار فرشتے جانب چپ اور ہر ایک فرشتہ عرش کے نور سے ایک ایک شمع ہاتھہ مین لئے کھڑا ہوا قدم قدم پر روشنی دکھاتا تھا۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیسوئے مشک فشان سے چہرۂ درخشان ایک اور ہی نور کا عالم دکھا رہا تھا۔ اور مشعلون کے نور سے عرصۂ بطحا منور۔ اور آپکے گیسون کی خوشبو سے دماغ قدسیان معطر۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ ملایکہ پس و پیش یمین و یسار سے جوق جوق مسجد الحرام تک میرے ساتھہ تھے۔ قوله الله تعالی۔ سبحان الذی اسرا بعبده لیلة من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حوله۔

یعنے بہت پاک ہے وہ اللہ جو لے گیا اپنے بندے کو ایک
رات مسجد الحرام سے مسجد الاقصی تک وہ جو برکت دی ہے
گرد اوسکے کو۔ اور جسوقت ارادہ بیت المقدس کا ہوا
جبرئیلؑ نے رکاب تھامی۔ حضرت کا ارشاد ہے کہ اسرافیلؑ
نے غاشیہ دوش پر رکھا۔ مجھے اونکی عظمت سے حجاب
آیا اور اونسے عذر کیا اسرافیل نے عرض کیا۔ یا حبیب اللہ
مین نے آجکی رات غاشیہ برداری کی خدمت ہزارون
برس کی عبادت سے خریدی ہے۔ یعنے چند ہزار سال عرش کے
نیچے عبادت کی۔ حکم ہوا کہ عبادت تیری قبول ہوی۔
انعام کیا چاہتا ہے۔ عرض کیا کہ تمام انعام اوس عبادت کا
تیرے محبوب یعنے جسکا نام تونے اپنے نام کے پاس لکھا ہے
ایک ساعت اوسکی زیارت نصیب ہوے۔ ارشاد ہوا کہ
ایک رات اوسکو رتبہ تقرب اور مرتبہ اختصاص عنایت ہوگا
اوسکے غاشیہ برداری کی خدمت تجھے دیجائیگی۔ یا رسول
اللہ یہہ وہ خدمت ہے کہ مجھے ہزارون سال کی محنت
و ریاضت کے عوض عنایت ہوی ہے۔ حاصل کلام
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری مبارک

اِس شان وشوکت کے ساتھہ چلا جاتی تہی اُسوقت تمام عالم ارواح کے زمرہ مین مؤلف کی روح استادہ ہوکر عرض کرتی تہی ۔

آپ ہین عرش پہ نعلین سے جانیوالے
ہم ہین نعلین مبارک کے اُٹھانیوالے

پردہ ویسے ہین مگر صاف اُٹھانیوالے
آپ ہین جلوۂ قدرت کے دکھانیوالے

خوف کیا قبر مین جب آپ ہین آنیوالے
ہین اگر مجھکو نکیرین ڈرانیوالے

بار عصیان سے مری لاش گران ہے ایسی
تھک ہی جائینگے جنازے کے اُٹھانیوالے

نار دوزخ کو سمجھتے ہین وہ کیا محشر مین
سوز فرقت سے جو ہین دلکو جلانیوالے

جل ہی جائینگے فلک ہجر نبی ہین ایدل
گرم نالے ہین مگر آگ لگانے والے

کیون نہ ہم بحر کو قطرے کے برابر سمجھین
اشک ہین ہجر پیمبر مین بہانیوالے

انبیا نے شب معراج یہہ منت سے کہا
دیکھہ ادہر بھی تو ذرا عرش پہ جانیوالے

خستہ ہجر ہون ہوگا نہ مسیحا سے علاج
ہین پیمبر مردے کے جلانیوالے

خاک ہے اونکی نگاہون مین زر و مال جہان
دولت دلکو ہین جو لوگ لٹانیوالے

کس سے تحقیق کرے اپنی مصیبت ظاہر
آپ ہی ہین مگر بگڑے کے بنانیوالے

جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کی زیارت سے فارغ ہوکر پہلی آسمان پر تشریف فرما ہوئے ۔

بقول شہید ۔

مسدس

پوچہا جبرئیلؑ سے یون چرخ کے دربانے کہ من
قال واللہ لقد جاء بوجہ حسن
گفت شوقیکہ بدل داشتم اے شاہ زمن
گاہ آنکہونسے لگاتا تہا ردا گاہ دامن

قال جبرئیلؑ معی جد و حسینؓ اور حسنؓ
اوٹہکے پہر کہولدیا قفل در چرخ کہن
دل من داند و من دانم و داند دل من
اور کبہی کہتا تہا قدمونپہ جہکا کر گردن

مرحبا سیدؐ مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آمد آمد کی جو افلاک پہ پیہم تہی دہوم
پاؤن رکہتا تہا جہان ناز سے وہ عین علوم
اور ہر نقش قدم پر تہا فرشتونکا ہجوم
کوئی کرتا تہا ادا عشرت و شادی کے رسوم

عرش ہر مرتبہ بس شوق سے جاتا تہا جہوم
اوس جگہ آنکہہ بچہاتے تہے تمنا سے نجوم
کوئی رکہتا تہا جبین اور کوئی لیتا تہا چوم
اور کسی نغمہ سے ہوتا تہا یہہ مضمون مفہوم

مرحبا سیدؐ مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حورین کہتی تہین کہ ہم لینے کو جایا کرتے
روز ہم یہہ قدم آنکہونسے لگایا کرتے
رخ گلگون سے عرق پونچہکے لایا کرتے
آپکو تخت زمرد پہ بٹہایا کرتے

آپ ہر روز اسی طرح سے آیا کرتے
پیشوائی کیلئے دہوم مچایا کرتے
اپنے کپڑون کو پسینہ مین بسایا کرتے
سامنے ہم یہہ کہڑے ہوکے سنایا کرتے

مرحبا

مرحبا سیدؐ مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عجائب وغرائب آسمانون کے ملاحظہ فرماتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچے جبرئیلؑ رخصت چاہے ۔ اور عرض کئے ۔ شعر

اگر یک سر موئے برتر پرم ۔ فروغ تجلی بسوزد پرم ؛

اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میری یہہ تمنا ہے کہ قیامت کے دن اپنے بازو صراط پر بچھاؤن اور آپکی اُمت کو باسانی اوتارن پس آپ سدرہ المنتہیٰ سے تنہا چلے ۔ ہزارون پردے حجاب طے کئے ۔ یہانتک کہ براق بھی رفتار سے رہگیا تب رفرف آیا وہ بھی عرش تک پہونچاکر غائب ہوگیا ۔ ناگہان ابر نور الٰہی شاہنشہ زمین وزمان سید دوجہان سیاح لامکان کو آغوش رحمت مین لیکر مقام اُستوی تک پہونچایا ۔ اور جناب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام دنا فتدلا کو فایز ہوکر مورد اختصاص ۔ فَاَوحَا اِلیٰ عَبدِہٖ مَآ اَوحَا ۔ کے ہوئے دیکھا جو دیکھا اور سنا جو سنا ۔ بقول مؤلف

معراج مین جب عرش پہ تشریف وہ لائے ۔ جتنے تھے نبیؑ دیکھنے کو شوق سے آئے

یوسف بھی شرماتے تھے سر اپنا جھکائے ‌ ‌ دل بُرد ز من فتنہ گرے عشوہ نمائے
زرّین کمرے سِن کج کُلہِ تنگ قبائے

حوران بہشتی مین تھے باہم یہہ تماشائے ‌ ‌ اللہ کے معشوق ہین محبوب ہمارے
گویا تھے یہی شمس و قمر اور ستارے ‌ ‌ در حسن و ملاحت چہ پری چہرہ نگارے
در سرکشی و ناز چہ شوخے چہ بلائے

جب چوتھے فلک کو گیا انوارِ روشن ‌ ‌ عیسیٰ بھی کہنے لگے اے نورکے مخزن
قربان ہے تجھ پہ یہہ مرا دل یہہ مرا تن ‌ ‌ تو خندہ زنان میگذری بیخبر از من
من گریہ کنان میکنم از دور دعائے

پاشا کیا ہے غمِ فرقت نے بہت ‌ ‌ جامِ مئے دیدار سے کر دیجے مجھے مست
تسکین تو ہو میرے دلکی سرِ دست ‌ ‌ سوزیکہ مرا بر جگر از آتش عشقت
جز شربت مرگش نبود ہیچ دوائے

مدت سے ہوں میں آپکا وابستہ گیسو ‌ ‌ خوش آئیگی کیا خاک مجھے مشک کی بھی بو
بندہ وہ وفادار ہوں اے صاحب خوش خو ‌ ‌ روزیکہ شوم خاک برد باد بہر سو
یابند بہر ذرّہ من بوئے وفائے

فرقت کا تمہارے جو ہے آشنا شہا نقش ‌ ‌ ہے دل کے نگینے مین وہی میرے نہان نقش
ہوگا پس مُردن بھی یہی رخ پہ عیان نقش ‌ ‌ باشد غم ہجر تو بخون نابہ بران نقش
گر از سر خاکم بدمد برگ گیاہے

قربان ہین چہرہ پہ ترے جتنے ہین مہوش
یوسفؑ بہی اگر دیکھہ لین آجائے اونہین غش
ای روح نکل تن سے ابہی کرکے کشاکش
من کے بوصالش رسم ایں بس کہ برآید ہوسم
روزیکہ شوم خاک ببوسم کف پائے

تحقیق نہین حب نبیؐ جسکو کہ حاصل
ہوتا نہین ایمان پہر اوس شخص کا کامل
محروم نہو گا ترے در سے کبہی سائل
یارب بچہ خورسند شود جامی بیدل
روزیکہ نیابد ز تو تشریف بلائے

راوی لکھتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرش پر پہنچے جناب باری سے خطاب آیا۔ اے حبیبؐ آگے آؤ حضرت نے چاہا کہ نعلین پاؤن سے اوتارین ساتھہ ہی عرش مجید جنبش مین آیا۔ حکم ہوا کہ اے حبیبؐ نعلین مت اوتارو معہ نعلین چلے آؤ۔ حضرت نے عرض کی۔ یا الٰہی موسیٰؑ کو حکم ہوا تھا کہ چالیس روز روزہ رکہین اور نعلین پاؤن سے اوتارین اور طور سینین پر آوین اور یہہ مقام اوس سے کروڑہا درجے اعلیٰ اور بزرگ تر ہے کسطرح مین نعلین سمیت آؤن۔ حکم ہوا اے میرے حبیبؐ موسیٰ کو اسواسطے نعلین اوتارنے کا حکم ہوا تھا کہ خاک طور کی اونکے پیر مین لگے جس سے اونکو بزرگی حاصل ہو۔ اور تیرے نعلین کی خاک سے عرش کو

بزرگی دونگا۔ پس آنحضرتؐ نعلین سمیت عرش پر تشریف لیگئے
عرش کے جانب راست تین سو بارہ منبر اور جانب چپ ایک منبر
عظیم الشان مرصع انواع جواہرات سے دیکھکر احوال
منبرونکا پوچھا خطاب آیا کہ دہنے طرف کے منبر اور پیغمبرونؑ
کے واسطے ہین اور منبر جانب چپ آپکے واسطے ہے اور بہشت
عرش کے دہنے طرف اور دوزخ بائین طرف واقع ہے۔ منبر
جانب چپ اسواسطے آپکے لئے تجویز ہوا ہے کہ قیامت کے دن
آپ اوس منبر پر جلوس فرمائین۔ اور دوزخیون کا گذر آخر اسیطرف
سے ہوگا اگر احیاناً کوئی آپکی اُمت سے شامل ہوجاوے۔ تو
آپ اوسے نکالکر شفاعت کرین اے حبیبؑ میرے مجھے ہرگز منظور
نہین کہ تمہاری اُمت کا کوئی متنفس مبتلائے عذاب ہو۔ بعد
اسکے ارشاد ہوا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم التجا جبرئیلؑ
کی۔ جو آپکی اُمت کے واسطے پُل صراط پر اپنے بازو بچھانیکی تمنا
رکھتا ہے۔ بہول گئے۔ عرض کیا خداوندا تو دانا و بینا ہے۔
حکم ہوا ہمنے التماس اوسکی قبول فرمائی۔ پھر بعد قبول آپکے
سینۂ فیض گنجینہ پر رکھکے علم اولین و آخرین تعلیم فرمایا۔
آنجناب ارشاد فرماتے ہین کہ وہانسے پہونچانے والے نے مجھکو

حجاب کبریائی تک پہونچاکر غائب ہوگیا - مین اوس جگہ
تنہا رہا اور میرے دلپر خوف کبریائی غالب ہوا تب ایک آواز
مانند آواز ابوبکرؓ کے میرے سماعت مین آئی کہ اے محمد توقف کر
کہ پروردگار تیرا صلواۃ مین مشغول ہے - اوسوقت مین نے
اوس آواز سے متعجب ہوکر - اپنے جی مین کہا یا الٰہی اس جگہ
آواز ابوبکرؓ کی کہانسے آئی جس آواز سے میرے دلکی دہشت
جاتی رہی آخر مین نے جناب باری مین عرض کیا کہ پروردگار
تو نماز پڑہنے سے پاک ہے - حکم ہوا اے میرے حبیب
صلواۃ میری رحمت ہے تجہپر اور تیری امت پر اور آواز
ابوبکرؓ کی اسواسطے تہی کہ وہ تیرا یار غار اور انیس وفادار ہے
پس ایسے یار و مونس کی آواز سننے سے وحشت تیرے
دل کی اس مقام مین دفع ہوگی - اسواسطے مین نے ایک
فرشتہ بصورت ابوبکرؓ پیدا کرکے آواز سنوایا - وہانسے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ستر ہزار پردے حجاب کے
طے کرکے قَابَ قَوْسَیْنِ مین پہونچے - اور وہان
نور احدیت کا ظہور رہا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فوراً سجدہ مین سر رکہدیا - آواز آئی کہ اے حبیب میرے

میرے لئے کیا تحفہ لایا ہے حضرتؐ نے فرمایا۔ **اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ** ۔ یعنے بندگی جو منہ سے کیگئی ہے اللہ کے واسطے ہے اور بندگی جسم اور مال کی بھی اوسی کے لئے ہے۔ حق تعالےٰ نے فرمایا۔ **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ** ۔ یعنے سلام ہے تجھپر اے نبیؐ اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔ **اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ** ۔ یعنے سلام ہے ہمپر اور سارے نیک بندون پر۔ پھر اوس مقام مین فرشتون نے کہا۔ **اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ** یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ نہین ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے۔ اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمدؐ بندے اوسکے اور رسول اوسکے ہین۔ اور **وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ** ۔ اس مقام مین اسواسطے نہ کہا کہ وہان کوئی شریک نہ تھا۔ پس حق تعالی جل شانہٗ نے ارشاد فرمایا کہ۔ اے میرے حبیبؐ جو کچھ مین نے اور آپ اور فرشتون نے

اسوقت کہاہے ۔ اوسکو ہر نماز کے قاعدے مین پڑہا کیجئے
روایت ہے کہ ۔ اوسوقت جناب باری سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو نود ہزار کلمات راز و نیاز اور امر و نہی کے
ارشاد ہوئے ۔ اور یہہ حکم ہوا کہ ہر روز پچاس وقت کی نماز اور
چھہ مہینے کے روزے ہر سال مین تمپر اور تمہاری امت پر مین نے
فرض کیا ۔ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ مین سر
رکھکر عرض کئے یا الٰہی امت میری بہت ضعیف و نحیف ہے
اور عمر اونکی تہوڑی اسقدر بار گران نہ اوٹہا سکے گی ۔ حکم ہوا
ہر روز پچیس وقت کی نماز اور سال بھر مین تین مہینے کے روزے
فرض کئے ۔ مگر حضرت نے نہایت الحاح و زاری کے
سات ملتجی ہوئے اور دلمین ارادہ کئے کہ رات اور دن مین
پانچ وقت کی نماز اور سال بھر مین ایک ماہ کے روزے
فرض ہون تو بخوبی ادا ہونگے ۔ درگاہ احدیت سے ارشاد
ہوا کہ ۔ حبیب میرے جو اسوقت تو نے دلمین ارادہ
کیا ہے اوسکو مین نے قبول کیا ۔ اور پچاس وقت کی نماز
اور چھہ مہینے کے روزونکا ثواب ملے گا ۔ آپ اپنی امتکو
اسباتکی خوشخبری دیجئے ۔ اور نود ہزار کلمات کے

منجملہ تیس ہزار ۳۰۰۰۰ کلماتِ دینی و دنیوی کے اونکو بتایا اور تیس ہزار ۳۰۰۰۰ کلمات بہید کے تھے - کسی پر ظاہر نکرنا باقی تیس ہزار کلمات چاہے ظاہر کرو یا نکرو اختیار ہے - اسکے بعد حکم ہوا کہ - سیر بہشت اور دوزخ کی کیجئے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہانسے رخصت ہوکر ہشاش وبشاش بہشت کی سیر کے طرف متوجہ ہوئے - بر سر راہ دنیا مین آنے والے ارواحون نے باشتیاق دیدار حبیبؐ کردگار جو منتظر استادہ تہے جمالِ محمدی دیکھتے ہی ازخود رفتہ ہو کر - ہر ایک نے زبانِ حال سے یہہ عرض کیا - بقول مؤلف -

[illegible]

یا محمدؐ مین کہون کیا تیرا جلوہ کیا ہے
پوچھو موسیٰؑ سے ذرا طور پہ دیکھا کیا ہے
حسرتِ دید مین جان تن سے نکلی جاتی ہے
عرض ہی کر نہین سکتا کہ تمنا کیا ہے
چاک مین کرکے دکہا دون ابہی سینہ اپنا
حبِ احمدؐ کا کہنچا قلب پہ نقشہ کیا ہے
یادِ گیسو نے تمہارے کیا وحشی مجھکو
کیا کہون سر مین مرے بس گیا سودا کیا ہے
تیغ ابرو نے تمہارے کیا بسمل مجھکو
مرغِ بسمل کا مرے آگے تڑپنا کیا ہے
ذاتِ احمدؐ سے ہوی خلق کی ہستی ثابت
سمجھو مضمون یہہ لولاک لما کا کیا ہے
میم احمدؐ کا ہٹاکر ذرا پردہ دیکھو
فرق احمدؐ مین و احد مین نظر آتا کیا ہے
یہہ ہمہ اوست کا ہے بہید ذرا سمجھو تو
پوچھ لو عارفِ کامل سے وہ کہتا کیا ہے

[illegible]

ہے مرض ہجر کا کہتے ہین اطبا سارے
شربت وصل سوا ہوتا ہے اچھا کیا ہے

مردے زندہ تو کیا کرتے ہو مانا مین نے
درد عصیانکی دوا کہدو مسیحا کیا ہے

بلبل دل گل رخسار نبی کا ہے نثار
باغ یثرب کے سوا سینہ مین رہتا کیا ہے

داغ تو عشق نبی کا ہے منور تجھمین
ظلمت گور کا اے دل تجھے دہڑکا کیا ہے

حوصلہ کیا جو جلائے مجھے نار دوزخ
کفش بردار نبی ہون مجھے پروا کیا ہے

مین گنہگار ہون نعلین تمہارے لیکر
چلکے دیکھون در فردوس پہ ہوتا کیا ہے

یک تمنا بھی مرے دل کی نہ نکلی افسوس
اے فلک تجھسے کہون کیا مرا شکوا کیا ہے

ہند سے مجھکو بلالو سوے یثرب سرور
قرب آقا نہین حاصل تو وہ شنید کیا ہے

نعت احمد جو لکھا کرتا ہون ہر دم تحقیق
دیکھنا حشر مین ہوتا مرا رتبہ کیا ہے

پس خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ فردوس مین داخل ہوکر وہانکے روشون اور چمنونکی تراوت اور طرح طرح کے قصر وایوان۔ انواع انواع کے کشک اور مکان اور اقسام اقسام رنگ برنگ کے نعماے بہشت ملاحظہ فرماکے شکر خدا بجالاے پھر دوزخ کے دیکھنے کو متوجہ ہوے راستہ مین ایکطرف بقول ناصر

مثلث

بہت سے لوگ دیکھے جو اوس سلام کی نیت کرتے ہین
اوٹھاتے سات سو دانے بدلے ایک دانے کے
کہا جبرئیل نے دینا صدقہ انکا جاری ہے

پھر اکثر لوگ دیکھے درد کے مارے چلاتے ہین
فرشتے اونکے سر پتھرونسے ہین کچلتے ہین
پھر اصلی شکل بنتی ہے اور اونپر سختی جاری ہے

کہا جبرئیل نے سستی نمازون مین یہہ کرتے تھے
بروز جمعہ بھی یہہ ترک نماز جمعہ کرتے تھے
نہین اچھی طرح ترکیب سے بیکی گذاری ہے

جماعت اور دیکھی بھوک کا جو نہ پانی پاتے ہین
فرشتے اونکو مانند بہائم ہانکے جاتے ہین
طرف دوزخ کے خون اور پیپ کہانیکی باری ہے

کہا جبرئیل نے یہہ سب زکوٰۃ حق نہین دیتے
فقیرون بیکسونکی بہی خبر گاہے نہین لیتے
دپٹتے ہین جو آتا کوئی پاس اونکے بھکاری ہے

جماعت ایک دیکھی خاص جنکی زبین جلکے ہین آگے
اونہین لیکے پیچھے سے سڑی چیزین وہ ہین کہلاتی
کہا جبرئیل نے سب زنا انہونکی ایسی خواری ہے

جماعت اور دیکھی آنکھین نیلی ہونٹ کالے ہین
لب بالا کو اپنے پیش سر ہائے ڈالے ہین
پڑا نیچے کا لب پاتک ہے ریم و خون جاری ہے

لہو اور پیپ دوزخیونکا لا کر پلاتے تھے
وہ پیتے اور گدہونکی طرح سے چلاتے جاتے تھے
کہا جبرئیل نے میخوارونکی اس درجہ خواری ہے

اسی طرح سے سیکڑون قسم کے عذاب ہین مبتلا سیکڑون جماعتونکو

دیکھتے ہوئے جب متصل دوزخ کے ہوئے ۔ حرکات درکات کی تا دیر ملاحظہ فرماتے رہے طبقۂ اوّل بہ نسبت اور طبقات کے عذاب مین کچھ کم تھا ۔ لاکن اوسمین ستر ہزار کوہ آتشین ۔ ہر کوہ مین ستر ہزار جنگل آگ کے ۔ ہر جنگل مین ستر ہزار غار شعلہ ۔ اور ہر غار مین ستر ہزار شہر آتش ناک ہر شہر مین ستر ہزار قصر سوزان ۔ اور ہر قصر مین ۔ ستر ہزار سرائے شرر ریز ۔ ہر سرا مین ستر ہزار خانۂ اخگر ۔ ہر خانہ مین ستر ہزار صندوق آتشین ۔ ہر صندوق مین ستر طرح کا عذاب تھا ۔ اور ستر ہزار دریائے آتشین ہزارون ہزار جوش وخروش کے ساتھہ جاری دیکھے ۔ اگر ساتون آسمان وزمین ایک دریا مین غرق ہو جائین ۔ اور تمام فرشتے ہزار برس تک جستجو کرین تو پتا اونکا نہ ملے گا ۔ حضرت شفیع اعظمؐ نے یہہ حال دیکھکر مالک سے پوچھا ۔ یہہ طبقہ کسکے واسطے تجویز ہے مالک نے کچھ جواب ندیا ۔ پھر استفسار فرمایا اوسنے شرم سے سر جھکالیا ۔ جبرئیلؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مالک نے اوسکے اظہار مین حضور سے شرماتا ہے ۔ ارشاد ہوا ۔ بے تکلف بیان کرے ۔ شاید آج ہی کچھ اسکا تدارک

ممکن ہو۔ مالک نے عرض کیا یا شفیع المذنبینؐ یا رحمۃ العالمینؐ یہہ طبقۂ نار آپکی اُمت گنہگار کے واسطے ہے تم آپ اپنی اُمت کو کثرت جرائم سے منع فرمائیے۔ واللہ مجھے طاقت تخفیف عذاب کی نہو گی اور حضور سے بروز محشر محجوب ہونگا۔ پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہہ حال سُنتے ہی گریان ہوئے۔ اور عمامہ سر مبارک سے جدا کر کے۔ مناجات فرمائے کہ خداوندا لوگ میری اُمت کے بہت ضعیف و ناتوان ہین۔ متحمل اس عذاب شدید کے کیونکر ہونگے۔ بے نیازا تو نے مجھے تاج شفاعت کا عنایت فرمایا۔ بندہ نوازا تو نے مجھے شفیع عاصیان مقرر فرمایا۔ اور تو غفور و رحیم ہے اب شرم و آبرو میری تیرے ہاتھہ ہے۔ چشم مبارک سے قطرات اشک مسلسل جاری تھے اور زبان مبارک سے حضور احدیت مین بار بار التجا فرماتے تھے۔

ٹھمری

دو جگہ مین شرم رکھیو ری رے
پیدا کئے کی لاج تجھی کو

تو تو سہی پاک پروردگارے
اب موہن دکھہ لی نورے

دو جگہین شرم
دو جگہین شرم

جبرئیلؑ امین اور دوسرے ملایک مقربین۔ حضرت کے

سلت

سات ہاتہہ اوٹہائے ہوئے دعا مین شریک تہے - ناگہان خطاب آیا کہ - اے حبیبؐ میرے آپ ہرگز ملول اور رنجیدہ خاطر نہونا - قیامت کے دن آپکی شفاعت سے اتنے لوگ بخشونگا کہ آپ مجہسے راضی ہونگے - حضرت خواجۂ عالم صلّی اللہ علیہ و سلّم عرض کئے کہ - خداوندا قسم ہے تیرے عزت وجلال کی - اگر ایک شخص بہی میری اُمّت کا اس طبقہ مین رہیگا مین ہرگز راضی نہونگا - اور جبتک تمام عاصیانِ اُمّت میرے ساتہہ نہونگے بہشت مین نہ جاؤنگا - حکم آیا - **وَلَسَوفَ یُعطِیکَ رَبُّکَ فَتَرضیٰ** - یعنے بہت جلد عطا کرنے والا ہے تیرا خدا تجہکو جس سے راضی رہیگا تو - اے حبیبؐ جو صدق دل سے کلمۂ طیب ایک مرتبہ پڑہیگا - اور اوسکے مضمون پر اعتقاد کامل کریگا - اوسکو بخشونگا - اگرچہ وہ کیسا ہی گنہگار ہو - اگر شرک وکفر تک پہونچا ہوگا تو اوسکو ہرگز نہ بخشونگا جہنّم کے عذاب سے ہرگز نجات ندونگا - میرے پیارے دوست آپ نے دنیا مین فقیری اور غریبی اختیار فرمایا - اگرچہ دنیا فانی ہے مگر آپ چاہتے ہین تو - تمام جمادات اور نباتات وغیرہ کو سونا - چاندی بنا دون - اور دنیا کو دار القرار

کردون۔ اور یعقوت اور زمرد اور لولو اور مرجان جابجا پیدا کردون۔ تاکہ آپ اپنی اُمّت کو لیکر۔ ابدالآباد بے موت کے گذر کرین اور تمامی نعمائے بہشت وہین موجود کردون۔ آپ نے سر مبارک سجدہ مین رکھکر مناجات کی۔ خداوندا۔ **اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَطَالِبُہَا کِلَابٌ**۔ یعنے دنیا مردار ہے اور طالب اوسکے کتے ہین۔ مجھکو دنیا سے آخرت بہتر ہے۔ اسکے بعد آپکے مانباپ کا عذاب جیسا کہ کتاب معارج النبوت مین لکھا ہے امتحاناً پیش کیا گیا۔ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کا دل مبارک وہ واقعۂ صعب دیکھکر نہایت مجروح ہوا قطرات اشک بے اختیار آنکھون سے جاری ہوئے بارگاہِ احدیت سے ندا آئی۔ حبیبؐ میرے دو باتون سے ایک بات اختیار کیجئے یا تو مانباپ کی مغفرت یا بخشایش اُمّت منظور فرمائیے۔ خواجۂ عالم رحمت العالمینؐ بہت روئے اور عرض کئے یا ربّ العالمین مین نے شفاعت اور مغفرت اُمّتیانِ گنہگار کی اختیار کی۔ اور مانباپ کو تیری مرضی پر چھوڑا۔ خطاب آیا کہ۔ ہرگاہ آپ

اس

اس اُمت کے ساتھہ اتنی محبت رکھتے ہین - کہ مغفرت اونکی مانباپ پر مُقدّم سمجھے ہمنے بہی آمرزش آپکے اُمتکی اور آپکے والدین کی بخشایش منظور فرمائی - جب خواجۂ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ہر ایک استدعا نے درجہ قبولیت کا پایا تب خلعت رخصت کا عنایت ہوا - خواجۂ کائنات نے خزاین برکات اور مراحم تجلیات سے مالا مال ہوکر - دولتخانہ نبوت کاشانہ پر واپس تشریف لائے زنجیر حُجرہ بدستور ہلتی پائے - اور بستر استراحت اوسیطرح گرم ملا - جب رات قطع ہوئی صبح کا وقت آیا سُبحان اللہ وہ صبح کہ جسکی توصیف مین شہید صاحب مغفور بحر طویل فرماتے ہین -

بہار

یہہ سحر کیسی ہے پر نور کہ جمہور ہین مسرور ہریک باغ مین معمور ہے سامان بہار
گل چہکتا ہے چمن نور مہکتا ہے ٹپکتا ہے ہر اک شاخ تر و تازہ سے فیضان بہار
کیا جہمکڑ سے چلی آتی ہے سرمست ادا مائل شوخی و حیا نکہت گل دست بگریبان بہار
تا کسی خار سے اولجھے نہ کہین یا نہ لگے گرد زمین تہہ مین پہلو کی ہے دامان بہار
شیشہ ہے غنچہ و گل ساغر مل سُرخی گلنار مین ہے بادۂ گلرنگ کی شوخی و ترنگ

ابرِ گہربار سے اوٹھا ہے بڑے زور بڑے شور سے مدہوش ہیں سیہ مست مستانِ بہار

فرش سے عرش تلک برقِ تجلّی کی جھلک جسکا کبھی چشمِ فلک نے بھی نہ دیکھا تھا فروغ

یک بیک ہونے لگے ایسے ہویدا و نمودار کہ بے پردہ دکھائی دئے خوبانِ بہار

[illegible] ہزار جسے کہتے ہیں بلبل جو ملا نغمہ سرا زمزمہ پیرا ہمہ تن محو وصال

مین نے پوچھا انہیں معلوم کہ کیوں دھوم ہے گلشن مین ہوا کونسا گل آج ہے مہمانِ بہار

یوں جواب اوسنے دیا مجھکو کہ یہ ماہِ مبارک متبرک جو ہے مشہور جہاں ماہِ رجب

جسکی ہر صبح صفا خیز سے ہر شامِ دلآویز سے پیدا و ہویدا ہوا عنوانِ بہار

اس مہینے مین تجلّی کدۂ قدس سراپردۂ وحدت مین ہوا نورِ الٰہی کا ملاپ

دم بدم مژدۂ دیدار ہے پیہم کہ ہوا جلوہ فزا گلشنِ ایجاد مین سلطانِ بہار

جب حضورؐ نے بعد انفراغ نماز صبح مسجدِ نبوی مین اجلاس فرمایا۔ تمامی حضار و صحابائے کرام سلام کیلئے حاضر ہوئے۔ حضرتؐ نے حال معراج کا بیان فرمایا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ **صَدَقتَ یَا رَسُولَ اللہ** صدیقؓ اکبر کا خطاب پایا۔ اور ابوجہل نے کہا۔ **کَذَبتَ** وہ زندیق مشہور ہوا۔

بیان معرکۂ حشر

اے دیندار بھائیو معرکۂ حشر وہ سخت معرکہ ہے کہ الاماں۔

حشر کا کیا سخت دن ہے، الامان
العطش فرمائینگے پیغمبر الزمان

لکہا ہے کہ قیامت عاشورہ کے دن یعنے بتاریخ دہم ماہ محرم یوم جمعہ ہوگی اوس روز بحکم خدائے جلیل اسرافیل علیہ السلام سور پہونکینگے جس سے زمین و آسمان از جزو کل نیست و نابود ہو جاویگا۔ سوائے ذات پاک رب جلیل کے ایک ذرہ تک باقی نہ رہیگا۔ جب بحکم حاکم مطلق دوبارہ سور پہونکا جائیگا۔ پہر سارا منڈان قایم ہو جائیگا۔ مردے اپنے اپنے قبروں سے سب زندہ ہوکر اوٹہینگے۔ بقول مولف۔

قصیدہ

اوٹہینگے جسدم لحد سے اپنے شفیع محشر کو دیکھہ لینگے
ورحم ہمپر کرینگے بیحد جو حال مضطر کو دیکھہ لینگے
پہریگا آنکہوںمیں جلوہ طور ایسا عارض کا اونکے ہے نور
جو روز محشر جناب موسیٰ رُخ منور کو دیکھہ لینگے
خفا ہیں شاید ہمارے آقا چلو منائینگے جاکے اونکو
وہ بخشدینگے خطا ہماری جو حال ابتر کو دیکھہ لینگے
نقاب اوٹھائیں نہ رُخسے ہرگز جو شرمساری ہوا اونکو حاصل

جناب یوسفؑ کہین جو حسن رُخِ پیمبرؐ کو دیکھہ لینگے
سہے ہین صدہا فراق کے غم اسی تمنا مین آئے ہین ہم
نقاب چہرہ سے جب اوٹھیگا رُخ منوّر کو دیکھہ لینگے
تمہارے ابرو پہ دل ہے شیدا انکیون ہو پھر شوق قتل پیدا
گلا ہی ہم کاٹ لینگے اپنا کہین جو خنجر کو دیکھہ لینگے
سنا ہے ہم نے لحد مین تشریف لایا کرتے ہین شاہ والاؐ
اجل تو جلد آ کہ ہم بہی مر کر رُخ پیمبرؐ کو دیکھہ لینگے
مدینہ پہونچنگے جب الٰہی تو حال دل ہوگا اونپہ ظاہر
ہمارے دل کو وہ دیکھہ لینگے ہم اپنے دلبر کو دیکھہ لینگے
کبہی نہ دریا کو دیوین ترجیح یقین کامل ہے مجھکو ایسا
اگر کسی دن نبیؐ ہمارے جو دیدۂ تر کو دیکھہ لینگے
عبث ہو تحقیق تم دکن مین ہے گل ہر یک خار اس چمن مین
چلو مدینہ کے بوستان مین رُخ پیمبرؐ کو دیکھہ لینگے

دن قیامت کا نہایت ہولناک ہوگا اب پشت آفتاب کی ادہر ہے اوس روز منہ آفتاب کا اسطرف ہوگا۔ اور ہر ایک شخص گرمی سے آفتاب کے حیران و پریشان ہوگا۔ اور اوس روز اچھے اچھے انبیاؑ تک کف افسوس ملینگے کہ حیف آچکے دن کیلئے

ہائے

ہمنے کچھہ نکیا ۔ اللہ جل شانہ بڑے جلال کے ساتھہ تخت عدالت پر اجلاس فرمائیگا ۔ اور ہر ایک کا انصاف ہر ایک کے موافق ہوگا ۔ اوس روز عاصیون کو کمال درجہ ہراس ہوگا ۔ پریشان ہوکر ایک ایک پیغمبرؑ کے پاس جائینگے ۔ تمام انبیاے مرسلین نفسی نفسی کہتے ہوئے ایک دوسرے پر حوالہ دینگے ۔ آخرکار ۔

پاس جب عیسیٰؑ کے سب مل جائینگے
رو کے روح اللہؑ یون فرمائینگے

یہہ بھٹکنا ہر طرف کا چھوڑ دو
مصطفیٰؐ سے عرض تم جا کر کرو

وہ اگر چاہین یہہ اونکا کام ہے
شافع محشرؐ اونہین کا نام ہے

بقول مؤلف ۔

قصیدہ

وہ محبوبؐ خلق کہاں گئے ہوئے ہین
جو محشر مین تشریف لائے ہوئے ہین

شریعت کی رہ وہ دکہائے ہوئے ہین
جو بگڑے ہین اونکو بنائے ہوئے ہین

قیامت مین ہے انبیاؑ کی یہہ حالت
شفیع آپ ہی کو بنائے ہوئے ہین

مچل کر شفاعت پہ اُمتکی اپنے
نبیؐ جوش مین اتنے آئے ہوئے ہین

نہ کیون جوش پر آئے دریاے رحمت
گنہ پر ہم آنسو بہائے ہوئے ہین

اے خورشید محشر ہمین خوف کیا ہے
وہ دامن مین اپنے چھپائے ہوئے ہین

مجھے جسنے دیکھا وہ دیکھا خدا کو
حدیث آپ ہمکو سُنائے ہوئے ہین

چلو دیکھ لینگے جمال پیمبرؐ
نقاب اپنے رخسے اٹھائے ہوئے ہین
خیال آئیگا غیر کا کسطرح سے
نبیؐ میرے دلمین سمائے ہوئے ہین
یہی دل تو ہے عاشق شاہِ والا
جو پہلو مین اپنے چھپائے ہوئے ہین
اوٹھاون نکیون اونکے نعلین تحقیق
غلام اپنا مجھکو بنائے ہوئے ہین

تمام عاصیان ہرطرف اپنے آقا محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش کرینگے جب آپکا پتا ملجائیگا آپکے قدم مبارک پر سر رکھکے عرض کرینگے۔

یا محمدؐ مصطفیٰ فریاد ہے
شافع روزِ جزا فریاد ہے
انبیاؑ کے رہنما فریاد ہے
اولیا کے بادشاہ فریاد ہے
ہوگئی کشتی غریبونکی تباہ
عاصیونکے ناخدا فریاد ہے
یارسول اللہؐ لو جلدی خبر
ہم پہ کیا کیا ہوگیا فریاد ہے
یا محمدؐ سر پہ آیا آفتاب
آسرا دیجیے ذرا فریاد ہے
اُف رے گرمی آفتاب حشر کی
دل ہریک کا جلگیا فریاد ہے
ہے اودھر میزان وپل کا دغدغہ
یک طرف دوزخ جدا فریاد ہے

جبکہ یہ زمرہ آنجناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر چلائیگا۔ پھر رسول مقبول شفیع عاصیونکو

جب

کب صبر آئیگا ۔ آپ بھی تمام گنہگارونکے ساتھہ خوب روئینگے ۔ اور ہر ایک کے آنسو دامن رحمت سے پونچھہ پونچھہ کر تسکین و دلاسا دینگے ۔ اور تمام کو ہمراہ لیکر سر بسجدہ ہوکے جناب ایزد مین دعا فرمائینگے ۔

یا غفور و یا رحیم و یا مجیب
رحم کر آفت مین ہین تیرے غریب
یہہ ندا دیگا جناب ایزدی
سر اوٹھالو بخشتے ہین ہم ابھی
دیکھہ قدرت کو اوٹھا سجدہ سے سر
اے مرے معشوق یون زاری نکر

اتنے مین ایک لشکر نمودار ہوگا جنکے کپڑے خون مین تر بتر رہینگے اور تن زخمون سے چور چور رہیگا ۔ حضرتہ سیدہ بی بی فاطمہ زہرا رضہ دریافت فرمائینگے کہ یہہ لشکر کس مظلوم کا ہے ۔

پھر ملایک بولینگے یا فاطمہؑ
ہے تمہارے لعل کا یہہ قافلہ
تیغ سوکھے حلق پر جسکے چلی
یہہ سواری ہے اوسی مظلوم کی
وہ جو آگے سبکے ہے خونی کفن
قاسم ناشاد ہے ابن حسنؑ
اور پیچھے دیکھو اے بنت نبیؐ
وہ سواری آتی ہے عباس کی
خون سے اپنے ہوا ہے سرخ فام
کٹ گئے شانے ہین تن زخمی تمام
وہ جو صاحبزادی دامنگیر ہے
بی سکینہ دختر شبیر ہے
پھر تو زینب کے بھی دلبر آئینگے
فاطمہؑ کو زخم سب دکھلائینگے

آئیگا اکبر علی بھی ناگہان
ہوئے گا سینے پہ برچھی کا نشان

ایک بی بی آئیگی بس شرمسار
سر جھکائے اور روتے زار زار

فاطمہ پوچھینگے اوس بی بی سے یون
اسقدر اے حور وش روتی ہے کیون

پھر بھی یک محشر مین محشر ہوئیگا
جب وہ زہراؓ سے کہیگی سر جھکا

میرا والی ہے حسینؓ ابن علیؓ
بی بی صاحب مین بہو ہون آپکی

غمزدہ ہون رونا میرا کام ہے
عاجزہ کا شہر بانو نام ہے

کربلا مین لٹ گیا سب گھر کا گھر
ہمکو اُمت نے ستایا اسقدر

میرا والی نہر پر پیاسا موا
تیر سے حلقوم اصغر کا چھدا

اور علی اکبر اٹھارہ ۱۸ سال کا
ظالمون کے ہاتھ سے مارا گیا

کربلا کا کیا کہون مین ماجرا
ظلم کیا کیا کرتے تھے سب اشقیا

قصیدہ

اوس ساقی کوثر کو یہ تشنہ دہنی تھی
اور خشک گلا حلق پہ خنجر زدنی تھی

ہے ہے دُرِ دندان سے عرق ناز گرا تھا
اور لب سے خجل آپکے لعل یمنی تھی

سردار مدینہ تھا گیا دشت مین مارا
کیا خاک تواضع سے خمیر اوسکی بنی تھی

سینے پہ چڑھا شمر تو شہ سر بزمین تھا
یہ بےکفنی اوسکی تھی اور بے وطنی تھی

جا قتل ہوا سبط پیمبرؐ کا جگربند
جنت مین طپان روح رسول مدنیؐ تھی

مثنوی

برچھونی

مثنوی

برچھیون کی تیرون کی بوچھار تھی   صبر کرتے تھے حسینؑ ابن علیؓ
پر دعا کرتے تھے اُمت کے لئے   یا الٰہی عاصیون کو بخشدے
خوش ہون گر پیاسا کٹے میرا گلا   ہو مگر نانا کی اُمت کا بھلا
فکر کچھہ اصلا نہین تھی جسم کی   نیزے پر بھی سر دعا مین تھا یہی
ہوگی جب فریاد اوس دلگیر کی   پھر سواری آئیگی شبیر کی
گود مین اصغر علی غنچہ دہن   ہاتھہ کو تھامے ہوئے زینب بہن
گرد و پیش آئینگے سب ستر دو تن   بازو پر روتے ہوئے حضرت حسنؑ
پوچھینگے زہرا یہہ کیسی دہوم ہے   بچے والا کون یہہ مظلوم ہے
دیکھہ جسکو دل ہے دیوانہ ہوا   خود بخود سینہ تڑکتا ہے مرا
بی بی زینب آگے بڑہکر آئینگے   مان کے گر قدمون پہ یون چلائینگی
اماں جانی مین ہون زینب دل جلی   یہہ مرا بھائی حسینؑ ابن علیؓ
دودہ کی بو آئیگی جب شاہ سے   فاطمہ لپٹینگے بیٹے کے گلے
ہوش مین رونے سے جب دم آئینگے   تب زبان پاک پر یون لائینگے
اے مرے لخت جگر اے نور عین   واحسینا واحسینا واحسینؑ

جب کہ خوب اژدحامِ محشر ہوگا اوسوقت میدانِ حشر مین جبرئیلؑ ندا کرینگے کہ اے محشریو اپنی اپنی آنکھین بند کر لو اسوقت میدانِ حشر مین خاتونِ قیامت فاطمہ زہرہ رض تشریف لاتے ہین —

بلکہ بعض روایات مین ہے کہ - اوس دن عورات کو بہی حکم ہوگا کہ اپنے اپنے آنکہین بند کرلین - کیونکہ اوسدن آپ اس حیثیت سے آئینگے کہ کسیکو تاب دیکہنے کی نہوگی - یعنے عمامہ علی مرتضی شیر خدا رض کا سر پر رکہے ہوئے - اور پیرہن زہر آلودہ حضرت امام حسنؑ کا ایکطرف دوسرے طرف لباس حضرت امام حسینؑ کا آغشتہ بخون دوش پر رکہے ہوئے - اور دندان مبارک رسول کریمؐ کا جو جنگ احد مین شہید ہوا تہا دہنے ہاتہہ مین لئے ہوئے آکر حضور احدیت مین پیش فرماکے عرض کرینگے -

فریاد لیکے آئی ہے بیٹی رسولؐ کی ساری کمائی لٹ گئی مجہ دل ملول کی
لخت جگر ہے وہ مرا آنکہونکا تارہ ہے بیجرم اشقیا نے جسے ہائے مارا ہے
مہمان بلا کے ہائے کیا بیگنہ ہلاک اور خاک پر پڑی رکہی تہی اوسکی نعش پاک
کر عدل دادیابی کو اپنے مین آئی ہون اے حق ترے جناب مین فریاد لائی ہون

یہہ آہ وزاری اور بیقراری سیدہؑ کی حوران خلد دیکہکر نالان اور سرگردان ہوکر آپکو سمجہائینگے -

حورون نے سنکے نالہ و فغانکو یہہ کہا اے فاطمہؑ نہ رو کہ دل زار دکہ گیا
لرزان تمہارے رونیسے ہے ارض اور سما ایسا نہو کہ عرش ہلے خوف ہے بڑا
تم دختر رسول ہو زاری نہ اب کرو راضی ہو رضا پہ مناسب ہے چپ رہو

بیکر

پس آپ اونکا یہہ کلام سنکر غمگین و مضطر زاری کنان یہہ فرمائینگے ۔

کسکو ستاؤ مین نے جہانمین ستایا ہے
تیرِ جفا کا کسکو نشانہ بنایا ہے

کسپر لگائی تیغ تھی دنیا مین بےخطا
جسکا عوض ہے بچونسے تیر کیا گیا

کب مین نے کس درخت کو جڑ سے اکھیڑا تھا
اور کس شجر کی شاخ کو چوبک سے چھیڑا تھا

بیوجہ باغیون نے یہہ مجھپر ستم کیا
جلتے ہوئے چراغ کو میرے بجھا دیا

ہے ہے وہ میرا نازونکا پالا ہوا حسینؓ
ہے ہے ذبیح خنجر جور و جفا حسینؓ

مین کیا کہون کہ ظلم لعینون نے کیا کیا
چھاتی پہ چڑھکے تیغ سے سر کو جدا کیا

بے جرم میرے لال کو ہیہات مارا ہے
جنت کو تشنہ لب مرا پیارا سدھارا ہے

ائے حورون سامنے یونہی خالق کے جاؤنگی
جو سر گذشت گذری ہے وہ سب سناؤنگی

پاؤنگی گر نہ داد تو اے حورون دیکھنا
دونگی مین اپنے نالونسے عرش برین ہلا

یہہ حال پر ملال جبرئیل امین دیکھکر رسول الثقلین امام القبلتین شفیع المذنبین رحمت العالمین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہونگے اور عرض کرینگے کہ یا رسول اللہ آج روزِ قیامت ہے ۔

مثنوی

قہر پر ہے اب جنابِ ایزدی
فاطمہؓ ہے آج کچھہ بگڑی ہوئی

خون مین تر ہے شہید کربلا
داغ ہوتا ہے بُرا اولاد کا

گرچہ زہرہ منہ سے کچھہ فرمائیگی
سب جہنم مین یہہ اُمت جائیگی

سر برہنہ ہو رسولِ کردگار ۔۔۔ یہہ دعا حقسے کرینگے بار بار
یا الٰہی فاطمہؓ کو صبر دے ۔۔۔ میری اُمت بد دعا اوسکی نہ لے
دور بیٹی کے جگر کا درد ہو ۔۔۔ فاطمہ رضؓ کے آگ دل کی سرد ہو

اِسکے بعد خود سرور کائنات رسول مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم بحالِ پریشان گھبرائے ہوئے برہنہ پا کہلے سر۔ بتول پاک کے پاس تشریف لائینگے۔

سمجھائینگے بہت سا وہ پہلے بچشم تر ۔۔۔ اور یہہ کہینگے دہیان دے اے فاطمہؓ گدہر
یہہ روز داد کا نہین روزِ حساب ہے ۔۔۔ اُمت پہنسی ہے جرم مین مجھکو حجاب ہے
لازم یہہ ہے کہ حق سے کرو آپ اب دعا ۔۔۔ اُمت پدر کی بخشدے اے میرے کبریا

پس حضرتہ فاطمہ زہرہ رضؓ۔ یہہ سُنکر فوراً درگاہِ خدا مین عرض کرینگے۔ کہ اے ارحم الراحمین مین اپنے دعوے سے باز آئی۔ تو میرے باپ محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی امت عاصی کو بخشدے۔ جو میرا اقرار ہے پورا کردے۔ کہ تو نے میرا مہر شفاعتِ اُمتِ گنہگارانِ رسولِ مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم مقرر فرمایا تھا۔

اے خدائے خالق ارض و سما ۔۔۔ رحم تجھکو باپ مان سے ہے سوا
رونیسے ہوگی جو زہرہ ہوشمین ۔۔۔ آئیگا دریائے رحمت جوشمین

۱۹۰

یون ندا ہاتف سے ہوگی باربار — بی بی زہرہؓ روتی ہے کیون زار زار
شافع محشرؐ کی دختر رو نہین — رو نہین خاتون محشرؓ رو نہین
رو نہین جنت مکانیؓ رو نہین — رو نہین احمدؐ کی جانی رو نہین
تو جو چاہیگی سو ہوگا وہ ابھی — ہے حکومت آج تیرے باپ کا
احمد مختارؐ کی دلدار ہے — آج سب بندونکی تو مختار ہے
پھر دعا مانگی کی یون بنت نبیؐ — ہے مجھے منظور خاطر باپ کی
بخشے جسدم جائینگے سب عاصیان — شاد ہونگے سرور پیغمبرانؐ

قصیدہ

پیش حق مژدہ شفاعت کا سنانے جائینگے — آپ روتے جائینگے ہمکو ہنساتے جائینگے
کشتگان گرمی محشر کو وہ جان مسیح — آپ دامن کی ہوا دیکر جلاتے جائینگے
دم نکل جانیکی جا ہے آہ کن آنکھون سے وہ — ہمسے پیاسونکیلئے دریا بہاتے جائینگے
گل کھلیگا آج جیسا اونکے نسیم فیض سے — خود وہ روتے آئینگے ہم مسکراتے جائینگے
ہے اونہین کے آنیکی اب دیر اے افتادگان — خود وہ گر گر سجدہ مین ہمکو اٹھاتے جائینگے
آنکھین کھولو عاشقو دیکھو وہ گریان آتے ہین — لوح دلسے نقش غم کو اب مٹاتے جائینگے
لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیرونکی طرف — خرمن عصیان پہ اب بجلی گراتے جائینگے
سوختہ جانون پہ وہ پرجوش رحمت آئے ہین — آب کوثر سے لگی دلکی بجھاتے جائینگے
وسعتین دی ہین خدا نے دامن محبوب کو — جرم کھلتے جائینگے اور وہ چھپاتے جائینگے

خاک ہو جاویں وہابی جلکے لیکن اے رضا
ہم تو ذکرِ مولدِ احمدؐ سناتے جائنگے

مثنوی

سبکو بخشا کر محمدؐ پیار سے
جائنگے جنت مین اپنے سات لے

تخت پر فردوس مین وہ ذی وقار
بیٹھینگے سر سے عمامے کو اوتار

شاد جب بیٹھینگے وہ فخرِ عربؐ
یک فرشتہ یون کریگا عرض تب

اُمتی یک آپکا دوزخ مین ہے
یا محمدؐ بولتا ہے پے بہ پے

اوسپہ جب ہوتا ہے گرزونکا عذاب
ہمسے یون کہتا ہے وہ سینہ کباب

مین گناہونمین ہون لاکھون مبتلا
اُمتی ہون سیدِ کونینؐ کا

نام سُنکر آپکا اے خوش خصال
ہمنے خالق سے کیا عرض اوسکا حال

حکم یہہ خالق کا ہے ہم پر ہوا
جا محمدؐ سے کہو یہہ ماجرا

سنکے اک حضرتؐ پہ حالت ہوئیگی
دُور ہو جائیگی فرحت اور خوشی

اوسکے خاطر شافعِ روزِ جزا
دوڑینگے دوزخ طرف بیساختہ

حکمِ حق اوسدم ملک پر ہوئیگا
وہ جو عاصی ہے جہنم مین پڑا

جلد باہر قعرِ دوزخ سے کرو
اور اوسکو احمدؐ والا کو دو

گر رکھینگے پاؤن دوزخ مین نبیؐ
سرد ہو جاویگی سب آتش ابھی

کام ہو جاوینگے دوزخ کے خراب
ہوویگا موقوف ہراک کا عذاب

جزائی

جب فرشتے حکمِ حق یون پائینگے
رُو برو حضرت کے اوسکو لائینگے
عذر خواہی کرکے اوسدم شاہِ دین
اوسکو لے جاوینگے فردوسِ برین
کر تشفی بولینگے یون مُصطفےٰؐ
اُمّتی مجھسے نہو ہرگز خفا
جانتا مین تجھپہ ہے ایسا الم
مین نرکھتا اپنا جنّت مین قدم
ایسے مشفق ہین شفیع المذنبینؐ
عرض کرنیکی کچھہ اب حاجت نھین
یا شفیعِ حشرؐ سب نبیونکےؑ شاہ
ہمپہ ہو اک مہربانی کی نگاہ
ہے ہمارا حال اورونسے جُدا
ہم گناہونمین ہین ایسے مُبتلا
کیا کرین میزان پہ جاکر غم زدے
سب دفاتر ہین سیہ اعمال کے
اِس سیاہی کو مٹا دو یا نبیؐ
ہمکو دوزخ سے بچا دو یا نبیؐ
اوسکو بھی بخشائیے رُوزِ اخیر
ہے بڑا عاصی غلام دستگیر
یا آلٰہی از برائے مُصطفےٰؐ
پنجتن کی دوستی مین رکھہ سدا
یا الٰہی از برائے فاطمہؓ
ماتمِ شبیر مین کر خاتمہ

ہجرت فرمانا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا مکّہ معظمہ سے مدینۂ منورہ کو۔

جب کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے معراج کی خبر ملک عرب مین چو طرف مشہور ہوئی تب بہت سے لوگ اہل عرب سے آپ پر ایمان لائے۔ اور بعضے مشرک رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کو۔ اقسام کے تکالیفات دینا شروع کئے۔ جناب باری سے

فرمان نازل ہوا کہ - اے میرے حبیبؐ اب تم مکہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت کرو - پس خواجۂ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم بفرمان رب جلیل ہمراہ مصعب اور ابن ام مکتوم - اور ابن مسعود - اور بلال رض اور سعد وغیرہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین - جملہ چھتیس صحابہ کو حضرت امیر حمزہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ مدینہ منورہ کو روانہ کردئے - اور آپ منتظر حکم ثانی کے رہے -

ابو جہل لعین نے حضرت کے مار ڈالنے کی مشورت کافرون سے کر رہا تھا کہ ابلیس علیہ اللعنۃ - ایک پیر مرد کی صورت بنکے اون کافرونکے پاس آیا - اور مشورہ مین اونکے ساتھ ہو کر کہا کہ - آج محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کا سر کاٹنا چاہئے - چنانچہ ابو جہل نے - اس کام کے لئے بیس ۲۰ آدمیون کو اہل قریش سے متعین کیا تھا - کہ جبرئیل ع نے آکے حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کو کفار کے اس مشورہ کی خبر دیئے اور حکم اللہ کا سنائے کہ - اے محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم آپ آجکی شب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بستر پر سلا کے - حضرت ابو بکر صدیق رض کو ہمراہ لیکر مکہ سے مدینہ کے طرف ہجرت کیجئے - اب تمام کام اسلام کے وہین انجام پاوینگے -

روایت ہے کہ غرۂ ربیع الاول شب دوشنبہ نبوت کے تیرہوین ۱۳ سال

اور شب

اور شب معراج سے آٹھ مہینے کے بعد ترپن سال کی عمر مین آپ نے مکۂ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمایا۔ اوسی شب ابوجہل کے مقرر کئے ہوئے بیس ۲۰ آدمیون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دولتخانہ کا محاصرہ کیا۔ مگر اللہ جل شانہ نے اونپر ایک ایسا خواب مسلط کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسی شب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بستر پہ سلائے آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ کے ہمراہ اوس محاصرہ سے نکل گئے بعد ایک ساعت کے ابلیس نے اون آدمیون کو نیند سے ہوشیار کرکے کہا کہ اے یارو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھاگ گئے۔ وہ بیسون آدمیون نے ننگے شمشیرین لیکر حضرت کے بستر پر آئے دیکھا کہ حضرت علی رض حضرت رسول خداؐ ۔ بستر پر آرام کر رہے ہین۔ بیدار کرکے پوچھا کہ محمدؐ کہان ہین آپ نے کہا مجھکو معلوم نہین۔ آخر ابوجہل کو خبر کئے۔ شیطان نے کہا کہ ائے ابوجہل مین جانتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رض کو ہمراہ لیکر مدینہ کے طرف بھاگے ہین۔ جلدی سے پیچھا کرنا چاہئے کہ وہ۔ غار اطحل جبل ثور مین چھپ رہینگے۔ پس تمام قریش نے پہلے ابوبکر صدیق رض کی خانہ تلاشی کی۔ بعد مدینہ منورہ

کی راہ لی ۔ اس عرصہ مین حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول مقبولؐ کو خبر دئے کہ تمام قریش آپکی ایذا رسانی کے قصد سے آپکے پیچھے آرہے ہین آپ غار الجبل مین چھپ رہئے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ویسا ہی کیا ۔ خدا کے حکم سے ایک مکڑی نے اوس غار کے دروازے پر جالا تان دیا اور کبوترون نے ۔ اوسمین بیضے دئے ۔ اور جبرئیل ع نے آکر اوسپر خس وخاشاک ڈال دیا تاکہ غار کہنہ معلوم ہو اور کفار نہ پہچان سکین ۔ جب کفار ۔ اوس مقام پر پہونچے از حد تلاش کئے پتا نہین پایا شیطانِ لعین نے چاہتا تھا کہ انسان کی شکل نبکر متلاشیونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پتا دکہلائے ۔ جبرئیل علیہ السلام نے بحکم رب جلیل اوس لعین کو ایک پر اپنا ایسا مارا کہ ۔ وہ دریاے محیط مین جاگرا ۔ آخر کفار وہان سے مایوس واپس ہوئے ۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین دن تک اوس غار مین سربسجدہ رہے اور حضرت ابو بکر صدیق رض نے ۔ جو دیکھا کہ اوس غار کے اندر چارون طرف سانپ اور بچھو کے بہت سے سوراخین ہین ۔ اپنے جسم کے کپڑے اور دستار پہاڑ کر اون سوراخونکو بند کیا تسپر بہی اوس غار مین ایک سوراخ اور باقی رہا ۔

اور ابو بکر رض

اب ابوبکر رضؓ کے پاس سوائے زیر جامہ کے کوئی کپڑا باقی نرہا تہا کہ جس سے اوسکو بند کرتے۔ آخر ابوبکر صدیقؓ نے اوس سوراخونکو اپنے پاؤن سے بند کرکے بیٹھے رہے۔ اور اوس غار مین سالہائے سال سے ایک اژدہا بہ تمنائے قدمبوسی آنحضرتؐ رہتا تھا جبکہ اوسکو باہر نکلنے کوئی راستہ نہ ملا۔ حضرت ابابکر صدیقؓ کے پاؤن کو ڈسا۔ زہر نے ایسا اثر کیا کہ۔ ابوبکر رضؓ کے جسم مین لرزہ پڑہ گیا۔ تاہم آپنے اپنے پاؤن کو سوراخ سے ہرگز نہ ہٹایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ بعد نماز کے ابوبکر رضؓ کا یہہ حال دیکہکر استفسار کیا کہ یا ابوبکر رضؓ تمہارا کیا حال ہے۔ ابوبکر رضؓ نے تمام حال ظاہر کیا تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ پاؤن اپنا ہٹا لو جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنا پاؤن کہینچ لیا۔ پس اوس سانپ نے سوراخ سے باہر نکلا۔ حضرت کے قدمبوس ہوکر آپ پر ایمان لایا۔ پھر اوسی سوراخ مین داخل ہوا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضؓ کے اوس زخم پا کو اپنی زبان سے تین مرتبہ چوس چوس کر تہوکا۔ حق تعالی نے شفائے کامل بخشی۔ چوتہے روز آپ اوس غار سے نکل کر مدینہ کے طرف روانہ ہوئے۔

جب آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کراع الغنیم مین پہونچے وہان کا سردار۔ بریدہ اسلمی نے آپکے تشریف لانیکی کیفیت سنکر سات سو آدمی کے ہمراہ آپکا استقبال کیا۔ اور سب کے سب مشرف بہ ایمان ہوئے۔ وہانسے ربیع الاوّل کی سولہوین تاریخ دو شنبے کے دن۔ قُبَا مین پہونچے۔ قبا مدینۂ منورہ کے قریب ایک بستی کا نام ہے۔ وہانکے بہت سے لوگ بھی مشرف باسلام ہوئے۔ جب مدینۂ منورہ مین آپکے تشریف آوری کی خبر مشہور ہوی تمام سردار وہانکے معہ صحابہ جو پہلے سے مدینہ پہونچہ گئے تہے حضرت عمرو حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ رسول خدا کا استقبال کرکے آپکو لیگئے۔ آپ بیسوین ربیع الاول جمعہ کے روز داخل مدینۂ منورہ ہوکر ابوایوب کے گہر مین قیام پذیر ہوئے۔

بیان فضیلت زیارت روضۂ منورہ اور مختصر احوال سفر بیت اللہ شریف اور مدینۂ منورہ کا۔

سبحان اللہ مومنون کیا خوب شہر مدینہ ہے کہ گلستان ارم جسکے روبرو خجل و شرمندہ ہے۔ بقول مؤلف۔

قصیدہ

آے مومنن

آنکھون مین مرے پھرتے ہین انوارِ مدینہ
جلوہ مجھے دکھلاتے ہین سردارِ مدینہ

فردوسِ برین کا ہے یہہ نقشہ ذرا دیکھو
چلکر ابھی تم کوچہ و بازارِ مدینہ

حورانِ بہشتی ابھی آجائین نکل کر
ہوجائے میسر کبھی دیدارِ مدینہ

واژونیٔ قسمت کو چلو لیکے وہان پر
بگڑی کو بنا دیتے ہین مختارِ مدینہ

روضے کے قرین رہنے کے قابل تو نہین ہون
بستر ہی لگالون پسِ دیوارِ مدینہ

خورشیدِ فلک کی مجھے گرمی کا نہین ڈر
سائے کے لئے کافی ہین اشجارِ مدینہ

تھوڑی سی زمین مجھکو عطا کیجئے مولا
مدفن کیلئے مین بھی ہون حقدارِ مدینہ

اوصاف سنا کرتے ہو جاکر ذرا دیکھو
کس شان سے معمور ہے دربارِ مدینہ

بخشش ہین عنایتین سخاوتین کہون کیا
دنیا سے نرالی ہے یہہ سرکارِ مدینہ

جان تن سے نکل جاتی ہے سُننے کو تڑپکر
ہوتے ہین جہان صدق سے اذکارِ مدینہ

جس دلمین عداوت ہے مدینے کی سراسر
ہر وقت چبھا کرتا ہے ہر خارِ مدینہ

سُننے کو چلے آتے ہین رحمت کے فرشتے
جسوقت لکھا کرتا ہون اشعارِ مدینہ

ادنی سے ہو اوصاف مدینہ کا بیان کیا
اللہ ہی کو روشن ہین سب اسرارِ مدینہ

بلبل ہو نہین شیدا گلِ رخسار نبی کا
مسکن مرا تحقیق ہے گلزار مدینہ

کیون کر نہو وہان حبیب کبریا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم رونق افزا ہین ۔ اور بعد وصال کے وہان آپکا روضۂ منورہ بنا سچ تو یہہ ہے کہ

پروردگارِ عالم نے اوس سرزمین کو عجب شرف بخشا ہے کہ راتدن وہان ابرِ رحمت برستا ہے - فرشتے اوسکی زیارت کو آتے ہین - اور جبرئیلؑ وہانکی پاسبانی کرتے ہین خوشا حال اون بندگانِ مومنین کا جو وہان جاتے ہین - اور سعادتِ دارین پاتے ہین - اور پانچون وقت کی نمازین مسجد نبوی مین گذارتے ہین - ایک ہم عاجز ولاچار بے بضاعت ہین جو ہر سال ہجرِ رسولِ مقبول مین بیقرار ہو کر یہ عرض کرتے ہین - بقولِ مؤلف -

قطعہ

نہ ہم ہین مدینے کو جانے کے قابل
نہ فرقت کے صدمے اوٹھانیکے قابل
کسطرح سے دیکھین قبرِ پیمبر
یہ حسرت ہے دلکی مٹانے کے قابل
وہ نورِ خدا ہے مین کسطرح دیکھون
یہ آنکھین نہین ہین لڑانیکے قابل
مرا دل پیمبر کے رہنے کی جا ہے
یہ بستی ہے ویران بسانیکے قابل
وہ گیسو نہین ہین ہین دامِ محبت
یہی دام ہین دل پھنسانیکے قابل
کب ابرو تمہارے ہین عاشقکے حق مین
ہین خنجر گلے پر چلانے کے قابل
نہین سوزِ تپِ عشقِ احمد سے خوش ہون
یہ آتش ہے دلکو جلانے کے قابل
فراقِ پیمبر مین روتا ہون ہر دم
یہ آنکھین ہین دریا بہانیکے قابل
یہ ارشادِ حضرت کا عکس ہو گا
مدینے مین اب ہے تو آنے کے قابل
نہوتی جو دل مین نبیؐ کی محبت
یہ پہلو مین کب تھا بٹھانیکے قابل

جگہ مجہکو دہلیز پر اپنے دیجے
نہین ہون مین در در پھرانیکے قابل

نہ تھا کوئی تمسا نبیؐ اور مرسل
یہہ بار شفاعت اوٹھانیکے قابل

ثواب درود پیمبر ہے بیحد
یہہ دولت ہے ہر دم کمانیکے قابل

کہینگے گنہگار دامن پکڑ کر
نہین کوئی ہمکو چھڑانیکے قابل

ہے مداح جب آپکا حق تعالے
زبان میری کب ہے ہلانیکے قابل

وہ ہون روسیاہ پیش حق روز محشر
یہہ صورت نہین ہے دکہانیکے قابل

زمانہ شریعت سے خالی ہے بالکل
نہ کیونکر قیامت ہو آنیکے قابل

یہہ دوزہ دنیا ہے مکار تحقیق
نہین اس سے دل ہے لگانیکے قابل

ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ مین کب پورا مسلمان ہونگا۔ ارشاد ہوا کہ۔ جسوقت تو دوست رکھے اللہ کو۔ اوس شخص نے التماس کیا۔ کس چیز سے پہچانی جاوے دوستی اللہ کی۔ فرمایا جب تو دوست رکھے اوسکے رسولؐ کو۔ یعنے دوستی اللہ کی محبتِ رسولؐ ہے۔ بیشک جو لوگ محبتِ رسولؐ مین قوی ہین۔ اون کا ایمان بہی قوی ہے۔ اور جو لوگ آپکی محبت مین ضعیف ہین۔ اون کا ایمان بہی ضعیف ہے اے ایمان والو جبکہ مدار ایمان کا محبتِ کامل ساتھ اللہ اور رسولؐ کے

رکھا گیا ہے۔ تو تمکو لازم ہے کہ اطاعت رسول کی کرین تا کہ خدا اور رسول تم سے راضی رہین۔ حضرات مثل مشہور ہے کہ حُبّ الوطن از مُلکِ سُلیمان خوشتر۔ باوصف اسکے کہ جن حضرات کے دلون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا عشق کامل ہے وہ اپنے وطن اور مِلک و املاک کو چھوڑ چھاڑ کر مدینۂ طیّبہ اپنا حُبّ الوطن قرار دیکے شبانہ روز اپنے حبیب کے روضہ کا جلوہ دیکھتے۔ اور پنج وقتہ حضورِ نبوی مین سلام عرض کرکے سعادتِ دارین حاصل کرتے ہین سُبحان اللہ مسلمانون جسطرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم اشرف المخلوقات ہین اسیطرح وہ مقام کہ جہان آپ اب رونق افروز ہین کونین پر شرف رکھتا ہے وہ کون مقام ہے۔ وہ مدینہ عرش کا نگینہ ہے جسکی فضیلت مین بہت سے احادیث وارد ہین سُبحان اللہ کیا مرتبہ ہے زائران مزار اطہر کا۔ ملاحظہ ہو حدیث شریف کہ۔ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔ یعنے جس شخص نے میری وفات کے بعد میرے قبر کی زیارت کی گویا مجھکو زندگی کی حالت مین دیکھا۔ دوسری حدیث مین وارد ہے کہ۔ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔ یعنے

جس شخص نے میرے قبر کی زیارت کی قیامت کے دن اوسکی شفاعت مجھپر واجب ہے۔ خوشا نصیب اونکے کہ جنہون نے زیارتِ مقدس سے روضۂ حضور کے مشرف ہوکر مستحق اِس نعمتِ عظمیٰ کے ہوتے ہون عشاق کے لئے تو وہانکی گدائی یہانکی شاہی سے افضل تر ہے۔ خدا جمیع دیندار بھائیون کو نصیب کرے کہ مدینۂ منورہ کو اپنا حب الوطن بنالین۔ بقول مؤلف۔

قصیدہ

جب مدینہ فضلِ حق میرا وطن ہوجائیگا
دور میرے دل سے سب رنج و محن ہوجائیگا

آرزو ہر چند تھی کیا کیا مدینے کی مجھے
مین نہ سمجھا تھا عدو چرخِ کہن ہوجائیگا

جب گرینگے آنکھہ سے آنسو مرے پیشِ نبیؐ
خود بخود دریائے رحمت جوش زن ہوجائیگا

بوئے زلفِ مصطفیٰ لائے ختن مین گر صبا
ہے یقین بے آبرو مشکِ ختن ہوجائیگا

حق تعالےٰ خود کیا ہے نامِ اقدس کا ادب
بے ادب جو نام لے ٹکڑے دہن ہوجائیگا

لطف فرماؤ ذرا جلوہ دکھاؤ یا نبیؐ
رونمائی پر تصدق جان و تن ہوجائیگا

خاک کھائیگی نہ اور آتش جلائیگی مجھے
آپکا دامن اگر میرا کفن ہوجائیگا

دل گلستان بنگیا ہے داغہائے عشق سے
لائے تشریف اب سیرِ چمن ہوجائیگا

جب گئے رہبر لحد مین آپکا ہو یا نبیؐ
خود خوشی سے دیکھنا ٹکڑے کفن ہوجائیگا

جو کروگے حشر مین تم فیصلہ ہر ایک کا
بس وہی منظورِ ربِّ ذو المنن ہو جائیگا

لُطف دونا ہوئیگا کوثر کا اوسدم یا نبیؐ
آپ کا شامل اگر آبِ دہن ہو جائیگا

جو قصیدہ نعتیہ مین نے لکھا ہے یا رسولؐ
صاد اوسپر ہو تو وہ صدقِ سخن ہو جائیگا

آفتابِ حشر کا تحقیق اندیشہ نکر
سر پہ نعلینِ نبیؐ سایہ فگن ہو جائیگا

حضرات جسنے اپنی زندگی مین - بیت اللہ اور اللہ کے حبیبؐ کا روضۂ منوّرہ ندیکھا ہو - اوسکی زندگی بے نمکین ہے - اگرچہ وہ کیسی ہی کیسی عبادت کیا ہو - جنکو کہ اللہ اور اوسکے حبیبؐ سے قلبی محبت ہے وہ لوگ اگرچہ رمق برابر بھی استطاعت جانیکی نرکہتے ہون سب بے خود ہوکر بارگاہِ رسول مین عرض کرتے ہین -

بقولِ مؤلف

[illegible]

مین تڑپتا ہون مدینہ مین آپ آنیکے لئے
قصد فرماؤ نبیؐ مجھکو بلانیکے لئے

دیر سے منتظرِ دید ہین میری آنکھین
مجھکو ترساتے ہو کیون شکل دکہانیکے لئے

اے اجل مجھکو مدینہ کیطرف جانا ہے
کیون چلے آتی ہے بے وقت ستانیکیلئے

ہے تمنا میری مدفن ہو مدینے مین مرا
دو جگہ تھوڑی سی مرقد کے بنانیکے لئے

یا نبیؐ مین ہون گنہگار تو کیا غم اوسکا
آپ ہین نارِ جہنم سے بچانیکے لئے

ہجر مین سبزۂ عارض کے ہین بیتاب بہت
ہم ہین آمادہ بس اب زہر ہی کہانیکے لئے

ہم وہ عاشق ہین اگر روٹھہ بھی جائینگے کبھی
آئینگے احمد مختارؐ منانیکے لئے ::

مر بھی جاؤگے اگر ہجر مین تم آے تحقیق
ہے مسیحا مرا موجود جلانیکے لئے

پس ایسے لوگ کی امداد سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم خود غیب سے فرماتے ہین - اور اونکو پیار و محبت سے اپنے حضوری مین یاد کرتے ہین - اور یہہ غریب آمادۂ سفر ہوکر اپنے احباب اور دوستو سے رشتۂ الفت توڑکے کہتے ہین - بقول مؤلف -

نظم

دوستو یثرب پرنور کو جاتے ہین ہم
توڑکر رشتۂ الفت کو تمہارے ہم بھی
تم بھی یثرب کو چلے آؤگے انشاء اللہ
ہے یہی اپنی دعا جلد مدینہ پہونچین
خاک ملجاتی ہے جسوقت درِ اقدس کی
ہم بھی ہین شیفتۂ شمع رُخ نورانی
ہم ہین بیمار شب ہجر پیمبرؐ سے بہت
شرم سے ابر مین چھپ جاتا ہے خورشید فلک
قتل کو اپنے نہین تیغ کی حاجت حضرت
قصر جنت سے بھی پرنور لحد ہے اپنی

گر خدا چاہا تو واپس نہین آتے ہین ہم
دولت دید کو حضرت ہی سے پاتے ہین ہم
شاہ کو یاد تمہاری ہی دلاتے ہین ہم
روکے ہاتہہ اپنے طرف عرش کے اوٹہاتے ہین ہم
اپنے آنکھونکا اوسے سرمہ بناتے ہین ہم
مثل پروانہ پر و بال جلاتے ہین ہم
دشت یثرب کی ہوا ہو تو شفا پاتے ہین ہم
رُخ پرنور پیمبرؐ کو جو دکھلاتے ہین ہم
دیکھکر ابرو خمدار کو مرجاتے ہین ہم
دلکے داغونمین عجب روشنی پاتے ہین ہم

ہجر مین آپکے اشکونکو بہا کر ہر روز
فردِ اعمال سے عصیانکو مٹاتے ہین ہم

خوف خورشیدِ قیامت کا نہین ہے مطلق
دامنِ احمدِ مختارؐ مین چھپ جاتے ہین ہم

غمِ شبیرؑ مین جب اُٹھتا ہے آہونکا دہوان
ابرِ رحمت کو سدا قبر پہ پاتے ہین ہم

سنکے فریادِ غمِ شبیرؑ کے حیدرؓ نے کہا
ترے امداد کو اے لختِ جگر آتے ہین ہم

یاد آتی ہے شہادت جو شہِ بیکس کی
چشم سے خونِ جگر اپنا بہاتے ہین ہم

دادخواہی کے لئے رو کے کہا زہراؓ نے
بند آنکھین کرین سب حشر مین آتے ہین ہم

پیاس مین جب حضرتِ شبیرؑ کی یاد آتی ہے
صورتِ ماہیِ بے آب تڑپ جاتے ہین ہم

حیف پابندِ شریعت نرہے دنیا مین
ہین خفا پیارے نبیؐ جاکے مناتے ہین ہم

تنگ دستی نے پہونچنے ندیا تیرے کوے
یا خدا تجھکو گواہ اپنا بناتے ہین ہم

چشمِ حق بین سے تجھے دیکھتے ہین یا اللہ
حشر مین دولتِ دیدار کو پاتے ہین ہم

بختِ خوابیدہ اگر جاگے تو ہم اے تحقیق
بستر اپنا درِ اقدس پہ لگاتے ہین ہم

برخلاف اسکے جسکے دل مین کہ شوق زیارت بیت اللہ شریف اور روضہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہین ویسے اچھے سے اچھے ذی مقدرت بہی ہاتہہ پاؤن پہیلا کر قافلہ کا منہ تکتے رہجاتے ہین ۔ اور اپنے بدنصیبی پر کف افسوس مل ملکے روتے ہین اور وہ غریب ضرور بارگاہِ رسولؐ مین پہونچکر زیارت سے مشرف ہوجاتے ہین

جلکہ حجاز

جبکہ حجاج سفر بحری و بری کے سیکڑون تکالیف سہکر داخل مکۂ معظمہ ہوجاتے ہین۔ تمام مصائبات سفر بہول جاتے ہین اور زیارت بیت اللہ سے مشرف ہوکر ہشاش و بشاش یہہ عرض کرتے ہین

قصیدہ

جب خدا کے فضل سے کعبہ نظر مین آگیا
دل نظر مین آگیا مولا نظر مین آگیا

بیخودی نے کردیا پیدا عدم ہی کا وجود
اوٹھگیا پردہ تو بس عنقا نظر مین آگیا

لن ترانی رہگئی جب مہربانی تونے کی
آگ کو موسیٰ گئے جلوہ نظر مین آگیا

چشم وحدت نے کیا مین تو کا قصہ فیصلہ
اونکو جو ڈہونڈا تو رخ اپنا نظر مین آگیا

آپکو دیکھا جو مین نے اوس صنم کو دیکھکر
مظہر حق برزخ کبرا نظر مین آگیا

پہونچے مکہ بھی تو کب مقصود دل حاصل ہوئے
ہان مدینہ کا فقط رستہ نظر مین آگیا

جسکو بینائی ہو خاک مدینہ سرمہ ہے
آنکھہ کے امراض کا نسخہ نظر مین آگیا

جب زیارت کعبہ اور جملہ مراتب حج سے فرصت ملتی ہے۔ اشتیاق دیدار مدینہ منورہ مین ساعت بساعت عشاقونکے دلون پر سانپین لہراتے جاتے ہین تو بیتابانہ یون عرض کرکے زار زار روتے ہین۔ بقول مؤلف۔

قصیدہ

جو جاگے بخت خفتہ ہم مدینہ جا کے بستے ہین
عجب کچھ تیرہ بختی ہے زیارت کو ترستے ہین

جو روتے ہین دُرِ دندانِ احمد کے تصور مین — ہمارے دیدۂ تر صورتِ نیسان برستے ہین
ڈسا کرتی ہے ہر دم یادِ ابرو صورتِ عقرب — تصور گیسوون کے مار بنکر ہمکو ڈستے ہین
اجل سر پر کھڑی ہے ہم بھی ہین مرنے پہ آمادہ — جو ہو دیدارِ حضرت ہم کمر کو اپنے کستے ہین
بوقتِ نزع دیدارِ نبی ہوتا ہے جب حاصل — نکلتی ہے اوسی دم روح تن سے اور ہنستے ہین

یقیناً عاقبت باخیر ہوگی تیری اے تحقیق
کہین ایمان والے مکر مین شیطانکے پہنستے ہین

بعد حج کے تخمیناً آخر ذیحجہ تک قافلہ شہر مکہ مین قیام پذیر رہتا ہے۔ اور وہانکے تمامی متبرک مقامات کی زیارت کی جاتی ہے۔ اور شایقینِ مدینے کو بعد انفراغِ حج کے دس بیس روز تک مکہ مین رہنا بھی ازحد شاق گذرتا ہے۔ اور اہالیان مکہ بڑے ہمدردی کے ساتھ عاشقانِ محمدی کے خبرگیران رہتے ہین۔ جب کوئی شخص کسی عاشقِ رسول سے اسقدر بیقراری اور بےصبری کا سبب دریافت کرتا ہے۔ تو وہ زبانِ حال سے یہہ عرض کرکے روتا ہے۔ بقول مولف

قطعہ

ہے جنون جوش پہ دل میرا سنبھلتا کب ہے — دشتِ یثرب کے سوا جی بھی بہلتا کب ہے
بس رہا ہے مری آنکھون مین وہانکا نقشہ — دیکھیین بوسہ درِ پُرنور کا ملتا کب ہے
دل مرا صورتِ سیماب تڑپتا ہے بہت — آپکے ہجر مین آرام اوسے ملتا کب ہے
دیکھنا کب مین پہونچتا ہون درِ اقدس پر — راستہ یثربِ پُرنور کا کھلتا کب ہے

نموہی کرہ

سر بھی کٹ جائے تو فرمان بجا لاونگا
کچھہ غلام آپکے احکام سے ٹلتا کب ہے
جو شریعت کو نہین جانتا ہے خضر تلک
راستہ اوسکو طریقت کا بھی ملتا کب ہے
آپ اگر چاہین تو مین روضے پہ آسکتا ہون
مین ہون لاچار بہت بس مرا چلتا کب ہے
مین بہت مفلس و نادار ہون اے شاہ حجاز
نہین معلوم تصدق مجھے ملتا کب ہے

دور افتادہ ہے تحقیق تڑپتا ہے بہت
آپ چاہین نہ جسے قرب اوسے ملتا کب ہے

جب عاشقان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا دل عشق و محبت مین از حد بیقرار ہو جاتا ہے تو اونکے تسکین کے لئے غیب سے یہہ آواز آتے ہین۔

قصیدہ

چلکے اے عاشقو اب شہر مدینہ دیکھو
خوب اللہ کے محبوب کا روضہ دیکھو
نور ہے مسجد والا کا تجلی دیکھو
آنکھہ مین رکھلو جو وہ گنبد خضرا دیکھو
اشتیاق شہ والا مین بہت سارے روئے
اب چلو طالب و مطلوب کا جلوا دیکھو
عمر بھر کرتے تھے جس جائے پر آنیکی دعا
آج اوس جا پر ہمے اللہ نے لایا دیکھو
کرتی ہے سہنا مس قلب کو خاک طیبہ
آگ مین ڈالو جو اکسیر کا نسخہ دیکھو

ہند مین رہکے عبث کرتے تھے فریاد و فغان
دوستو چلکے ذرا یثرب و بطحا دیکھو

اور بعض حضرات جو مدینہ منورہ مین ہجرت سے رہنے کا قصد کرکے جاتے ہین اونکو سب سے زیادہ یہہ فکر ہر وقت لاحق رہتی ہے کہ۔ آیا ہمارے آقا ہمکو اپنے شہر مین رہنے کی اجازت دیتے ہین یا نہین۔ کیونکہ اکثر تجربہ کئے ہوئے لوگ کا مقولہ ہے کہ۔ سرکار دو عالم جسکو چاہتے ہین اوسکو شہر مدینہ مین رہنے کا حکم دیتے ہین اور جسکا رہنا پسند نہین فرماتے اوسکو واپس کر دیتے ہین۔ اسلئے مکہ ہی سے نہایت عجز و انکساری کے ساتھہ استجازتی معروضعات حضور نبوی مین عرض کرتے جاتے ہین۔

بقول مولف۔

قصیدہ

سوئے یثرب مرے آقا مجھے اب آنے دو
آپ سے رہکے جدا یون ہی مرجانے دو

بھہ عدو چرخ کہن کینہ ہے قسمت سے مری
ہجر احمد صلعم کا اسے اور بھی غم کہانے دو

در اقدس پہ بلانیکا ارادہ کب ہے
دل مین جو بات ہے منہ پر تو ذرا آنے دو

آپکے دامن رحمت کی ہوا لے لیکر
آتش عشق کو دل کی مرے بھڑکانے دو

دل ہے بیمار تپ ہجر سے از حد میرا
دشت یثرب کی بھلا کچھہ تو ہوا کہانے دو

آپکی زلف کا جب سر مین ہوا ہے سودا
بنکے وحشی مجھے جنگل ہی بہٹک جانے دو

دل و جان ہوگئے ہین عشق مین تیرے مجنون
لاکہہ روکو نہین رکتے ہین یہہ دیوانے دو

پہلے

آپکے چہرۂ انور سے ہٹا دو پردہ
جو تمنا ہے مرے دل کی نکل جانے دو

روح کہتی ہے ابھی تن سے نکل جاوینگی
مرے محبوب کا جلوہ تو نظر آنے دو

تیغ ابرو کا تمہارے مین ہوا ہون عاشق
سر یہہ حاضر ہے اوسی تیغ سے کٹجانے دو

پتلیان آنکھہ کی کہتی ہین تڑپکر مجھسے
شوق دیدار مین چلمن سے نکل جانے دو

بادہ خوار وہ نہین تمہارے جو ہو اونمین شامل
مئے وحدت کے کہلے رہتے ہین میخانے دو

رند گویا ہین مری چشم کی مخموری پر
بادۂ حب نبیؐ کے ہین یہہ پیمانے دو

شانہ بنکر مرے مژگان کی تمنا ہے یہی
زلف احمدؐ ہین پریشان ہمین سلجہانے دو

سبزۂ عارض رنگین کا جو آتا ہے خیال
دل یہہ کہتا ہے زہر گہول کے پیجانے دو

دلو جانکو مرے کچھہ خوف نہین جلنے کا
شمع رخسار نبیؐ کے ہین یہہ پروانے دو

کیون نہ روشن ہو جہان نور سے اونکے ایدلؔ
گوش احمدؐ کے جو حسنینؓ ہین دُردانے دو

حمد حق نعت نبیؐ جو مین لکہا کرتا ہون
درد دل کیلئے یہہ ہین تحقیق شفاخانے دو

جسوقت قافلہ مین مدینہ منورہ کے طرف کوچ کا روز اور تاریخ سنائی جاتی ہے۔ عشاق محمدیؐ اوس روز کو گویا روز عید سے بہی فزون تر جانتے ہین۔ اور محبان رسول مقبولؐ و جان نثاران حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس دنکے آمد آمد کی انتظاری اس درجہ رہتی ہے۔ جیسے حجاج کو نہم ذیحجہ کا اشتیاق رہتا ہے۔

بارے بافضالِ ایزدی جب وہ روز آجاتا ہے۔ صبح صادق حجاج کا قافلہ بسواری شتر یثرب کے طرف روانہ ہوتا ہے۔ اور حجاج بفراقِ کعبہ یہ عرض کرکے روتے ہین۔

قصیدہ

لیچلو داغِ فراقِ کعبہ دلپر لیے چلو
اس غمِ دوری کو بہی پیشِ پیمبرؐ لیچلو

ہان کرامن کاتبین اب دہوئے جاتے ہین ورق
تا مدینہ جرم کا ہمراہ دفتر لے چلو

عاصیو بہتے رہین اشکِ ندامت چشم سے
نذر وان دینی ہے دامان بھر کے گوہر لیچلو

جو دعا مانگو مدینے مین وہ ہوتی ہے قبول
حسرتین جتنی ہین دلمین سبکو یکسر لے چلو

معصیت آلودہ عاجز ہے غلام دستگیر
اوسکو بہی شاہنشہِ عالم کے در پر لیچلو

جب قافلہ مکہ سے روانہ ہوتا ہے۔ عاشقان رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مارے خوشی کے اپنے جامہ مین پہولے نہین سماتے ہین کوئی تو بار بار سلام عرض کرتا جاتا ہے۔ اور کوئی ورد درود مین مشغول رہتا ہے۔ نہ کسی کو کہانے پینے کی خواہش رہتی ہے اور نہ کسیکو دہوپ کی تابش کا خیال رہتا ہے اور نہ مصائباتِ سفر کا رنج وملال بہرحال ہر ایک کا دل اپنے محبوبؐ کے روضۂ اقدس کا جلوہ دیکہنے کی تمنا مین چور اور نشۂ بادۂ حبِ نبیؐ سے

مخمور ہوکر کچہ عرض کرتا جاتا ہے۔ بقول مؤلف۔

قصیدہ

دل سنبھل جائے کسیطور سے دیوانے کا ۔۔۔ وہ بھی دن آئے مدینہ مین پہونچہ جانیکا
جسکو بہاتی ہے مدینہ کی فضا اے بلبل ۔۔۔ قصد کرتا نہین فردوس مین وہ جانیکا
یا نبیؐ شربتِ دیدار سے صحت بخشو ۔۔۔ مین بہی بیمار ہون حضرتؐ کے شفاخانیکا
راتدن جلتا ہون مین شمع رُخ روشن پر ۔۔۔ حوصلہ کیا ہے مرے سامنے پروانیکا
قل ہو اللہ احد نشہ مین پڑہتا ہون مدام ۔۔۔ مئے وحدت سے عجب حال ہے مستانیکا
آپکے چہرۂ تابندہ سے اُٹھا ہے نقاب ۔۔۔ خوف کیونکر نہو پھر طور کے جل جانیکا
اے فلک جانے نہین دیتا ہے کیون تو مجکو ۔۔۔ کیا ارادہ ہے ترا ہجر مین ترسانیکا
فکر خامے کی ہے لکھنے کو ثنائے احمدؐ ۔۔۔ ہے ارادہ مرا سرخاب کے پر لانیکا
لبِ شیرین پیمبرؐ کی ثنا کا ہے خیال ۔۔۔ مجکو ملتا ہے مزا شیر وشکر کھانے کا
درِ پر نور پہ جسوقت پہونچہ جاونگا ۔۔۔ دمبدم سجدہ ادا ہویگا شکرانیکا

جب قدمبوسی حضرتؐ ہو میسر تحقیق
پھر نکر قصد مدینے سے پلٹ آنیکا

قافلہ جب روز بروز سیکڑون تکالیف اور مصائبات سفر سہکر کوچ بکوچ منزل بہ منزل طے کرتا ہوا کوہ مفرح تک پہونچتا ہے عشاق ہشاش وبشاش اپنے سواریون سے اوترکر اوسپر

چڑہتے ہین تو مدینہ منورہ وہانسے مدنظر ہوتا ہے ۔ پس عشاق دیکھکر بیتابانہ اپنے تمنائے دل کو ظاھر کرتے ہین ۔

بقولِ مؤلف ۔

مطلع

درِ احمدؐ پہ جب میرا گذر ہو
تو سنگِ آستان ہو اور یہ سر ہو

خدا جس روئے انور کا ہے عاشق
فدا اوسپہ نہ کیون شمس و قمر ہو

نبیؐ دوسرا پر مین فدا ہون
تصدق میرے مادر اور پدر ہو

چراغِ داغِ عشقِ مصطفیؐ سے
مرے دلکا ہی اب پُر نور گھر ہو

الٰہی نزع کا جب وقت آئے
جمالِ مصطفیؐ پیشِ نظر ہو

ق

صبا پونچا تو میری التجا کو
مدینے مین اگر تیرا گذر ہو

بلاتے کیون نہین پاس اپنے مجھکو
خفا کسواسطے آپ اسقدر ہو

مدینے مین مرون جا کر مین یارب
دعا مین میرے تو اتنا اثر ہو

خدایا نخل دلمین میرے پیدا
ترے عشق و محبت کا ثمر ہو

جنھین ہے خواہشِ فرزند یارب
بحقِ مصطفیؐ انکو پسر ہو

الٰہی بانیِ محفل پہ ہر دم
ترے فضل و کرم کی یک نظر ہو

طفیلِ محفلِ میلادِ حضرتؐ
فزون تر قصرِ جنت سے یہ گھر ہو

ثنا خوانِ محمدؐ ہون مین تحقیق
مجھے کیا روزِ محشر کا خطر ہو

ضرات

حضرات۔ مدینہ منورہ کوہ مفرح سے چار کوس کے فاصلہ پر رہتا ہے جب قافلہ وہان سے کچھ آگے بڑھتا ہے تو ہمارے سرکار دو عالم کی گنبد مقدس کے چارون قبے مثل برجیون کے عشاقون کے مد نظر ہوتے ہین فوراً اونکی اشتیاق بھرے سینے چور چور ہو جاتے ہین۔ اور بیساختہ یہہ اشعار زبان حال سے نکل آتے ہین۔

قصیدہ

جب کوہ مفرح سے مدینہ نظر آیا
فرحت کے کرامت کا خزینہ نظر آیا

ہر سنگ سی ہر برگ سی ہر ذری سی وانگے
یک جلوۂ تابوت سکینہ نظر آیا

امواج مصیبت کے طلاطم کا گیا ڈر
جو رحمت عالم کا سفینہ نظر آیا

ملتا ہے اسی باب سے بس قرب الٰہی
کیا قرب خداوند کا زینہ نظر آیا

تعظیم مدینے کا جو منکر ہے شقی ہے
یہہ اوسکی شقاوت کا قرینہ نظر آیا

کیا فضل مدینہ ہے کہ از فرط خجالت
مکے کے بھی چہرے پہ پسینا نظر آیا

صد شکرِ خدا سنگ درِ پاک جو چوما
پر نور یہہ اپنا رخ و سینہ نظر آیا

مسکین کے لئے در ترا ہی فخر سلیمان
ایمان کے خاتم کا نگینہ نظر آیا

سبحان اللہ وہ روضۂ منورہ کے گنبد کا نظر آنا وہ باغونکا سبزہ وہ شہر محبوب کے درختون کی ٹھنڈی ہوا کا چلنا ادہر پھولون کی کلیونکا چٹخ چٹخ کر کھلنا اور وہ خوشبو کا مہکنا۔ اور شبنم کی نونوار اور وہ چارون سمت نور ہی نور کی بہار عجب ہی عجب لطف دکھاتی ہے جنکی آنکھیں اوسوقت کا نظارہ

کرچکین ہیون بس اونہیں کا ہی دل کچھ جانتا ہے اور تمام عشاق اپنے اپنے سواریون سے پیادہ پا ہو جاتے ہین کسی نے جوش وخروش کے ساتھ صلی علی کا نعرہ مارتا ہے کوئی بار بار سلام عرض کرتا جاتا ہے اور کسی کا دل اختیار سے باہر ہو کہتا ہے۔

قصیدہ

نعمتِ حق کے خزانے پہ غریب آپہونچے — یعنے ہم آج مدینے کے قریب آپہونچے
راہ پر خطر تھی سامان بھی نہ تہا لیکن ہم — جذبۂ لطف سے باحالِ عجیب آپہونچے
تھے وہ بدبخت جو حج کرکے وطن کو بہاگے — روضۂ پاک تلک نیک نصیب آپہونچے
ہر دعا ہوگی مجاب اب تو ہماری بیشک — جبکہ ہم دور سے نزدیک مجیب آپہونچے
شکر حق کیا ہوا دا ہمسے بہلا ای مسکین — تا درِ روضۂ پرنور حبیب آپہونچے

حضرات قافلہ جب اسی شوق وذوق مین مستانہ وار جہومتا۔ اور اوس راہ کی سرزمین چومتا اپنے معشوق کے روضۂ منورہ پر مثل پروانہ نثار ہونیکی تمنا مین۔ بیر علی پر پہونچتا ہے۔ بیر علی باب مدینہ کے متصل ایک باغ اور ایک چاہ ہے۔ بس اوسی کنوین کا نام بیر علی ہے قافلہ کا وہین قیام ہوتا ہے وہ صبح صادق کا وقت اونٹونکا بولنا اور وہ لال ٹینون کا جہلا جہلا کر جلنا عشاق کا اشعار عاشقانہ پڑہنا عجب لطف دکہاتا ہے۔

قطعہ

معطر ہے منور ہے مصفا ہے اجالا ہے — نبی کا سبز گنبد نور کے سانچے مین ڈہالا ہے
بہار خلد آتی ہے نظر روضہ کی جہالی سے — مدینہ قطعۂ جنت ہے سب شہرون سے اعلی ہے

اہل مدینہ جوق جوق ہم دل مجروح اور کشتگان محبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم جگر پر مرہم مژدۂ وصال لگانے پیشوا تشریف لاتے ہیں اور ہر ایک سے خاطر و مدارات کے ساتھ فرماتے ہیں۔

قصیدہ

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو
آب زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جود شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو
دھوم دیکھی ہے در کعبہ پہ بیتابوں کی
اونکے کشتوں کا بھی حسرت سی تڑپنا دیکھو
خوب آنکھوں سی لگایا ہے غلاف کعبہ
قصر محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو
واں مطیعوں کا جگر خوف سی پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو
مہر مادر کا مزا دیتا ہے آغوش خطیم
جن پہ مانباپ فدا یاں کرم اونکا دیکھو
زینت کعبہ میں تھا لاکھ عروسونکا بناؤ
جلوہ فرما ہے یاں کونین کا دولہا دیکھو
دھو چکا ظلمت دل بوسۂ سنگ اسود
خاک بوسئی مدینے کا بھی رتبہ دیکھو
بے نیازی سی وہانکا نپتی ہوگی طاعت
جوش رحمت پہ یہاں ناز گنہ کا دیکھو
جمعہ مکہ کا تھا عید اہل عبادت کیلئے
مجرمو آؤ یہاں عید دوشنبہ دیکھو
غور سی سن تو رضا کعبے سی آتی ہی صدا
میرے آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

حجاج چاہ بیر علی میں غسل کرکے لباس فاقرہ سے درست اور عطر سے معطر ہو کر درود پڑھتے ہوئے ہمارے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ منورہ پر حاضر ہو کے باادب سلام عرض کرتے ہیں جنت کی

کیا رسی پر بیٹھتے ہیں ۔ حضرات خدا ہمکو اور تمکو بھی وہاں کی حضوری سے مشرف فرماوے تو بعد صلوات و سلام کے عرض کریں گے ۔ قطعہ

شکر ہے آج مدینہ میں غلام آپہونچے ۔۔۔ کشورِ ہند سے مشتاق سلام آپہونچے
یا نبی کیجیئے مقبول ہماری تسلیم ۔۔۔ شوق دیدار رہا ہمکو مدام آپہونچے

الغرض دس دن تک قافلہ مدینہ منورہ میں رہتا ہے حجاج دونوں وقت روضۂ مطہرہ پر حاضر ہوکر درود و سلام عرض کرتے ہیں ۔ حضرات مدینہ والوں کا کیسا مرتبہ ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مدینہ والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کریگا اس قدر جلد تباہ ہوجائیگا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے بھائیو مثل مشہور ہے کہ لیلا کا کتا بھی پیارا ہوتا ہے ۔ مجنوں کو اوسی کے دیکھنے کا سہارا ہوتا ہے میاں جو عاشقان رسول ہیں اونکو وہاں رہکر اپنے آقا کے غلاموں کے قدم چومنا ہی تسکین خاطر کے لیئے کافی ہے ۔ جب گیارہویں روز قافلہ مدینے سے رخصت ہوتا ہے تو شور محشر قافلہ میں برپا ہوتا ہے ۔ عشاق کا جدائی کی بے تابی سے رونا اور بلبلانا ۔ حجاج کا الفاظ رخصت زبان پر لاکے سلام رخصتی پڑھنا ۔ قیامت کا نمونہ بلکہ اوس سے بھی دونا ہوتا ہے جب قافلہ مدینے سے کچھ دور ہوتا ہے تو ہر حاجی حسرت کے نگاہوں سے پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتا جاتا ہے اور با چشم گریاں اور سینہ بریاں اس طرح کہتا ہے ۔

قصیدہ

یک بیک آہ کیا ہوا ہای مدینہ رسول
وصل تہا یا کہ خواب تہا ہای مدینہ رسول
ہجر مدینہ اور ہم جیتے ہیں زہر کہا کے ہم
جینے سے آتی ہے حیا ہای مدینہ رسول
زندگی ہو تو ہو وہاں موت بھی ہو تو ہو وہاں
وانکی فنا بھی ہے بقا ہای مدینہ رسول
دل سے جو پوچھتا ہوں میں رنج وملال کا سبب
کہتا ہے مجھسے دل مرا ہائی مدینہ رسول
مسکین وہاں سے جب چلے پھر کے بھی دیکھتے رہے
دیکھتے ہی دیکھتے چھپ گیا ہای مدینہ رسول

حضرات مدینۂ منورہ وہ مقام ہے کہ اسلام جہاں سے شایع ہوا۔ اور آخر زمانہ میں تمامی جہاں سے اسلام پھر وہیں چلا جائیگا۔ جس طرح سانپ پھر پھرا کر اپنے گھر میں چلا جاتا ہے۔ دجال مردود کا وہاں گذر نہیں اور برے لوگ وہاں رہ نہیں سکتے۔ مخبر صادق نے فرمایا ہے کہ مدینہ لوہار کی بھٹی ہے جس طرح لوہار کی بھٹی سے لوہا پاک وصاف ہو کر نکلتا ہے اسی طرح جو مومن مدینہ کو جاتا ہے زنگ عصیاں سے پاک اور صاف ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جب دجال کا خروج ہوگا وہ مردود تمام جہان میں گشت کریگا جب مکہ اور مدینہ اور بیت المقدس زادہم اللہ شرفاً وتعظیماً کے طرف جائیگا فرشتوں کو سرگرم محافظت پاکر وہاں سے بھاگے گا۔ ای بھائیو دجال کے نکلنے کی جو جو علامات حضرت رسول خدا نے بیان فرمایا ہے وہ سب اسوقت فی زمانہ پائے جاتے ہیں خدائے کریم اپنے فضل و

کرم سے ہمارے ایمان کو محفوظ رکھے۔ اور وہان کی حضوری سے مشرف فرمائے جیسا کہ کسی عاشق کا قول ہے۔ **قصیدہ**

مدینہ مرا اب وطن ہوا ٹھے
میری روح وان اور تن ہو الٰہی

مدینے میں لاشہ پڑا ہو ہمارا
میسر نہ گور و کفن ہو الٰہی

وہ نورانی قبہ وہ رحمت کا جلوہ
نظر میں وہ پیاری پھبن ہو الٰہی

ضریح مقدس کے پردہ کا میرا
کفن ہو الٰہی کفن ہو الٰہی

بہاریں ہوں جوبن پہ باغ حرم کی
یہ بلبل وہان نعرہ زن ہو الٰہی

اوٹھے جھومتا ابر اونکے کرم کا
شفاعت کی پڑھتی پھبن ہو الٰہی

قیامت میں پرچم نبی کے علم کا
میرے سر پہ سایہ فگن ہو الٰہی

گنا جائے مسکین بھی مداح اونکا
یہ مقبول میرا سخن ہو الٰہی

خدائے پاک نے اپ کو مجموعۂ محامد و فضایل بنایا ہے۔ اب یہاں ایک سوال عاید ہوتا ہے۔ کہ جب ہمارے حضور کا عالی مرتبہ ہے تو زمین پر قیام پذیر کیوں ہوے لازم تہا کہ مثل عیسیٰ علیہ السلام کے ہمارے آقا بھی اپنے مرتبہ کے لائق کسی آسمان یا عرش پر جلوہ گر ہوتے اس سے تو عیسیٰ علیہ السلام کا مرتبہ بڑا معلوم ہوتا ہے۔ اسکا پہلا جواب یہ ہے کہ ہمارے شفیع المذنبین کو امت کی محبت بغایت درجہ ہے۔ چنانچہ جناب باری

فرماتا ہے۔ **وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ** یعنے اللہ کی شان سے بعید ہے کہ آپ اپنی امت میں رہیں اور امت عذاب میں مبتلا ہو۔ اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار قریش کو اسلام کی دعوت کی اونہوں نے طرح طرح کی تکلیف پہونچائے اور آپ سے کہتے تھے کہ اگر تم سچے نبی ہو تو آسمان سے پتھر برسنے لگیں حضور تو رحمت العالمین ہیں یہ سنکر آپ کو خوف ہوا کہ مثل اور امتوں کے اس امت پر بھی اونکے سرکشی کی پاداش میں کہیں عذاب نازل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپکی تشفی اس آیہ کے نزول سے فرما دیا۔ کہ جب تک آپ ان لوگوں میں ہیں آپکے وجود باوجود سے یہ لوگ عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ اس لیے حضور نے فرش خاک اختیار فرمایا۔ دوسرا جواب اظہر من الشمس ہے کہ جو پلہ گران ہوتا ہے وہی جھک جاتا ہے۔ اللہ جلشانہ تمام دیندار بھائیوں کو اور دیندار بہنوں کو توفیق نیک دے کہ احکام خدا کے پابند اور عشق رسول معظم کے مبتلا ہوجائیں۔ اور خاتمہ خیر ہو اور مدینہ منورہ کے رزق نصیب ہوجائیں۔ وقت آخر جمال انور دیکھتے ہی دیکھتے خاتمہ ہوجائے بقول حضرت بلہار غفر اللہ ذنوبہ

قصیدہ

رسول اللہ آنا وقت آخر   جمال اپنا دکھانا وقت آخر

کرم سے شربت دیدار ہمکو
پلانا آ پلانا وقت آخر

ہمیں لیجاکے کوئی ڈالدینا
بہ زیر آستانہ وقت آخر

بلبل یسین کے نام محمدؐ
ارے لوگو پڑھانا وقت آخر

عیوض کلمہ کے بس نام محمدؐ
لحد تک کہتے جانا وقت آخر

پیالا ار کبھی کا پڑھکے صلواۃ
محبوؐ تم چھوڑنا وقت آخر

محمدؐ رحمت اللعالمین ہو
خدارا رحم کرنا وقت آخر

رہے جب قبر میں بلہار تنہا
وہاں تشریف لانا وقت آخر

محمدؐ جو رویا میں آئے تو ہوتے
مرا بخت خفتہ جگائے تو ہوتے

کبھی اپنا جلوہ دکھلائے تو ہوتے
مجھے اپنا شیدا بنائے تو ہوتے

ورا دل میں تشریف لائے تو ہوتے
یہ بستی ہے ویراں بسائی تو ہوتے

بھٹکتا نہ میں اس طرح مثل مجنون
کبھی در پہ اپنے بلائے تو ہوتے

رہی دل میں حسرت مرے یا محمدؐ
مجھے اپنا بندہ بنائے تو ہوتے

اوٹھا کر نقاب اپنے چہرہ سے صاحب
وہ نور خدا کچھ دکھائے تو ہوتے

مرے جذب الفت کی کھلتی حقیقت
جناب آپ تشریف لائے تو ہوتے

مرے خرمن جاں پہ تحقیق حضرت
تبسم سے بجلی گرائے تو ہوتے

بیان وصال شریف آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم

سرگردانی قلم شکستہ رقم کی تحریر واقعہ وفات خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اسقدر ہے کہ ہر حرف تازہ رقم بہجوم رنج اور غم سے آلودہ خاک۔ اور ہر سطر پرپیچ اور غم مین سلیقہ چاک ہے مقام عبرت ہے کہ جس کے واسطے حضرت آدم اور ملایکہ وسجدہ ہزار عالم عالم ظہور مین آیا ہو وہ دنیا مین نرہے پس اور کوئی اس تیرہ خاکدان وحشت سرا مین کیا ارادہ قیام کا کرسکتا ہے۔ خامہ ژولیدہ بیان زانوے ندامت سے کمر نہین اوٹھا سکتا کہ ابھی حال ولادت خواجہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا زبان پر تھا۔ اور کون و مکان زمین وآسمان سے آوازہ تہنیت کا بلند تھا اب واقعہ جگر گداز وفات کس زبان سے بیان کرے۔ لیکن جو حدیث نبوی (حیاتی خیر لکم ومماتی خیر لکم) یعنے میری حیات بھی تمھارے واسطے بہتر ہے اور ممات بھی تمھارے واسطے بہتر ہے۔ ضرور ہوا کہ کچھ حال اس سانحہ قیامت خیز کا بھی بیان کیا جائے۔ روایت ہے کہ ہجرت کے دسوین سال آٹھوین تاریخ ذیحجہ کو۔ خاتم النبیین نے اپنے یارون کے ساتھ عرفات مین دو رکعت نماز ادا کی اوسی شام کو جبرئیل علیہ السلام یہ آخری آیت لائے۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا یعنے آجکے روز کامل کیا مین نے دین تمھارا۔ اور تمام کی تمپر نعمت اپنی اور راضی ہوا مین بھیجکر واسطے تمھارے دین اسلام کو۔

پس سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے جان لیا کہ سفر آخرت کا قریب ہے بعد ادائے حج کے مکانات آبا و اجداد کے ملاحظہ فرما کر احکام دین کی تلقین فرما کے کلمات رخصت کے زبان پر لائے۔

قصیدہ

رخصت ہی کعبہ سے ملو پھر ہم کہاں کعبہ کہاں
جی بھر کے اوسکو دیکھلو پھر ہم کہاں کعبہ کہاں
یہ جسم ہی وہ جان ہی اسمین تجلی اوسکی شان ہی
کر لو طواف ایمان ہی پھر ہم کہاں کعبہ کہاں
رخت سفر زات ہی دیکھو یہ رنگ ذات ہے
سمجھو اسی ایک بات ہی پھر ہم کہاں کعبہ کہاں
رب سے جدا کعبہ ہی کب یہ بیت رب ہے عین رب
ہی طوف واجب اس سبب پھر ہم کہاں کعبہ کہاں
ظاہر زیارت گر ملی سیری نہین حاصل ہوئی
کر لو سلام رخصتی پھر ہم کہاں کعبہ کہاں
خواہش تھی اوسکے دید کی جلوہ نہ دکھلایا ابھی
گر وہ نہین گھر ہی سہی پھر ہم کہاں کعبہ کہاں

شاید آیندہ سال مین پھر اتفاق حج کا نہو۔ اس واسطے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہین اور اوسی سال مین سورہ۔ اذا جاء۔ نازل ہوا۔ آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ اللہ تعالے مجھے اس جہان سے رحلت کی خبر دیتا ہی۔ تمام صحابہ رضوان اللہ تعالے علیہم یہ سنکر گریہ و زاری کیے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسی مقام مین درد پہلو پیدا ہوا چنانچہ تیرہ نمازین آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی اقتدا سے پڑھین۔ آخر حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ مین تشریف لائے۔ اہل بقیع اور شہدائے احد کے واسطے دعا کیے

مغفرت فرمایا۔ الغرض آخر ماہ صفر چہارشنبہ کے روز میمونہ خاتون کے گھر مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھین۔ درد سر اور بخار شروع ہوا۔ شدت مرض مین سب ازواج مطہرات تیمارداری کو وہان آئین۔ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل مین کہان رہونگا۔ سبھون نے مرضی مبارک سے آگاہ ہوکر عرض کیا کہ جس جگہہ آپکی مرضی مبارک ہے۔ آخرکار حضرت نے اہل بیت کی دستیاری سے حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حجرہ مین تشریف لائے اوسوقت آپکو درد سر اور بخار کی نہایت شدت تھی۔ بیقراری کے بار بار بستر پر کروٹین بدلتے تھے۔ سر مبارک بی بی عایشہ صدیقہ کے زانون پر تھا۔ عایشہ صدیقہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ جسم اطہر از حد گرم ہے۔ آپنے فرمایا کہ اے عایشہ تمہاری اور میری مفارقت کا وقت قریب آیا ہے۔ بی بی عایشہ نے یہ سنکر ایک آہ سرد دل پر درد سے بھرین۔ حضرت نے فرمایا۔ اے عایشہ صبر کرو کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ہر ایک کو شربت موت چکھنا ضرور ہے اوسکے دوسرے روز جمعہ تھا بلال رضی اللہ تعالے عنہ نے اذان دے جسوقت صلوات جمعہ کہے آپ نے صحابائے کرام کو بلا کر اون کے مونڈھون پر ہاتھ رکھکے بہزار دشواری مسجد مین تشریف فرما ہوئے۔ اور فرمایا کہ مجھہ مین ضعف کی وجہ سے طاقت نہین ہے۔ چاہیئے کہ۔ ابوبکر نماز پڑھاوین یہ سنکر تمام صحابہ بے اختیار رونے لگے کسی مین تاب ضبط کی باقی نہ تھی آخر

آپ نے بہزار دشواری نماز ادا کر کے وصیت فرمائے کہ بھائیو مین نے موافق وحی کے تمکو سب نیک و بد سے آگاہ کیا۔ اب وقت میرا آخر پہنچا تمکو چاہیے کہ بعد میرے تمام کاروبار ہوشیاری سے کرین۔ یہہ سنکر صحابا کو یورش غم اور بھی زیادہ ہوا۔ ابوبکر صدیق نے عرض کیا کہ۔ یا رسول اللہ آجکی شب مین نے یہہ خواب دیکھا کہ چادر عایشہ کے سر سے اڑ گئی۔ آپ نے فرمایا کہ۔ یہہ نشانی اونکے بیوہ ہونے کی ہے۔ اوسکے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ۔ عدل میرا ٹوٹ گیا۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ عدل مین ہون پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے خواب مین ایک ورق کلام اللہ کا ہوا پر اڑ گیا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ ورق قرآنکا میری روح ہے۔ جو تن سے ہوا ہوگی۔ علی ہذا القیاس حضرت علی کرم اللہ وجہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے خواب مین میری ڈہال ٹوٹ گئی ہے آپ نے فرمایا کہ یا علی سپر تیری مین ہون۔ ٹوٹنا اوسکا گویا میرا اس دار فانی سے جانا ہی پھر حسنین رضی اللہ تعالے عنہما نے عرض کیا یا جدی ہمارے خواب مین ایک درخت بزرگ گر پڑا ہے آپ نے فرمایا۔ اے نور العینین وہ درخت مین ہون کہ اس جہان سے جاؤنگا۔ جب مسجد سے حجرۂ عایشہ مین تشریف لائے۔ عایشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے خواب مین میرے گھر کا

ستون گر پڑا ہے۔ فرمایا یا عایشہ جو عورت یہ خواب دیکھے اوس کا شوہر مرتا ہے۔

حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ روایت کرتی ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز شدت مرض مین اپنے خاص اصحاب کو میرے گھر مین بلایا جس وقت اونکو دیکھا۔ نہایت شفقت اور عنایت سے اونکی غربت اور بیکسی پر نظر کر کے فرمایا۔ اے لوگو ہمارے اور تمہارے ایام فراق کے قریب آ پہونچے اور جلدی رخصت ہوا چاہتا ہے نبی تمہارا اس جہان سے اصحاب کو یہہ سنکر صبر و استقلال ہاتھہ سے جاتا رہا۔ جس کو دیکھو ایک سکتے کا عالم تھا۔

الغرض صحابیون نے پوچھا کہ۔ یا رسول اللہ آپ کب انتقال فرمائینگے فرمایا بہت قریب۔ عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ آپکو غسل کون دے۔ فرمایا مردان اہل بیت سے جو قریب تر ہون۔ پوچھا یا رسول اللہ کفن کس کپڑے کا دیا جائے۔ فرمایا یہی لباس جو میرے جسم پر ہے کفایت کرتا ہی اور جو چاہو یعنے بردیمنی خواہ مصری یا اور کوی کپڑا سفید جیسا میسر ہو۔ پوچھا یا حبیب اللہ نماز جنازے کی کون پڑہاوے۔ اتنے مین کسی سے ضبط گریہ نہو سکا سب کے سب بے اختیار رونے لگے۔ جناب سالتمآب بھی نہایت شفقت سے آب دیدہ ہوئے اور ارشاد فرمائے۔ کہ

صبر کرو رحمت خدا نازل ہو تم پر اے لوگو جسوقت مجھے غسل دیکے کفناوگے قبر کے پاس رکھکے ایک لحظہ علیحدہ ہو جاؤ پہلے میرا پروردگار مجھپر خود آپ رحمت خاص نازل فرماویگا۔ پھر میرے جنازے کی نماز جبرئیل معہ ملائک مقربین کے پڑھیگا۔ پھر میکائیل۔ پھر اسرافیل۔ پھر ملک الموت معہ اپنے اپنے افواج کے۔ بعد اسکے مردان اہل بیت پھر عورات اوسکے بعد تم سب لوگ جماعت جماعت آکے میرے جنازہ کی نماز پڑھتے جائین۔ اور جو شخص پیروی میرے دین کی کرے اوسکو قیامت تک میرا سلام پہنچاتے رہو۔ ایک روز حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عیادت کے واسطے جبرئیل علیہ السلام آئے۔ حضرت نے فرمایا کہ یا اخی جبرئیل بعد میرے دنیامین تم آوگے۔ جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپکے بعد دس مرتبہ دنیامین میرا آنا ہوگا اور ہر مرتبہ ایک ایک چیز دنیا سے لیجانا ہوگا حضرت نے فرمایا کیا کیا چیزین لیجاؤ گے۔ جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ پہلے مرتبہ۔ گوہر صبر دنیا سے لیجاؤنگا۔ دوسرے بار گوہر شرم۔ تیسرے مرتبہ۔ گوہر محبت۔ چوتھے مرتبہ عدل۔ پانچوین مرتبہ برکت۔ چھٹے مرتبہ۔ سخاوت۔ ساتوین مرتبہ۔ صداقت۔ آٹھوین مرتبہ۔ حلال۔ نوین مرتبہ۔ گوہر علم۔ دسوین مرتبہ۔ برکت قرآن مجید کی۔ جب دس چیزین دنیا سے اٹھا لئے جاوینگے۔ تب آثار قیامت کے ظاہر ہونگے

پھر حضرت نے جبرئیل امین سے پوچھا۔ یا اخی جبرئیل حال میری امت کا بعد میرے کیونکر ہوگا۔ جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ حق تعالے ارشاد فرماتا ہے کہ میرے حبیب سے کہو کہ وہ اپنی امت کو میرے حوالے کردین۔ مین اون کا محافظ رہونگا۔ اور قیامت کے روز پھر صحیح وسلامت اوسکو تیرے حوالے کرونگا۔

روایت ہے کہ ایک روز جبرئیل علیہ السلام حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئے اور عرض کیے کہ خدائے تعالے بعد سلام اور خیریت پرسی کے فرماتا ہے کہ اگر مرضی مبارک آپکی ابھی دنیا مین رہنے کی ہے تو کچھ مشکل نہین شفائے کامل عنایت کرون ورنہ اپنی جوار رحمت مین جائے آسایش کی تجویز کرون۔ حضرت نے فرمایا مزاج تو بہت ناساز ہے مگر۔

قصیدہ

نہ مہر و وفا نہ جفا چاہتا ہون
بہر حال تیری رضا چاہتا ہون
نہین مجھکو حاجت ہی دیر و حرم کی
جہان تو ملے وان ملا چاہتا ہون
شرف جانکر بادشاہی سے بہتر
گدا تیرے در کا بنا چاہتا ہون
نظر کا مجھے تیر لگا ہے کاری
کمان ابرو خانہ کیا چاہتا ہون
وہ منہ دیکھ بس رات دن خوش بخوش ہون
تری زلف مین جا پھنسا چاہتا ہون

میری جان و ایمان تجہپر سے قربان
تو لے یا نہ لے مین دیا چاہتا ہون

شدت مرض مین سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کو بلایا اور اپنے پاس بٹھا کر فرمایا کہ۔ اے نور چشم راحت جان فاطمہ۔

قصیدہ

بندۂ اللہ کہلاتے ہین ہم
صورت آدم نظر آتے ہین ہم
جو حقیقت ہی ہماری کیا کہین
آہ بس کہنے کو شرماتے ہین ہم
ڈہونڈتے ہین جبکہ حق کی ذات کو
آپ خود اپنے تئین پاتے ہین ہم
سینہ گلشن ہو جو اپنا کیا عجب
عشق مین بس گل پہ گل کہاتے ہین ہم
دیر سے مطلب نہ کعبے سے غرض
ہی جہان جانا وہین جاتے ہین ہم

حضرت سیدہ نے یہہ سنکر رونا اور واویلا شروع کیا۔ اور کہا افسوس اب مدینہ ویران ہوا۔ انصار و اصحاب یہہ حال سنکر نہایت حیران و سراسیمہ ہو گئے۔ اور جوق جوق آکر گرد مسجد نبوی کے جمع ہوئے۔ اور گریہ وزاری سے شور محشر برپا کیا۔

قصیدہ

دل آگپی ہم فرقت مین شاہا کبتک چلاوین یا فریاد
اس بیکسی کا ہم حال اپنا کسکو سناوین یا فریاد
تم بن نہین ہی کوئی وسیلہ دونو جہا مین یا شاہا
خادم تمہارے کہلا کر اب ہم کسکے کہاوین یا فریاد

بار گنہ سے جب دل ہمارا گھبرا رہا ہے اے شاہ والا ‖ یہ حال اپنا افسوس افسوس کسکو دکھاوین غم فریاد یا
دل آپکا ہی حال آپکا ہی جان آپکی ہی ہم تو ہین ‖ کوئی کہان ہے ہم سا وسیلہ کسکو بلاوین فریاد یا
ہے کون وہ جو دے داد تم بن ہم بیکسونکی اے میرے خواجہ ‖ روز سیہ ہے ہم گمرہونکا طرح طرح سے بس غل مچاوین فریاد یا
دنیائے دون سے دم بھر کی رخصت پاتی نہین ہین افسوس ‖ نعت نبی مین چلتا نہ قلم ہم کیونکر چلاوین فریاد یا

حضرت ختم المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم یہ فریاد و زاری اصحابونکی سنکر بہزار دشواری مسجد مین تشریف لائے اور بلال کو حکم دے کہ۔ کوچہ و بازار مین منادی کردو کہ وصیت واپسین سے کوئی شخص محروم نہ رہے۔ بلال روتے ہوئے مدینے کے ہر بازار و کوچہ مین آواز دے کہ اے لوگو آج نبی آخر الزمان کی آخری وصیت ہے۔ جو کوئی یہ آخری وصیت سننا چاہتا ہے وہ مسجد نبوی مین جلد حاضر ہو جائے نہین تو پھر یہ رسول کہان اور یہ وصیت کہان۔

پس تمام مسلمان یہ خبر سنتے ہی اپنے دوکانین چھوڑ چھوڑ کر زن و مرد روتے ہوئے مسجد مین حاضر ہوئے۔ اسقدر خلقت جمع ہوئی کہ صحن مسجد مین کہین قدم رکھنے کی جگہ باقی نہ تھی۔ سید عالم مسافر ملک عدم نے بعد حمد و سپاس حق تعالی کے فرمایا کہ اے بھائیو ڈرو اپنے رب سے اور اطاعت کرو اپنے رب کی نفس امارہ کی پیروی مت کرو کہ یہ بہت بری بلا ہے دیکھو آخر سبکو ایک روز مرنا ہے

ہم نکتہ سمجھے کہ بد ہین عمل نفسانی ‖ خمسہ ‖ کیون دلا ایک نصیحت بھی نہ تو نے مانی

موت سر پر ہے ارے خود غلطی کربانی　　تو بصد معصیت آلودہ و نافرمانی
شرم بادت ز خدا تا کے ازین نادانی

حب دنیا نے بھلایا ہی ہمیں الفت دوست　　دلکے آئینہ مین دیکھی نہ کبھی صورت دوست
مبتلا جرم کا ہی چھوڑ کے بس طاعت دوست　　ہمہ شب خفتہ و غافل شدہ از رحمت دوست
روزہا در طلب عشرت و ہم عصیانی

ہی حباب اپنی حیات اسکا بھروسہ ہی کم　　بندگی شرط ہی بندی کیلئے اے ہمدم
سایہ کی طرح جوانی کا ڈھلیگا عالم　　چند گوئی کہ بہ پیری رسم و طوبہ کنم
چہ کنی گر بہ جوانی بہ اجل درمانی

کیسے کیسے تھے تیرے بزم مین گلرو خورسند　　موت نے کر دیا اون سبکو زمین کا پیوند
خواب غفلت مین یہ آرام کریگا تا چند　　ہمنشینانِ تو بس زیر لحد خاک شدند
چشم عبرت بکشا خواجہ اگر انسانی

گور کی فکر نے کی قلب کی وحشت دونی　　ساری دنیا نظر آنے لگی سونی سونی
چلدیا گور غریبان پہ بصد محزونی　　بر سر قبر یکے رفتم و گفتم چونی
گفت احوال چہ پرسی چو تو ای دانی

سنکے ہستی سے پہر اہل فنا نے پوچھا　　عیش و آرام مین اللہ کو تو بھول گیا
عالم فانی پہ بے فکر ہے کر کے تکیہ　　مگر از ذائقت الموت خبر نیست ترا
کہ تو بے ہوش درین عالم سرگردانی

دستگیر الفت دنیا کا نرہ یون پابند
پاس انفاس کی پہنچادی سر عرش کمند
کسی عارف نی پکارا ہے باآواز بلند
جامیا واقف دم باش عزیزان رفتند
ترک دنیا مکن آخر کہ تو ہم مہمانی

اسکے بعد فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث اِنّی تَرَکتُ فیکُم الثقلین کلام اللہ و عترتی یعنی تحقیق مین نے چھوڑا تم مین دو چیز ایک کلام اللہ دوسری اہلبیت میرے اسلیے کہ عمل کرو تم کلام اللہ پر اور دوست رکھو تم اہلبیت کو میرے حضرت اہلبیت سے مراد جناب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حسنین رضی اللہ تعالے عنہما سے مراد ہے چنانچہ اسبارہ مین حدیث شریف سے روایت کرتے ہین۔ سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ قَالَ لَمّا نزلت هٰذه الآيت۔ نَدعُ اَبنَاءَنَا وَاَبنَاءَكُم دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَاٰلِهٖ وَاَصحَابِهٖ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَينًا۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهلَبَيتِي رَوَاهُ مُسلِمٌ۔

یعنی نازل ہوئی یہ جب آیت
ندع ابناؤنا کی سب آیت
شاہ لولاک نے یہ فرمایا
فاطمہ اور علی کو بلوایا
اور حسنین کو بھی ساتھ بلا
جمع چارون کو ایک جا پہ کیا
پھر یہ کہنے لگے وہ ماہ عرب
یہ سب اہل بیت ہین یارب
فاطمہ و حسن حسین و علی
ہین بلا شک یہ اہل بیت نبی

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت ملکر پنج تن ہوئے جو محب نبیؐ ہے اوسکو آپکے اہل بیت کی محبّت لازم ہے۔ خداوند کریم پنج تن کے عشق و محبت مین عمر بسر کردے بقول مولف۔

محبت جو رکھتا ہون مین پنج تن سے
ہون آزاد محشر مین رنج و محن سے
لحد مین وہ تشریف لاتے ہین سُنکر
میری جان نکلکر چلی میری تن سے
ذرا جلوہ اپنا دکھا دو محمدؐ
فدا مثپہ ہوتا ہون مین جان و تن سے
مین عاشق ہون تیرا تو معشوق میرا
نہین مجھکو الفت کسی گلُبدن سے
غم ہجر احمدؐ مین آنکھون سے میرے
روان ہی یہ دریا بڑے جوش زن سے
اٹھونگا مین جسوقت مرقد سے اپنی
صدائے محمدؐ رہیگی دہن سے
لحد مین بھی لکھنے کو نعت پیمبر
میرے ہاتھ نہ نکلینگے میرے کفن سے
محمدؐ کے کوچہ مین رکھدینا لاشہ
نہین مجھکو حاجت ہی گور و کفن سے
بسا ہے یہ تن عطر حب نبیؐ مین
نہ عنبر کی خواہش نہ مشک ختن سے
گنہگار خادم مین تیرا ہون آقا
اٹھاوے نہ کوئی ترے انجمن سے
ستانا جلانا کڑہانا رُولانا
یہ قسمت نے سیکھا ہے چرخ کہن سے

قطعہ

مقدر کہان ایسے میرے تھے خالق
مدینہ جو لیجاتے مجھکو دکن سے
ترا فضل تھا جو بلالے ہین آقا
چلا سوئے یثرب نکل کر وطن سے
یہی لوگ کہتے ہین اشعار سُنکر
مہکتی ہے بو سے محبت سخن سے

مین تحقیق بلبل ہون یثرب کا صاحب ہنین مجھکو چاہت دکن کے چمن سے

پس بعد وصیت کے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ۔ اگر کسی کو مجھسے ایذا پہونچی ہو آج ہی بے تکلف ظاہر کرے کہ ابھی انتقام اوسکا ممکن ہے تاکہ مین خاطر جمعی کے ساتھہ ملک بقا کو روانہ ہوجاون۔ اور یہ خیال نکرے کہ انتقام لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نامناسب ہے کسواسطے کہ فضیحت عقبی سے رسوائی دنیا کی بہتر ہے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ مین منافق ہون اور کسی نے عرض کیا کہ مین کثیر النوم ہون آپ نے سب کے لئے دعاے خیر فرمائے۔ اتنے مین عکاشہ نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ حضرت نے ایک منزل مین بے سبب میری پیٹھہ پر تازیانہ مارا تھا مجھکو انتقام اسکا ہرگز منظور نہ تھا لیکن ہرگاہ حضور نے اسقدر اصرار فرمایا ہے تو اظہار اوسکا ضرور ہوا۔ آپ نے فرمایا رحمک اللہ یا عکاشہ انتقام چاہتا ہے اوسنے عرض کیا بہتر یا رسول اللہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سے فرمایا کہ فاطمہ کے گھر جاو اور وہ تازیانہ اکثر لڑائیون مین ہمارے ساتھہ رہتا ہے اٹھا لا۔ بلال افتان و خیزان صدگونہ بیقرار اپنے جینے سے بیزار روتے ہوئے جناب سیدہ کے گھر سے۔ وہ تازیانہ حضور مین لائے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تازیانہ عکاشہ کے حوالہ کیا اور صحن مسجد مین جھککر فرمایا۔ اے عکاشہ رحمت خدا کی نازل ہو تجھپر [illegible]

ورعایت اپنا انتقام لے۔ تمامی اصحاب و انصار اور اہل بیت یہہ حال دیکھتے ہی تھرّانے لگے مسجد مین ایک زلزلہ سا پڑ گیا حضرت ابوبکر صدیق اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ تعالی علیہم کہتے تھے کہ اے عکاشہ مزاج شفیع عالم۔ مسافر ملک عدم کا چندروز سے سخت علیل ہے عوض ایک تازیانے کے دو دو سو تازیانے ہمکو مار اور آپکو اس تکلیف سے معذور رکھ علی ہذا القیاس دونو شاہزادے حضرات حسنین رضی اللہ تعالے عنہما نے مضطر و گریان فرماتے تھے کہ اے عکاشہ ہمارے نانا بسبب بیماری کے بہت ضعیف و ناتوان ہین۔ ایک تازیانے کے عوض ہزار ہزار تازیانے ہمکو مار اور ہمارے جد بزرگوار کو اس حالتِ رنجوری مین مت تکلیف پہنچا۔ اوسنے عرض کیا صاحبزادو امر انتقام غیر شخص پر منتقل نہین ہوسکتا۔ پس حضرت سید عالم رسول اکرم نے فرمایا۔ اے عکاشہ اپنا کام جلد تمام کر مبادا اجل فرصت ندے ایسا نہو کہ پھر یہہ مواخذہ عاقبت پر باقی رہے۔ عکاشہ نے عرض کیا۔ یا حبیب اللہ مین اوسدن برہنہ تن تھا۔ اور حضور اسوقت پیرہن پہنے ہوئے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فی الفور پیراہن جسم مطہر سے علیحدہ فرمادیا تمام اہل محفل اسوقت عبرت سے روتے روتے بیہوش ہوگئے۔ اور ملائکہ مقربین ہیبت سے تھرّائے۔ الغرض عکاشہ اٹھا باادب مہر نبوت خاتم رسالت کا بوسہ لیکے عرض کیا۔

مین ہون بیمار یارسول اللہ	تمپہ ہر بار یارسول اللہ
کیا نہین آپکو میرے دل کا	حال اظہار یارسول اللہ
آپکا ہون مین مجھسے بہر خدا	مت ہو بیزار یارسول اللہ
پر خطا ہون سزا دو جو چاہو	تم ہو مختار یارسول اللہ
جو کہ چاہو کرو تمھارا ہون	تم ہو سردار یارسول اللہ
ہے دلو جان سے آپکا حافظ	عاشق زار یارسول اللہ

اور کہا کہ یا حبیبی - آرزو میری یہی تھی کہ دمِ واپسین ایک مرتبہ اوس مہر نبوت کی زیارت سے مشرف ہو جاؤن پس انتقام کے حیلہ سے مین نے یہہ دولت حاصل کی - ورنہ جناب اقدس نے نہ کبھی مجھے تازیانہ مارا اور نہ یہہ غلام مجال انتقام کی رکھتا تھا - آپ نے عکاشہ کے حق مین دعائے خیر فرما کے - دولت سرا مین تشریف لائے - ایام مرض مین بلال ہر روز نماز پنجگانہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلا تھے - آپ مسجد مین تشریف لاتے - اور نماز بجماعت ادا مرض مین عشا کے وقت بلال حجرہ کے دروازے پر جا کر پکارے - اَلصَّلٰوۃ یَا رَسُولَ اللّٰہ - طالب وصال خدا عازم ملکِ بقا شدتِ مرض کے سبب سے باہر تشریف نہ لا سکے - فرمایا - ابوبکر سے کہو نماز پڑہا دین - عائشہ صدیقہ رضؓ نے عرض کیا - یارسول اللہ میرا باپ کثیر الحزن اور بڑا

رقیق القلب ہے آپکا مقام خالی دیکھکر تاب نہ لاسکیگا۔ پھر حکم ہوا کہ ابوبکر نماز پڑھاوین غرض بلال سراپا ملال یہ حکم سُنکر زار زار روتے ہوئے واپس ہوئے اور کہا کہ اے کاش مین پیدا نہ ہوتا۔ یا پہلے ہی مرجاتا تو اپنے آقا کا یہہ حال آجکے روز ان آنکھون سے نہ دیکھتا۔ اب بفراق رسول اللہ مین کیونکر جیونگا۔ اور کس طرح سے دلکو صبر دونگا۔ آخر گو مگو بلال نے حکم نبوی سے صدیق اکبر کو مطلع کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ نماز کے واسطے کھڑے ہوئے۔ جسوقت مقام خیر الانام کا خالی دیکھا ضبط گریہ نکر سکے بے اختیار رو رو کر کہتے تھے۔

بہر دم از تپ درد جدائی — کجائی اے مسیح من کجائی
چو دارو ئے ہمہ درد جدائی — نگاہی کن خدارا بر گدائی
ز مہجوری برآمد جان عالم — ترحم یا نبی اللہ ترحم
[illegible] خستہ دل بیمار تا کی — ضعیف و ناتوان و زار تا کے
خلیدہ [illegible] این خار تا کے — ز ہجرت سینہ ام افگار تا کے
تو آخر رحمۃ اللعالمینی — ز محرومان چرا فارغ نشینی
تو اے دانائے راز من کجائی — طبیب دل نواز من کجائی
تو اے سامان و ساز من کجائی — ببین سوز و گداز من کجائی
ز حجرہ پائے در صحن حرم نہ — بفرق خاک رہ بوسان قدم نہ

علیل تو گرفتار بلا ہست
بزخم دل زغمرے مبتلا ہست
لبت ہر درد و ہر غم را شفا ہست
چو دستت یا نبی دست خدا ہست
بدہ دستی زپا افتادگان را
بکن دلدارے دل دادگان را
بمن تا این غم و درد و بلا ہا
خبر داری زحال ما گداہا
شدم بسمل زتیغ ہجر شاہا
فآہا ثم آہا ثم آہا
تو ابر رحمتی آن بہ کہ گاہی
کنی بر حال لب خشکان نگاہی

شعر

در نمازم خم ابروے تو چون یاد آمد
حالتی رفت کہ محراب بفریاد آمد

فریاد و زاری اصحاب کی جسوقت سمع مبارک مین پہونچی آنکھین کہولدین اور بی بی فاطمہؓ سے دریافت کیا کہ اے قرۃ العینی - یہہ کیا شور ہے - عرض کیا کہ باباجان فاطمہ کی جان آپ پر قربان - جملہ صحابہ آپکی فرقت [illegible] ہوکر گریان یہہ عرض کر رہے ہین -

قصیدہ

ہم احمد کا در چھوڑ کس در پہ جاوین
پس اونکے کہاکر کس کے کہاوین
ہمارا نہین دین و دنیا مین کوئی
کہو حالِ دل اپنا کس کو سُناوین
جمال مبارک دکہادو خدارا
سرشک اپنے آنکہوسے کبتک بہاوین
نہین چین دیتی جدائی تمہاری
ہم اس غم سے جان اپنی کیونکر بچاوین

رسول خداؐ آپ جلدی خبر لو   سنبھالو ہمین تاکہ گرنے نہ پاوین
تمہاری سوا ہمکو کون و مکان مین   نہین آسرا پاس پھر کس کے جاوین

حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ صحابہ کا یہہ حال سنکر افتان و خیزان پھر مسجد مین تشریف فرما ہوئے۔ تمام صحابہ کو دلاسا دیکر فرمایا کہ۔ اے لوگو کوئی پیغمبر اپنی امت مین ہمیشہ نہین رہا۔ اور مین بھی نہ رہونگا۔ قریب ہے کہ تم سے جدا ہوجاونگا خدا تمہین صبر دے۔ اور تمکو خدا کے سپرد کیا۔

روایت ہے کہ ایک دن خلاصہ موجودات خواجہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کرم اللہ وجہہ کے زانون پر سر مبارک رکھکر آنکھین بند کرلین۔ اور رنگ چہرہ نورانی کا متغیر ہوگیا۔ فاطمہ زہرہؓ نے کہا۔ واابتاہ۔ کچھ جواب نہ دیا۔ پھر کہا یا باجان فاطمہ کی جان آپ [illegible] ذرا آنکھہ کہولئے۔ اور زبان سے کچھ بولئے۔ جب جواب نہ پایا [illegible] ہو رو [illegible]

اشعار

کجائی اے پدر آخر کجائی   زحال من چنین غافل چرائی
بمردم از تپ درد جدائی   بکن رحمی خدارا بر بکائی

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ فاطمۃ الزہرہ کو بیقرار پاکر پاس بلایا اور اپنے سینے سے لگاکر فرمایا۔ خداوندا تو فاطمہ کو صبر دے۔ اتنے مین

دونو صاحب زادے حضرات حسنین رضی اللہ تعالے عنہما حاضر ہوے اور وہ برگ گل سا رخسارون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روے مبارک پر ملتے اور عرض کرتے تھے اے جد بزرگوار آپ کی مفارقت سے ہمارا کیا حال ہوگا۔ بعد آپکے ہمارے مان اور باپ کی کون غمخواری کریگا۔ ازواج مطہرات اور صحابیون کے رونے سے زمین و آسمان کانپتا تھا۔ آپ نے آنکھہ کھولکر فرمایا۔ لوگو صبر کرو۔ خداے تعالے فرماتا ہے کہ إِنَّ اللهَ مَعَ الصَّابِرِينَ۔ یعنے صابرون کے ساتھہ اللہ ہے یہہ فرما آپ نے بھی خوب سا رویا۔ ام سلمہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ معصوم ہین۔ آپ کے رونے کا سبب کیا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ امت کی بیچارگی اور بیکسی پر روتا ہون۔ بی بی فاطمہؓ نے پوچھا اے پدر مہربان قیامت کے دن مین آپ کو کہان پاون گی۔ فرمایا۔ جنت مین لواے حمد کے نیچے آمرزش امت کے واسطے دعا کرتا ہونگا۔ عرض کیا کہ اگر وہا نہ پاون۔ فرمایا پلصراط کے پاس امت کی نجات کے واسطے دعاے خیر کرتا ہونگا۔ کہا جو وہان بھی زیارت نصیب نہو۔ فرمایا میزان کے قریب ثقل اعمال امت عاصی اور دوزخکے درمیان مین حایل ہونگا اور کسی پر آنچ نہ آنے دونگا۔ پوچھا اگر وہان بھی ملازمت حاصل نہو۔ ارشاد ہوا کہ کنارے حوض کوثر کے تشنہ کامان امت کو پانی پلاتا

رہونگا۔ یہه سنکر بی بی فاطمہؓ نے کہا الحمد اللہ میرا باپ ہر جگه ہر حال مین شفیع گنہگاران امت ہے۔ ساتھه ہی بحسرت و یاس آنکھین ڈبڈبا گئین۔ آہ محبو ایسا پیارا نبی ہمارا اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے پھر ہم گنہگاران امت کو کیونکر تاب فرقت آئیگی۔

روایت ہے که دو روز تک جبرئیل علیہ السلام عیادت کے واسطے جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اور مزاج کا حال پوچھتے تھے۔ ایک روز حضرتؐ نے جبرئیل سے کہا اے جبرئیل میری عمر نود سال کی تھی ترسٹھه ۶۳ سال کیسے ہوئے۔ جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ ستائیس ۲۷ سال آپکی عمر کے معراج شریف مین گذر گئے تیسرے دن جبرئیل علیہ السلام پھر آئے اور عرض کئے که یا رسول اللہ حق تعالے کو اب فرقت [illegible] ہرگز گوارا نہین۔ آج ملک الموت کو [illegible] قدس مین بھیجے [illegible] اجازت ہو تو حضور مین حاضر ہو۔ فرمایا که آپ [illegible] حضرت جبرئیل علیہ السلام آبدیدہ ہوکر بخاطر ملول و محزون الوداع الوداع کہتے اٹھے۔ اور کہا السلام علیک یا محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آج سے پھر اتفاق دنیا مین آنیکا نہوگا۔ میرا آنا جانا دنیا مین صرف آپکے واسطے تھا جو اب ختم ہو گیا۔ قدمبوس ہوکر گئے۔

الفراق اے حق کے پیارے الفراق
والی و حاجی ہمارے الفراق

پاس تیرے کیونکر آؤن وا اے — اے میرے آنکھونکے تارے الفراق
جان جاتی ہی تیرے فرقت مین ہاے — لے خبر حق کے ڈلارے الفراق
دور مت رکھو خدا کے واسطے — اے نبی برحق ہمارے الفراق
آپکی فرقت مین اب دل تنگ ہے — احمدؔ کس کو پکارے الفراق

الغرض ملک الموت نے آستانہ نبوی پر آکر کہے السلام علیک اہل بیت النبوۃ و معدن الرسالت۔ اجازت ہے تو حاضر ہوؤن۔ اوسوقت بی بی فاطمہؓ حضرت کے سرہانے بیٹھی تھیں [illegible] جواب دیا کہ رسول اللہ شدائد امراض مین مبتلا ہین اسوقت ملاقات [illegible] ہوتی۔ مکرر اذن طلب کیا وہی جواب پایا تیسرے مرتبہ کچھ ایک بلند آواز سے اجازت چاہا جس سے تمام مکانات گونج اٹھے سننے والون کا جسم ہیبت سے کانپ گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھہ کھولکر دریافت فرمایا کہ کیا [illegible] فاطمہؓ نے عرض کیا کہ۔ باباجان ایک اعرابی دروازہ پہ کھڑا ہے تو اجازت اندر آنے کی چاہتا ہے۔ ہر چند عذر کرتی ہون نہین مانتا ہے آپ نے فرمایا اے فاطمہ۔ یہہ ملک الموت ہے۔ مٹانے والا لذتونکا لوٹنے والا راحتون کا۔ یتیم کرنے والا فرزندون کا۔ بیوہ کرنے والا عورتون کا۔ بی بی فاطمہ یہہ سنکر رونے لگین۔ جناب سید المرسلین نے فرمایا۔ جان پدر مت رو۔ تیرے رونے سے حاملان عرش

روتے ہین۔ پھر ملک الموت کو اندر آنے کی اجازت دیا۔ عزرائیل علیہ السّلام نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ حق تعالےٰ نے مجھے آپکا فرمان بردار کیا ہے۔ اور حکم ہے کہ بلا اجازت قبض روح نکرون۔ اگر حضور بخوشی تمام اجازت دین تو بہتر ہے۔ ورنہ اسیطرح واپس چلا جاؤن ارشاد ہوا کہ جبرائیل کو کہان چھوڑا۔ عرض کیا آسمان دنیا پر فرشتے اوسکے پاس باوائے تعزیت آتے ہین حضور کی عزاداری مین مصروف ہے۔ اس اثنا مین جبرئیل امین حاضر ہو گئے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے جبرئیل تمنے ایسے وقت مین مجھے تنہا چھوڑا۔ اب سفر آخرت درپیش ہے کوئی مژدہ ایسا سناؤ کہ جس سے خاطر میری مطمئن ہو جائے۔ عرض کیا یا رسول اللہ باغ جنت آراستہ اور آتش دوزخ اف [illegible] اسپر آراستہ جلوہ افروزئے حضور کے منتظر ہین۔ اول ود [illegible] ص یہ جسکی [illegible] اعت قیامت کے دن منظور بارگاہ احدیت ہوگی وہ آپ ہونگے۔ اور خدائے تعالےٰ آپکی ملاقات کا ازحد مشتاق ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جبرئیل یہہ سب کچھ ہے مگر مجھے ہر دم امت کا ملال ہے اور ہر وقت یہی خیال ہے کہ قیامت کے دن اونکے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ جبرئیل حضور احدیت مین عرض کیا یا بارِ تعالےٰ مین نے سب بشارتین تیرے حبیب کو سنایا لیکن خاطر

اقدس ابتک مطمئن نہین کچہ اور مژدہ چاہیے جس سے مزاج عالی مسرور اور مطمئن ہو۔ حکم ہوا کہ میرے حبیب سے بعد سلام کے کہو کہ آپ کی امت کا کوئی شخص اگر تمام عمر جرم و عصیان مین آلودہ رہے۔ اور موت سے ایک سال پہلے توبہ کرے سب گناہ اوسکے بخشونگا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ موت کا حال کسی کو معلوم نہین شاید کہ ایک برس پیشتر توبہ نصیب نہو۔ ارشاد ہوا ایک مہینہ پہلے توبہ کرے۔ فرمایا ایک مہینہ اور ایک ہفتہ یا ایک دن یا ایک ساعت بھی بہت ہے شاید توبہ میسر نہو۔ آخر خطاب ہوا کہ اگر آپ کی امت سے کسی نے تمام عمر فسق و فجور مین گذارا ہو مرتے دم آنکھون سے اشک بہاے اور اعمال اپنے یاد کرکے پشیمان ہو اوسکو بخشونگا۔ اگر پشیمان بھی نہ [illegible] وسکو آپکی شفاعت سے نجات دونگا۔ بعد اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ اے جبرئیل اب تین باتونکی مجھے اور آرزو ہے۔ امیدوار ہون کہ میرا پروردگار وہ بھی قبول فرماویگا۔

اول[١] یہہ کہ میری امت پر شامتِ گناہ سے دنیا مین عذاب نہو۔ دوسری[٢] یہہ کہ قیامت کے دن میری شفاعت عاصیانِ امت کے حق مین قبول فرماے۔ تیسری[٣] یہہ کہ ہر ہفتے مین دو مرتبہ امت کے اعمال سے اطلاع پاتا ہون۔ کیونکہ مجھے اپنی امت کی مفارقت کا ہرگز تحمل نہین۔ اگر اونکے

اعمال نیک سنونگا تو اونکے نامہ اعمال مین ایسا لکھاونگا کہ کبھی مٹ نہ سکے گا۔ اور اگر اعمال بد دریافت ہونگے تو دعا اور استغفار کرکے اونکے نامۂ اعمال سے محو کراونگا۔ حضرت جبرئیل امین گئے اور جناب احدیت جلشانہ سے خبر خوش لائے کہ حق تعالے آپکی یہہ تین باتین بھی قبول فرمایا۔ حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہوکر فرمایا کہ اب میرا دل محظوظ ہوا خاطر مطمئن ہوئی۔ اے عزرائیل اب اپنا کام کر۔ غرض عزرائیل بموجب حکم کے قبض روح پر فتوح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین مصروف ہوئے۔ شدت جان کنی اور سکرات موت کی اسقدر تھی کہ رنگ چہرۂ مبارک کا کبھی زرد اور کبھی سرخ ہوتا تھا۔ اور ایک پیالہ پانی کا سامنے رکھا تھا بار بار اپنے منہ پر پانی مین ہاتھہ ترکرکے ملتے تھے۔ ملک الموت سے پوچھا کہ آیا جانکنی مین اسقدر تکلیف اورون پربھی ہوتی ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہؐ جس قدر تکلیف اورون پر ہوتی ہے۔ اوسکا عشر عشیر بھی آپکے واسطے نہین ہے۔ یہہ سنتے ہی آبدیدہ ہوکر فرمایا (یا اُمّتا) اے عزرائیل جتنی تکلیف اور شدت نزع روح کی میری امت پر ہوگی آج وہ تمام اونکے عوض مجھپر تمام کر۔ تاکہ میری امت ناتوان اس رنج واذیت سے محفوظ رہے۔ رُوحِی فِدَاکَ یَا رَسُولَ اللہ۔ ایسی سخت حالت مین بھی

آپ کو ہمارا خیال ہمقرین حال رہا۔ قربان ہمارے مانباپ اور تصدق ہماری اولاد۔ ہم کس منہہ سے آپ کی اس محبت اور شفقت کا احسان مانین بجز ذات والا دارین مین کوئی ہم گنہگارون کا سہارا نہین۔ بجز آپ کی شفاعت کے ہم گنہگارون کی نجات مشکل ہے **مصرع** گل ہین تو تمھارے ہین گرفتار تمھارے۔

قصیدہ

کیجیے فضل و کرم یاشفیع الامم ۔۔۔ اب دکھادو قدم یاشفیع الامم
محو نظارہ ہر دم رہے عاشقان ۔۔۔ ہم رہین چشم بہ نم یاشفیع الامم
کوئے والا کی ہمکو گدائی ملے ۔۔۔ کیا کرین جاہ و حشم یاشفیع الامم
تاب فرقت کی دلکو نہین تاب ہے ۔۔۔ آملو ایکدم یاشفیع الامم
کونسا دن وہ آئیگا تمسے کہین ۔۔۔ اپنا ہم دردو غم یاشفیع الامم
عاجزون کی تمنا ہی بس آپ سے ۔۔۔ ہون یہہ سر وہ قدم یاشفیع الامم
جان لو بارِ عصیان سے محشر مین ہم ۔۔۔ آئینگے پشت خم یاشفیع الامم
یون نہ کھاتے تھے ہجر الم آپ کا ۔۔۔ رہتے گر منعدم یاشفیع الامم
آرزو ہی تمہین دیکھتے دیکھتے ۔۔۔ جائے تن سے یہہ دم یاشفیع الامم

عزرائیل نے عرض کیا۔ یاشفیع المذنبین آپ اسکا کچہ غم نفرمائیے جس طرح مادر مشفقہ سوتے لڑکے کے منہہ سے پستان نکال لیتی ہے۔ اسی

طرح آپکے امت کی روح باآسانی قبض کرونگا۔

روایت ہے کہ ایام مرض مین۔ عایشہ صدیقہ کے پاس چھ سات دینار سرخ باقی تھے کہ سب فقراا ور مساکین کو دے ڈالے۔ اور نزع روح کے وقت گھر مین چراغ کا تیل نہ تھا۔ ام المومنین عایشہ صدیقہ نے ایک ہمسایے سے فرمایا کہ اگر تیرے گھر مین تھوڑا سا تیل ہو تو لا کہ سلطان دین متین اور شمع شرع مبین اسوقت حالت نزع مین ہین۔ اور حالت نزع روح مین سر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بی بی عایشہ صدیقہ کے زانون پر تھا۔ ہاتھ آسمانکے طرف اوٹھا کر فرماتے تھے کہ ھُوَ الرَّفِیقُ الاعلےٰ۔ ایکبارگی روح پر فتوح قالب پاک سے پرواز کر کے سوے خلد برین رخصت ہوے۔ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن) پس اے مسلمانون اب جو حالت اوس وقت بی بی عایشہ صدیقہ اور بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کی تھی عرض کرنے کا یارا ہنین حضرتہ سیدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا وا ویلا وا مصیبتا فریاد کرتی تہین۔ اور رو رو کر فرماتی تہین کہ بابا جان دعوت حق کی قبول کی آپ نے۔ بابا جان جنت الفردوس کو سدہارے آپ نے۔ بابا جان آپ کے موت کی خبر جبرئیل کو کون پہونچاویگا بابا جان وحی الٰہی اب کسکے پاس آئیگی۔ افسوس اب حسنین کی پاسداری

اور مجھ فاطمہ کی غمخواری کون فرمائیگا افسوس اب جبرئیل میرے گھر کاہیکو آئیگا۔ بار خدایا مجھے اپنے باپ کے دیدار سے کسی وقت محروم نہ کر۔ بی بی فاطمہ اسی طرح تا زندگی فراقِ پدر مین گریان اور نالان رہکر وصال پدر کے چھ مہینے بعد آپ بھی جام موت کا نوش فرمایا۔ بی بی عایشہ صدیقہ زار زار فرماتی تھین کہ۔ افسوس۔ وہ نبی آخر الزمان جسنے درویشی کو تونگری پر اختیار کیا تھا۔ اور امتِ عاصی کے غم مین ایک شب بھی باطمینان نہ سویا تھا۔ اور ایک دن بھی نانِ جوین آسودہ ہوکر نکھایا تھا۔ گوہرِ دندان سنگِ جفا سے شہید ہونے پر بھی سوائے صبر و شکر کے کچھ زبان پر نلایا تھا۔ آج اس دنیا سے راہی ہوکر جنت الفردوس مین مقام کر گیا۔ تمام اصحاب جو مسجد مین معتکف تھے۔ اہلبیت کے رونے کی آواز سنکے سراسیمہ ہوئے کسی کو کسی کی خبر نہ تھی بعضی سکتے کی حالت مین خاموش۔ اور بعضے اختلال حواس سے از خود فراموش حضرت عثمانؓ زبان سے کچھ کہہ نہین سکتے تھے۔ سکتے کی حالت مین ہر ایک کا منہ تکتے تھے۔ حضرت صدیق اکبر روتے ہوئے آئے چہرہ مبارک سے ردا اوٹھا کر پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا۔

ہائے یہ گیسوئے اطہر یہ رخِ رشکِ قمر
ہائے یہ چشم خدا بین یہ محبت کی نظر
ہائے یہ عارضِ روشن یہ جبینِ انور
اب کہان پاؤن کہ نظارہ کرون شام و سحر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

خاک غربت کی اڑانیکو ہمین چھوڑ گئی
دشت پرخار بسانیکو ہمین چھوڑ گئے
رنج وغم بھوک مین کہانیکو ہمین چھوڑ گئی
رات دن اشک بہانیکو ہمین چھوڑ گئے

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

اسکے بعد کہا اے خدا اپنے حبیب کو میرا اسلام پہونچا اور اے حبیب صدیق کو اپنی خدا کے پاس جلد بلا۔ حضرت علیؓ بار بار قدم چومتے اور کہتے تھے۔

اشعار

اے نگار عرب کہان ہے تو
اے بہار طرب کہان ہی تو
شاہ امی لقب کہان ہے تو
ماہ عالی نسب کہان ہے تو
سرور انبیا کہان ہے تو
بحر جود وعطا کہان ہے تو
کسکو ہم دیکھکر جیئین گے اب
عمر بھر خون دل پیئین گے اب

حضرت عمر اور حضرت عثمان رضوان اللہ تعالے علیہم روئے مبارک چہرۂ انور چھپا ہوا دیکھکر بیساختہ کہتے تھے۔

قصیدہ

پردہ اٹھا دو او کملی والے
صورت دکھا دو او کملی والے

قدرت کا غنچہ ہو گا شگفتہ   تم مسکرا دو او کملی والے
جب اگون سے گر تم ملتے نہین ہو   ہمکو سلا دو او کملی والے
آوارہ ہین ہم گھر کے نہ در کے   کوچہ مین جا دو او کملی والے
دل بیکسون کا دردی ہوا ہی   اوس کی دوا دو او کملی والے
قایم رہو تم دونو جہان مین   ہمکو چھپا دو او کملی والے
عشق خدا کا دل مین ہمارے   شمع لگا دو او کملی والے
ظاہر کہان ہو باطن کہان ہو   اپنا پتا دو او کملی والے
خواجہ ہوے ہو بندہ گئے ہو   صورت دکہا دو او کملی والے

حضرت بلال رضی اللہ تعالے عنہ اشتیاق دیدار مین در اقدس پر کھڑے ہو کر یہ کہہ رہے تھے۔

قصیدہ

حاجت روا نہو گی اگر یا محمدا   مین بھی کھڑا پکارونگا ای وا محمدا
مین وہ بشر نہین ہون کہ سیکا کہا سکون   کہکا کہاؤن جاؤن مین کس جا محمدا
ہوگا نہ ہی نہ تھا کوئی تمسا مرے لیے   ہوگا نہ ہے نہ تھا کوئی تمسا محمدا
حجرہ مین تمسے ذات الہی نہ چھپ سکی   ہان مجھسے کیون ہوا تمہین پردا محمدا
دردی ہین وہ نہین جو بچالین انہو درد کی   گر تم نہ دو دوائے تو دردا محمدا
مطلب کو اپنی دلکے تمہاری سنی بغیر   کہتا ہون مین کوئی نہین سنتا محمدا

خواجہ ہو تم بھلے رہو بندیکے حق مین بس   گر مین برا ہوا تو ہوا کیا محمدا

تمام اصحاب کے گریہ و بکا سے حشر کا نمونہ تھا۔ اور ناقہ سواری کا ایسا غمگین تھا کہ نہ کچھ کھاتا تھا نہ پیتا تھا بعد تین روز کے وہ بھی مر گیا۔ اور دراز گوش آپکا آپکے غم سے کنوین مین گر کے ہلاک ہو گیا۔

روایت ہے کہ انتقال کے وقت سے دفن تک مدینہ ایسا تنگ و تاریک رہا کہ۔ اپنی آنکھہ سے اپنا ہاتھہ نظر نہ آتا تھا۔ شعر مولف۔

دنیا سے ہوئے احمد مرسل کی جو رحلت   دیجور کا دنکو بھی اندھیرا نظر آیا

کیون نہو جب ایسا آفتاب مکرمت دنیا سے اٹھ جائے کسی کو زمین و آسمان کیونکر نظر آئے۔ الغرض اہل بیت اطہار اور اصحاب کبار موافق وصیت کے غسل اور تجہیز و تکفین عمل مین لائے۔ جب نوبت نماز جنازہ کی پہونچی موافق وصیت کے لوگ جنازیکے پاس سے تھوڑی دیر کے لئے ہٹ گئے۔ زمین و آسمان در و دیوار شجر حجر جن و ملک کے رونے کی صدا ہر چہار سمت سے آتی تھی بقول بیدار

نوحہ

اے حبیب خدا الوداع الوداع   محرم کبریا الوداع الوداع
تم نہوتے خدائی نہوتی عیان   یا نبی مصطفٰے الوداع الوداع
اہل بیت آپکے سب پریشان ہین   دیجیے تسکین ذرا الوداع الوداع

سب صحابہ بھی غمناک و بے ہوش ہین   کہکے یا مصطفٰے الوداع الوداع
عاصیونکی شفاعت بجز آپ کے   کب کریگا خدا الوداع الوداع
عاصیون سے نہ غافل ہو محشر مین تم   یا شہ دوسرا الوداع الوداع
تم ہی سارے خدائی کے مختار ہو   کون ہے تم سوا الوداع الوداع
رو رو کہتے ہین سب امتی آپکے   ق   اے شفیع الورا الوداع الوداع
آپ جنت کو تشریف اب لیچلے   ہم سے ہوکے جدا الوداع الوداع
التجی آپ سے ہے مرے یا نبی   ق   سنئے بہر خدا الوداع الوداع
جبکہ بیدار مرقد مین تنہا رہی   آپ آنا ذرا الوداع الوداع

بعد تھوڑی دیر کے جب آواز گریہ و بکا کی موقوف ہوئی ۔ اہل بیت اور تمامی صحابا اور تمام باشندگان مدینہ و قرب و جوار مدینہ جوق جوق نماز جنازے کی ادا کیے ۔

قثم بن عباس روایت کرتے ہین کہ جسوقت جسم اطہر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا لحد مین سپرد خاک پر لٹایا گیا ۔ اور چہرہ نورانی سے پردہ کفن کا ہٹایا گیا ۔ مین نے دیکھا کہ لبہاے مبارک کو جنبش تھی اور آہستہ آہستہ فرماتے تھے ۔ مین اپنے کانون سے بخوبی سنا کہ ۔ یا رب اُمتی ۔ یا رب اُمتی ۔ **بیت**

جانم فدائے تو کہ توئی ہست بیگمان   از مہد تا لحد شدہ غمخوار آستان

حضرات اکثر تجربہ کیا گیا ہے کہ جبتک میت گھر مین رہتی ہے عزیز و اقارب کو حتی الوسع صبر و تحمل برقرار رہتا ہے۔ جب گھر سے جنازہ سوئے لحد روانہ ہوتا ہے۔ کیسا ہی کیسا صبر و تحمل والا کیون نہو یکبارگی دریائے محبت ایسا جوش زن ہوتا ہے۔ کہ آٹھ آٹھ آنسو رلواتا ہے۔ اور سینہ ابل جاتا ہے ایسا سردار دو عالم دفعتًا دنیا سے اُٹھ جائے آپکے ازواج مطہرات کو کیونکر صبر آئے چنانچہ بقول شہید مغفور۔

مثمن

عایشہ کہتی تھین گھر ہو گیا ویران میرا
چھپ گیا زیر زمین مہر درخشان میرا
ہائے سچ ہو گیا کیون خواب پریشان میرا
میرے گھر دفن ہوا یون مہ تابان میرا
کیون نہو گل کے طرح چاک گریبان میرا
میرے آنکھو نسے چھپا وہ گل خندان میرا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

گھر ہے سونا مرا رونق نہین دربار نہین
غم غلط ہو نہین سکتا کہ وہ غمخوار نہین
ٹھوکرین کھاتی ہون سر پر میرے سردار نہین
ناز بردار نہین میرا خریدار نہین
دیدہ کس کام کا گر دولت بیدار نہین
اب سوا اسکے زبان پر کوئی گفتار نہین

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئی گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

جیتے جی مرنے سے بدتر ہوئی حالت میری
سلطنت ہو گئی اے دل یہ غارت میری
سات کہا نیکی جو ہر روز تھی عادات میری
انہیں کے سات گئی ساری حلاوت میری
استراحت نہ رہی باقی نہ راحت میری
اب بھلا جینے کی ہے کونسی صورت میری

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

بھولتی دل سے نہیں شکل ہے اے یار تیری
نیچے آنکھوں کے پھرا کرتی ہے رفتار تیری
نہیں جینے کی تیرے غم سے نمک خوار تیری
کس کی خدمت کرے بن تیرے پرستار تیری
لوگ کہتے تھے کہ گو زیست ہے دشوار تیری
پر ہمیں زندہ نہ چھوڑیگی یہہ گفتار تیری

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

یا میسر تھا مجھے وصل ترا بے وسواس
نکہت زلف سے تیرے تھی روح کو راحت کی آس
یا ترے ملنے سے ہو گئی بس مجھکو یاس
خستہ کرتی ہے مجھے قبر کے پھولونکی باس
سر تھا زانو پہ میرے بیٹھی تھی گل تیرے پاس
آج تربت کے قرین کہتی ہوں لوگوں کے ہوا داس

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

صدقے جاؤں جب تجھے کچھ بھی نہیں میرا خیال
اپنی اعجاز سے سمجھا کے یتیموں کو سنبھال
فاطمہ زہرہ ہوئی جاتی ہے بیطرح نڈھال
غم سے حسنین کا ہر لحظہ بہت تنگ ہے حال

سارے اصحاب پہ بس رنج کی ہوتی تھی وبال
جس گھڑی وقت اذان رو کے یہہ کہتا تھا بلال

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

تجھے دنیا کے سفر سے ہی بھلا کیا پروا
سخت مشکل تو یہی ہے کہ جہان مین تنہا
عمر بھر آگ کے انگارونپہ لوٹونگی سدا
یان بھی چھپا تھا ہر اک حال مین وان بھی چھپا
نہ تو مرنے ہی مین لذت ہے نہ جینے کا مزا
بعد مردن بھی میری خاک سے نکلیگی صدا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

آئے جب اہل عزا فاتحہ خوان بہر سلام
صفۂ خاک پہ گویا تھا قیامت کا قیام
جس گھڑی عایشہ نے قبر کی چادر کو تھام
سبکے سب روتے تھے لے لیکے محمد کا نام
کیا کہون پڑگیا یکبارگی کیسا کہرام
اپنی محبوبہ سے نبی نے رو کے یہہ فرمایا کلام

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

غیب سے آئی ندا عایشہ یہہ تیرا گھر
اب بھی مسجود خلایق ہی رہا تا محشر
تیرے ہی پاس ہے گو کر گیا ظاہر مین سفر
تب بھی تھا جائے سجود ملک و جن و بشر
اب بھی ہے گھر مین تیرے جلوہ فزا پیغمبر
بس خدا کے لئے اس طور سے فریاد نکر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

روئی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

جسوقت تمام صحابا اور جناب علی کرم اللہ وجہہ نے بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کے پاس آ کے پرسا دئے اور کلمات تعزیت کے ادا کئے ۔ سیدہ کے زخم جگر پر گویا نمک تازہ چھڑکا گیا ۔ سمند صبر و استقلال کی باگ ہاتھہ سے جاتی رہی عالم بے خودی مین زبان حال سے عرض کرتی ہین بقول شہید مغفور

آپ تو کر گئے دنیا سے سفر بابا جان
دشمن کچھ نکی میری یتیمی پہ نظر بابا جان
کاٹتا ہے مجھے بن آپ کے گھر بابا جان
آنکھو ڈھونڈھنے جاؤن مین کدھر بابا جان
کیا ہوئی لطف و عنایت کی نظر بابا جان
کیون نہین لیتے ہو بیٹی کی خبر بابا جان

جان دیتی ہون غم ہجر سے آؤ دیکھو
گر نہین آتے وہین مجھکو بلاؤ دیکھو

مجھسے کچھ ہو گئے شاید کہ خفا بابا جان
جو خبر لیتے نہین میری ذرا بابا جان
آخر یک روز مجھے لینگے بلا بابا جان
ایسے کیا بھول ہی جاوینگے بھلا بابا جان
بھیجے ملجائین اگر باد صبا بابا جان
کہیو بیمار کی لازم ہے دوا بابا جان

نزع کا حال ہے سینے سے لگا لو مجھکو
غش چلا آتا ہے جلدی سے سنبھالو مجھکو

دفن کے بعد گئے سیدہ کے گھر اصحاب
ہو گئے آتش ہجران سے جگر سبکے کباب
کوئی مسند کو لگا چومنے ہو کر بیتاب
کوئی نعلین سے بس ملنے لگا چشم پر آب

نہ علی کو نہ کسی اور کو آتا تھا جواب — جس گھڑی پوچھتی تھین فاطمہ یون کہکے خطاب

کس نے اوس شاہ کو تربت مین سُلایا لوگو
کس نے اوس ماہ کو مٹی مین ملایا لوگو

زندگی تلخ تھی بن باپ کے ہر صبح و مسا — نہ تبسم نہ تکلم نہ دوا تھی نہ غذا
چھے مہینے تلک القصہ یہی حال رہا — کوئی چارہ نہ تھا اوس درد کا مرنیکے سوا
بجھ گئی شمع شبستانِ نبیؐ واویلا — دوش پر لیکے جنازے کو علی نے یہ کہا

بوئے گل تو تو چلی اپنے سبک ساری سے
ہم گران بار اوٹھینگے بڑی دشواری سے

ہر چند کہ اوس شب ہر ایک کو خواب حرام تھا۔ جناب سیدہ فاطمہ زہرہ کو اوسی شب کے کسی حصہ مین کچھ نیم خوابی کا جو عالم تھا دفعتاً چیخ مار کر جو اٹھین۔ اپنے پدر بزرگوار کے مزار اطہر کی زیارت کو گئین مزار پر انوار کو دیکھتے ہی۔ تسکین تو کجا آتش مفارقت پدر جو یکایک سینہ مین بھڑک اوٹھی بے تابانہ عرض کرتی تھین۔

مسدس

تسلیم میری اے پدر نامدار لو — یہ بال بکھرے ہاتونسے اپنے سنوار لو
راضی ہون مین نہ گود مین بھی زینہار لو — مشتاق ہون مین فاطمہ کہکر پکار لو

پوچھو یہ تم مزاج تو تیرا بخیر ہے
لونڈی کہے کہ حالِ جدائی سے غیر ہے

کیا سو رہے ہو قبر مین تنہا جواب دو　　دل مانتا نہین مین کرون کیا جواب دو
آقا جواب دو میرے مولا جواب دو　　چلّا رہی ہے آپکی زہرہ جواب دو

بولو مین صدقے جاؤن بہت دل ملول ہون
بابا بتول ہون مین تمہاری بتول ہون

بابا اذان بلال کے منہ سے مجھے سناؤ　　بابا نمازی آئے ہین مسجد مین تم بھی جاؤ
بابا علی کو اپنے بلا کر گلے لگاؤ ۔　　بابا نواسے ڈھونڈھتے پھرتے ہین منہ دکھا

اک اک گھڑی پہاڑ ہے مجھہ دل ملول کو
بابا کہو بلاؤ گے کس دن بتول کو

سیدہ کی یہ حالت دیکھکر تمام بی بیون نے فہمائش کرتی تھین اور سیدہ نے رو رو کے اون بی بیون سے کہتی تھین۔ کہ اے بی بیو ہر چند سنبھلتی سدھرتی صبر کرتی ہون کیا کرون دل پہ تو جبر نہین ہو سکتا میرا کچھ بس چل نہین سکتا ہے مجھے میرے پدر کا رنج و غم اور اونکی جدائی کا الم سہا نہین جا سکتا

اور باپ بھی وہ باپ کہ سرتاج انبیا　　نور خدا جلال خدا رحمت خدا
روز ازل سے تا بہ ابد کل کا پیشوا　　بیٹی پہ صدقے بیٹی کے بچون پہ بھی فدا

کیونکر نہ اپنی موت مجھے اب قبول ہو
دنیا مین ایسا باپ نہو اور بتول ہو

آسان پسر کا داغ ہے مشکل پدر کا داغ　　وہ کچھ دنون کا داغ ہے یہ عمر بھر کا داغ

پھر سب بدن کا داغ ہے وہ یک جگر کا داغ
پیدا ہوا پسر تو مٹا اوس پسر کا داغ

اولاد کا بدل ہے پدر کا بدل نہین
یہ درد وہ ہے جسکی دوا جز اجل نہین

رو رو کے کہتی تھین کہ ہمین سے یہ پدر
امید میری قطع ہے بابا سے عمر بھر
یعقوب نے جو سونگھا تھا پیراہن پسر
یوسف کے دیکھنے کی توقع تھی کسقدر

پوچھون کہان تلاش کرون کس دیار مین
یوسف تو میرا سوتا ہے لوگو مزار مین

گلے ہے علی سے کہتی تھی رو کر وہ دردناک
تمنے نبی کو واے سلایا بزیر خاک
کیونکر چھپایا قبر کے اندر وہ روے پاک
ہے ہے پدر تو جان بچی بیٹی ہو ہلاک

اتنا تو کہتی پاینتی کسکو سلاؤ گی
پوچھا تو ہوتا فاطمہ کو کب بلاؤ گی

قربان جاؤن قبر پہ جب فاتحہ پڑھا
تمنے نبی سے میری سفارش نکی ذرا
مجھکو بھی ساتھ لیتے وہ جاتے سوے خدا
اس صدمۂ فراق مین ہوتی نہ مبتلا

اب کچھ میری دوا کرو کل کے طبیب ہو
مانگو دعا کہ باپ کا پہلو نصیب ہو

آتا ہے منہ کو غم سے جگر میرا بار بار
سبطین کا ہے اب کوئی حامی نہ غمگسار
نانا کے کھاندھے پہ یہ ہوا کرتے تھے سوار
اور گیسوے نبی کا بناتے تھے خود مہار

ماں پوچھتی تھی بیٹیوں سے بابا کدھر گئے
بیٹی یہہ ماں سے کہتی تھی نانا کدھر گئے

حضرت کے بیبیوں سے یہہ کہتی تھی بار بار
آئے سفر سے پھیر کے جہانکا سفر کیا

تم مین سے کسکے گھر مین ہین مہمان مصطفے
اب کیسے مین بے پدر رہونگی یارب یہہ کیا ہوا

کہتی تھین بی بیان یہہ سفر آخرت کا ہے
اے فاطمہ نہ رو کہ دل ٹکڑے ہوتا ہے

حضرات تواریخ سے ثابت ہے کہ ابتدائے دنیا سے آجتک کسی نے اسقدر نہ رویا جیسا کہ تین حضرات نے روئے پہلے حضرت یعقوب علیہ السّلام کا رونا مشہور ہے کہ جس قدر اپنے فرزند یوسف علیہ السّلام کے واسطے روئے تھے۔ دوسرے بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کا رونا جو بعد رحلت اپنے پدر محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے تا زندگی یعنے چھ مہینے تک ہجر پدر کے غم مین جو روتے رہے۔

روایت ہے کہ مدینہ منورہ کے لوگ بی بی فاطمہ کے رونے سے جب بہت تنگ اور لاچار ہوئے۔ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے جا کر التماس کیا کہ جناب سیدہ اپنے پدر بزرگوار کے غم مین اسقدر روتی ہین کہ ہم لوگ کو تمام تمام رات نیند نہین آتی۔ محنت اور مشقت بالکل ہر ایک آدمی کی چھوٹ گئی ہے کوئی کام کیا نہین جاتا۔ آپکی خدمت مین عرض

کرتی ہیں اور سفارش چاہتے ہین کہ ہمارے جانب سے بی بی فاطمہ کو سمجھائی کہ۔ رسول خدا کی جدائی مین اگر شبکو رویا کرین تو۔ دنکو خاموش رہین اور اگر دنکو آہ وزاری کرین تو شبکو آرام اور صبر فرمایین تاکہ ہم لوگ وقت تہمت مین مشقت کیا کرین۔ پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ یہہ کلام سنکر دولت سرا مین داخل ہوئے۔ دیکھا کہ جناب سیدہ گریہ وزاری مین مشغول ہین آنسوونکا دریا آنکھونسے جاری ہے جسقدر تسلی کیجاتی ہے فائدہ نہین ہوتا۔ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے بی بی فاطمہ سے اہل مدینہ کا پیغام کہا۔ آپ نے سنکر جواب دیا کہ۔ ابو الحسن اب زندگی میری بہت کم ہے۔ اور قریب ہے کہ اپنے باپ کے دیدار سے آنکھین روشن کرون۔ تم اہل مدینہ سے کہدو کہ میرے رونے سے کوئی آزردہ خاطر نہون مین چندروز کی مہمان ہون پھر تم با آرام تمام عمر بسر کرنا۔ اوسوقت فاطمہ کہان اور رونا کہان۔ حضرت علی نے یہہ جواب پاکر کہا کہ۔ فاطمہ اس کام مین تمہین اختیار ہے جسطرح چاہو عمل مین لاؤ۔ آخر جناب علی نے قبرستان بقیع مین مدینہ منورہ سے علیحدہ ایک حجرہ اوس معصومہ کیواسطے بنوایا۔ اور نام اوسکا بیت الحزن رکھا اوس روز سے بی بی کا یہہ معمول رہا کہ صبح کو حسنین رضی اللہ تعالے عنہما کے ساتھہ روتی ہوئین اوس مکانمین تشریف لیجاتین۔ تمام دن وہان رونے مین گذر جاتا تا سر شام جناب علی کرم اللہ وجہہ جاکر آپکو مکان مین لے آتے حاصل کلام

بی بی سعیدہ نے اسی حالت سے چھے مہینے اپنے عمر کے گذار کر سفر آخرت کا کیے اور اپنے پدر بزرگوار سے مل کر آرام پائے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ تیسرے جناب امام زین العابدین رضی اللہ تعالے عنہ کا رونا مشہور ہے جو اپنے پدر بزرگوار شہید دشت کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ کے مفارقت مین چالیس سال تک روتے رہے۔ ہر وقت وہ واقعہ کربلائے معلّا کا جو اپنے پدر امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ پر گذرا تھا اور وہ تین شبانہ روز تک ننھے ننھے پیارے جگر بندونکا بھوک اور پیاس سے تلملانا۔ اور وہ اپنے تمام خویش اقارب اور برادر حضرت علی اکبر رضی اللہ تعالے عنہ ہمشکل رسول اور حضرت قاسم رضی اللہ تعالے عنہ عموزاد بھائی کا شہید ہونا اور وہ اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہ علم بردار کا تن تیرونکے زخمونسے چور چور ہوکر شہید ہونا اور علی اصغر معصوم چھے مہینے کے شیر خوار کا لعینون کے تیر جفا سے جان کھونا اور وہ اپنی چھہ سالہ ہمشیر بی بی سکینہ کا شدت پیاس سے بلبلانا۔ اور اپنے پدر بزرگوار جناب امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ کا اپنے جگر بندونکے لاشون کو اپنے ہاتھہ سے زیر زمین کرتے اونہین ظالمون کے زغہ مین یکہ و تنہا جام شہادت کا نوش فرمانا۔ اور لعینون کا جور ستم اور اپنے پدر کی تشنہ دہانی یاد آتی تھی تو اپنی مدت العمر یعنے اس واقعہ کربلا سے چالیس

سال تک آپ نے زندہ رہے کسی روز آپکے آنکھ کا آنسو خشک نہین ہوا اور کسی وقت آسودہ ہوکر روٹی نہ کھائی اور کسی وقت آب سرد نہ پیئے اور صدمات کرب بلا کو یاد کر کے آخر خود بھی واصل اپنے پدر بزرگوار کے ہوگئے۔ محبتو یہہ انہین حضرات کا جبہ تھا کہ باوصف اسقدر تکلیفین سہنے کے زبان سے اُف نکہے راضی برضائے الٰہی رہے بلکہ وقت اخیر تک بھی اپنے نانا کے گناہ گاران امت کے مغفرت خواہ رہے اور انہین کے نجات کی فکر رہی سبحان اللہ کیون نہو آخر کس کے نواسے ہین۔

قصیدہ ✤

نور نگاہ مصطفے امیری طرفکو دیکھنا
جلوہ چشم مرتضے امیری طرفکو دیکھنا

کہتے تھے یہہ شہ ہدا میرے نبیؐ دوسرا
گھیر لئے ہین اشقیا میرے طرفکو دیکھنا

مرتا ہون ہجر مین ترے بہر خدا شہا مرے
مجہکو بلا کے کربلا میرے طرفکو دیکھنا

شمع ہدایت آپ ہین اور پتنگہ اوسکا مین
دل سے ہون آپ پر فدا میرے طرفکو دیکھنا

کرتا ہے رو بہ بازیان مجہہ سے زمین پر آسمان
شیر خدا کے دلربا میرے طرفکو دیکھنا

قبر پہ تیری آونگا مین بھی جب اے شہ ہدا
رو کے کرونگا التجا میرے طرفکو دیکھنا

چرخ کا مین ستایا ہون تیری لحد پر آیا ہون
بنت نبی کے دلربا میرے طرفکو دیکھنا

نہین ہے دلکو میرے کل ہجر ترا ہے جان گسل
جلدی بلا کے اے شہا میرے طرفکو دیکھنا

جبکہ فرشتے آئینگے اور مجہے اُٹھائینگے
قبر مین اے شہ ہدا میرے طرفکو دیکھنا

دہر مین رکھلے آبرو حشر مین کر تو سرخ رو
ہی یہی میری التجا میری طرف کو دیکھنا
آپکے غم مین روتا ہون کہاتا ہون اور نہ سوتا ہون
ہا شہید کربلا میرے طرف کو دیکھنا
تحقیق کی یہہ التجا رد نہو یا شہ ہدا
حشر مین جب مین آونگا میری طرف کو دیکھنا

حضرات مثل مشہور ہے کہ جس تن بیتے وہی تن جانے۔ واقعات کربلا وہ ہین کہ نہ زبانکو یارہ ہے جو کہہ سکے اور نہ قلم مین طاقت ہے کہ جو لکہہ سکے نہ دلون مین تاب ہے کہ سن سکین جنپر کہ ایسے صدمات کا عشر عشیر بھی صدمہ گذرا ہو و یا جن آنکہون نے کہ کچہ دیکھا ہو وہی اسکا مزا بخوبی جانتا ہے دور کیون جاتے ہو حیدرآباد مین طغیانی رود موسی کے واقعات پر جو غرہ رمضان سنہ ۱۳۲۶ہ مین گذرے ہین کچھ نظر غور ڈالئے کہ ایک ایک گہر کے ۲۰ بیس ۲۰ بیس تیس ۳۰ تیس جگر بند و خویش و اقارب دید بدید بہتے ہوے جو چلا جاتے تہے بس اس صدمے کا مزہ انہین بیچارون کا دل جانتا ہے۔ اور جن انکہون نے کہ ان واقعات کو دیکھا ہے وہی کچھ پہچانتے ہین۔ خدا محفوظ رکھے حضرات خداوند کریم نے اپنی قدرت اور اپنے قہر کا ایک ادنی سا ادنے شعبہ تہا جو تھوڑی دیر کے لئے دکہلا کر اپنے نافرمان بندون کو اپنی یاد دلایا تہا۔ پھر وہی ارحم الراحمین نے اپنے حبیب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو وعدہ فرمایا تھا کہ۔ وَمَا کَانَ اللہ لیعذبہم وانت فی ہم۔ یعنے اللہ کی شان سے بعید ہے کہ آپ ابہی امت مین رہین

اور امت عذاب مین مبتلا ہو صرف اپنے اس قول کو یاد کرکے آناً فاناً اوس بلا کو ٹال دیا ورنہ ہمارے بداعمالی سے کیا دور تہا کہ اسی ضمن میں قیامت برپا ہوجاتی

بقول صولت

ہائے ری شامتِ اعمال گئی حرمت بھی
گھر گیا جان گئی مال گیا عزت بھی
پھر گئی ہم سے زمانہ کیطرح قسمت بھی
اور کیا جائیگا دولت بھی گئی حشمت بھی
ہم برے فعل نکرتے جو خدا سے ڈرتے
ایسے کیوں مرتے وہی وقت پہ اپنی مرتے

چھا گئی تھی بہت آنکھوں میں ہماری مستی
سربلندی نے دکھایا ہمیں آخر پستی
خلق بستی تھی جہاں اب ہے وہ اُجڑی بستی
پانی پانی ہوی افسوس ہماری ہستی
صفحہ ہستی سے بس نام ہوا گم اپنا
نہ زیارت ہی ہوی اپنی نہ چہلم اپنا

نہیں دنیا میں برا کوئی بھی ہم سے بڑھکر
لاج بندوں کی نہ اللہ کا ہمکو کچھ ڈر
باز ہم فعل شنیعہ سے نہ آئے آخر
منع کرتا تھا فلک روز ہمیں جھک جھکر
جب پڑی ہم پہ مصیبت تو یہ معلوم ہوا
سچ ہے ہوتا ہے برے کام کا انجام برا

کبھی ناصح کی شکایت کبھی واعظ کا گلا
نہ نماز ہم نے پڑھی اور نہ رکھا روزا
نہ لحاظ ہمکو بڑوں کا نہ ادب قرآن کا
آگ لگتی تھی نصیحت جو کوئی کرتا تہا

فرض و سنت کو تو کچھ چیز نہیں جانتے تھے
اور احکام خدا کو بھی نہیں مانتے تھے

عار نشّہ سے نہ پرہیز زنا بازی سے
دو دو آنہ پہ عدالت میں قسم کھاتے تھے

جھومتے آتے تھے میخانہ سے ہم پی پی کے
نہ مسلمان ہی پورے نہ عقیدے پکے

مجلس وعظ تو یک لخت بری لگتی تھی
بات ناصح کی کلیجہ میں چھری لگتی تھی

اپنے بیگانوں سے بالکل نہیں شرماتے تھے
کبھی بھولے سے بھی مسجد میں نہیں جاتے تھے

قہر حق سے بھی کلیجے نہیں تھراتے تھے
مفت کی روٹیاں ملتی تھیں یہی کھاتے تھے

تھا اسی منہ پہ مسلمانی کا دعوی ہم کو
ہائے غفلت کا برا ہو کہ ڈبویا ہم کو

اب بھی باز آئیں برے فعل سے تو اچھا ہے
حشر نزدیک ہے اب وقت بہت تھوڑا ہے

نہیں معلوم کہ آگے ابھی ہوتا کیا ہے
توبہ کر لیں کہ ابھی باب اجابت وا ہے

گذرا جو واقعہ یونان پہ سب جانتے ہیں
وہ جو فرعون تھے شداد تھے پہچانتے ہیں

نوح کے وقت میں بھی آیا تھا یوں ہی طوفان
ہمیہ بے شبہ تھا یہ قہر خداوند جہاں
ایک اک بوند تھی ہیرے کی کنی سے بڑھ کر

سرکشی کرنے لگے تھے بہت اہل یونان
ورنہ یہ زور بھلا موسم بارش میں کہاں
ایک اک لہر تھی بندی کی کٹاری خنجر

افسوس اسبات کا ہے کہ تسپر بھی ہم ناہنجارون کے آنکھ سے ابھی غفلت کے پردے نہیں اوٹھتے ۔ بھائیو خدا کے قہر سے ڈرو ۔ وہ خدائے پاک جیسا کہ بڑا تحمل والا ہے ویسا ہی اپنے ہر وعدہ کا پکا ہے ۔ ایسا نہو کہ یہی غفلت ہی غفلت میں مرجائیں آخر یوم الجزا ہمیں کو اپنے کئے کی پشیمانی حاصل کرنا ہوگا ۔

حضرات بعد وفات شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بھی جو جو واقعات کہ گذرے ہیں ۔ اس حقیر کی زبان ایسی نہین ہے جو عرض کر سکے ۔ بس آئے سب استادہ ہو کر اپنے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں درود و سلام عرض کرین ۔

جواب

یا نبی سلام علیکم یا رسول سلام علیکم
یا حبیب سلام علیکم صلوٰۃ اللہ علیکم

قصیدہ

تم حبیب کبریا ہو تم شفیع دوسرا ہو
تم ہمارے پیشوا ہو صلوٰۃ اللہ علیکم
تم خدا کے ہو پیارے تم رسول ہو ہمارے
تم پہ جان ہم نثارے صلوٰۃ اللہ علیکم
آپ ہو شفیع عالم آپ ہو رسول اکرم
آپ سب سی ہو معظم صلوٰۃ اللہ علیکم
کون ہے تمہارا ثانی تم ہو بخشش کی نشانی
ہم پہ رکھئے مہربانی صلوٰۃ اللہ علیکم
تم شفیع عاصیاں ہو مالک کون و مکان ہو
تم خدا کے مہمان ہو صلوٰۃ اللہ علیکم

تم ہو رب کے رب تمہارا تم پہ رب قرآن اُتارا
آپکا جہاں ہے سارا صلوٰۃ اللہ علیکم

حشر میں ہو جبکہ آنا تو ہمیں نہ بھول جانا
ہمکو دوزخ سے ہے بچانا صلوٰۃ اللہ علیکم

ہم ہیں آپکے ثناخواں صدقہ تم پر ہے نبی لو جان
تم سے پائی تو ہیں ایمان صلوٰۃ اللہ علیکم

حافظِ غریب و کمتر ہند میں بہت ہے مضطر
یا نبی بلالو در پر صلوات اللہ علیکم

ہدایت ۔ مولود خواں کو لازم ہے کہ ذیل کے اشعار کو پڑہتے وقت مصرعہ اولا میں (ہو میرا پڑھنا قبول) کہا کریں ۔

اشعار دعائیہ

ہو میرا لکھنا قبول اے میرے پیارے رسول
اے مرے اچھے رسول اے میرے پیارے رسول

حشر کا غم ہے بڑا شافع روز جزا
بندہ کو اپنے نہ بھول اے مرے پیارے رسول

پیارے بولو کبھی اے مرے پیارے نبی
عرض تری ہے قبول اے مری پیاری رسول

آپکا مداح پھر باغ جہاں میں رہے
گل کی روش پھول پھول اے مری پیارے رسول

دل میں تیری یاد ہو لب پہ تیرا نام ہو
تو مجھے ہرگز نہ بھول اے مری پیارے رسول

ہوں جو تیرا مدح خواں عرش پہ ہے سر مرا
گرچہ ہوں میں خاک دھول اے مری پیارے رسول

سنلو میرے پنجتن ہے حسین و حسن
پھر علی و بتول اے میرے پیاری رسول

ہیں جو تیرے عاشقین رکھ مجھے اونکے قرین
حشر ہو اونکے شمول اے میرے پیاری رسول

بانی محفل ہیں جو آئے ہیں جو سننے کو
مقصدیں سب ہوں حصول اے میرے پیاری رسول

اشعار دعائیہ

الٰہی بانیٔ محفل سلامت
رہے باعافیت جب تک جہاں ہے
تیرے محبوب کی مجلس میں اسدم
جو حاضر کودکو پیر و جوان ہے
مرادیں سب کی حاصل ہوں خدایا
تیرے در تک رجوع بندگان ہے
تجھی سے مقصدِ دل مانگتا ہوں
کہ میرا حال سب تجھ پر عیاں ہے
مدینے کی تمنا میں شب و روز
دل رنجور بے تاب و توان ہے
مدینے کی طلبگاری میں ھر دم
تڑپتی روح ہے اور لب پہ جان ہے
مدینے میں مجھے پہونچا دے یارب
یہی ہر دم میرا وردِ زبان ہے
مدینے کی زمیں کا رزق ہو جائے
یہ تن میرا جو مشتِ استخوان ہے
مدینے میں ہی میرا خاتمہ ہو
کہو آمین سب ختم بیان ہے

اشعار دعائیہ

مجھے دے تو یارب نبی کی محبت
نہیں چاہتا ہوں کوئی تجھسے دولت
بنا دے تو ساماں ایسا خدایا
کروں میں دکن سے مدینے کو ہجرت
تو ہی جانتا ہے فراق نبی سے
گذرتی ہے ہر روز مجھپر قیامت
مدینے میں پہونچونگا جسدم الٰہی
یہ سمجھونگا اب ہے لڑی میری قسمت
مجھے دشت یثرب میں پھرنا ہے کافی
وہی میرے حق میں ہے گلزار جنت
میں دیکھوں جمال مبارک نبی کا
یہ دل کی ہے خواہش یہی دلکی حسرت

الٰہین گر بنی تو ہین گر گر قدم پر
نہ کیون اسمین انوار حق ہون ہویدا
الٰہی جو ہین میرے خویش و برادر
جو گمراہ بندے ہین تیرے خدایا
جو محفل مین حاضر ہین تیرے خدایا
جو پڑھتے ہین نعت نبی صدق دل سے
جو ملک دکن کی ہین محبوب علی شاہ
بحق نبی و علی یا الٰہی
تو رکھ حفظ مین اپنے بار الٰہا
اراکین اونکے نمکخوار جو ہین ہا
تمنا یہہ ہے تا دم مرگ یارب
الٰہی بہ حق نبی مکرم
مین خادم ہون غوث الوراہی کی در کا
تو رکھ اونکو دارین مین شاد و خرم
ملاقاتی احباب جو کچھہ ہین میرے
اٹھا کر نقاب اپنے رخ سے محمدؐ
بلالو مجھے در پہ اپنے خدارا

کھونگا گوارہ نہین مجھکو فرقت
جبین مصفا ہے مرآت وحدت
تو رکھ اونکو قائم براہ شریعت
انہین دین احمد کی دے تو ہدایت
ہو نازل تیری اونپہ ہر وقت رحمت
تو دی دلمین اونکے نبی کی محبت
رہے اونپہ ہر آن تیری عنایت
رہے اوج پر اونکا اقبال و دولت
بچا کر سب اعدا سے اونکی ریاست
تو رکھ اونکو ہر وقت زیر اطاعت
رہون فضل سے تیرے مداح حضرت
عطا کر مجھے دین و ایمان کی دولت
ملی ہے اوسی در سے راہ طریقت
الٰہی جو ہین دل سے عشاق حضرت
تو دارین مین رکھہ انہین بامسرت
دکھا دو ذرا اپنی نورانی صورت
نہین اب جدائی کی مجھہ مین ہے طاقت

بھروسہ مجھکو ہی شفاعت کا تیرے
وگرنہ گناہونکی ہے یا تو کثرت

جو چاہو کرو ہون تمہارا مین عاصی
مگر یہہ نکہنا نہین میری امت

بھلا ہون برا ہون ہون خادم تمہارا
میری دین و دنیا مین رکھہ لیجیو عزت

پیمبر کا تحقیق مین ہون ثناگو
نہ کیونکر ہو دارین مین میری عزت

قصیدہ

خوف عصیان سے یہہ دل میرا جو نالان ہوگا
ہے یقین حشر مین پھر نوح کا طوفان ہوگا

معصیت کا میری کچھہ حال جو پوچھو مجھسے
سارا محشر میری سیاہی سے گریزان ہوگا

رحمت حق یہی کہیگی کہ بخشو اسکو
میری الطاف سے پھر یہہ پشیمان ہوگا

مین تو قابل نہین ہون لطف و کرم کا لیکن
میری خالق کا میری حال پہ احسان ہوگا

اپنے محبوب سے کہدیگا خداوند کریم
بھیجدو خلد مین اسکو تو یہہ شادان ہوگا

ق سوئے فردوس برین لیکے جو جائینگی مجھے
میرے آقا کا میری ہاتہہ مین دامان ہوگا

بادب لیکے کلید در فردوس برین
ہمقدم شوق سے پیچھے میری رضوان ہوگا

حال عشاق نبی پوچھتے ہو کیا مجھسے
دیکھلو حشر مین جسوقت نمایان ہوگا

ہے جو گیسوئے محمد کا ازل سے شیدا
ظلمت گور سے ہرگز نہ پریشان ہوگا

ق آپ کرنا مری امداد کہ ابلیس لعین
یا نبی نزع مین جب درپئے ایمان ہوگا

دم آخر جو میسر ہو نظارہ تیرا
سنتہے موت سے خادم نہ ہراسان ہوگا

روسیہ ہوں مین بہت کثرت عصیان سے ق
ورنہ عصیان کا میرے تجھسے ہی درمان ہوگا

یا نبی حشر کے دن بھول نہ جانا مجھکو
کام نکلیگا مرا آپکا احسان ہوگا

آپکے لطف و عنایت سے جو پلٹی قسمت ق
کیون نہ گردش مین مرا گردش دوران ہوگا

کفش برداری کی خدمت جو ملی مجھکو تری
دین و دنیا مین مجھے فخر سلیمان ہوگا

مصحف رخ جو ترا دیکھلی رویا مین اگر
دل ہی بس میرا حافظ قران ہوگا ؛

آپکے نام مقدس کا جو آجائے خیال
دل کافر بھی یقین ہے کہ مسلمان ہوگا

در اقدس پہ بلالو مجھے پہلے سرکار
بعد مین عرض کرونگا جو کہ ارمان ہوگا

اشک تھم تھم کے یہی کہتا ہے مجھسے ہر دم
ہجر احمد مین جو گر جاؤن تو طوفان ہوگا

عشق احمد کا ہوان بیمار یقین ہے مجھکو
اے مسیحا نہین ہرگز مرا درمان ہوگا

زلف کا انکی ہے سودا مرے سر مین ہر چند
فکر ہی فکر مین دل تیرا پریشان ہوگا

مختل عقل سے پرہیز تو کر اے عاقل
اوسکی پرتو سے یقین ہے کہ تو حیوان ہوگا

اوسنے دل چل کے نہ پہنا کبھی گر ایسا
یاد رکھیگا سخن میرا تو انسان ہوگا

ہی یقین حشر مین بخشینگے حضرت اسکو
نعت احمد مین فدا جو کہ سخندان ہوگا

در احمد پہ جو نکلے گی مری جان تحقیق
ملک الموت کا سر پر میری احسان ہوگا

قصیدہ

یا محمد نہین یان کوئی لیگانا دل کا
آپ ہی سنئے ذرا کچہ تو فسانہ دل کا

تیر مژگان پہ غضب ٹوٹکے آنا دل کا
کارگر ہوتا ہے ہر دلپہ نشانہ دل کا

تن بے جان مین تو آجاتی ہی جان مضطر
تری محفل مین جو ہوتا ہی ترانا دل کا

ساری محفل کو لٹا دیتا ہی بیخود کرکے
ہوکے بیہوش کبھی ہوش مین آتا دلکا

وہ کہ مردون کو قیامت کا ولا دیتا ہی
ہجر مین تیری ہی وہ شور مچانا دل کا

شوق دیدار نبی مین جو مچل جاتا ہے
غیر ممکن ہے کسی ڈھب سے منانا دلکا

بس خفا ہوکے گیا وہ مرے پہلو سے نکل
حیف آیا نہ مجھے ناز اوٹھانا دل کا

آپکے روی منور کا تھا شیدا حضرت
در اقدس پہ ہوا ہوگا ٹھکانا دل کا

شب فرقت مین وہی ایک تھا میرا ہمدم
یاد آتا ہی مجھے رو کے رلانا دل کا

گرچہ ہشیاری سی غمخواریسی پالا مین نے
ہائے آخر نہوا مجھسے بچانا دل کا

مدت العمر رہونگا در احمد پہ مقیم
جب چلا جاؤنگا مین کرکے بہانا دل کا

ق
جس کے اخلاق نہین دہر مین ہین بیمروت
مثل بیگانہ کی ہوتا ہی یگانا دل کا

نیک اخلاق رہو تم بھی جہان مین تحقیق
تا کہ ہمدرد رہی سارا زمانہ دل کا

تمت بالخیر

متفرق قصاید تحقیق

شنو شرح دل پر غم خدارا یارسول اللہ
بکن تکلیف بہر من گوارا یارسول اللہ
ترے لطف و عنایت پر بھروسہ کر کے بیٹھا ہوں
سوا تیرے نہیں مجکو سہارا یارسول اللہ
بمیرم از تپ فرقت بسوزم ز آتش عشقت
ندارم زندگی جز تو گوارا یارسول اللہ
بظاہر گرچہ زندہ ہوں مگر حالت ہی مردو بجی
ترے درد خدائی نے ہی مارا یارسول اللہ
نباشد دل بہ پہلوے من بیدل ز عشق تو
کشد ہر لحظہ آن حسن دل آرا یارسول اللہ
ہمارے آہ سوزاں سے جدائی مین تمہارے دل
دہوان بنکر یہ اڑتا ہی غبارہ یارسول اللہ
شدم مجنون ز عشق تو ندارم شرم رسوائی
بنوشان ساغر وصلت خدارا یارسول اللہ
چہپا رہتا ہمارا لفو نکا ترے بکر مین سوائی
ہوا جب جامراب آتشکارا یارسول اللہ
ز ذوق نفس امارہ شدم آلودۂ عصیان
بجز لطفت ندارم ہیچ چارہ یارسول اللہ
غریق بحر عصیان ہوتے ہوتے بچگئی کشتی
ملا رحمت کا جب تیرے کنارہ یارسول اللہ
نگاہ برق سوزانت شعاع روے تابانت
کند ہر شیشہ دل را دو پارہ یارسول اللہ
نبوت پر رسالت پر تری معجز بیانی پر
شہادت دیچکا ہر سنگ خارہ یارسول اللہ
گدائے کوے تو ہستم بشاہان فخر میدارم
ندارد ہمسری جمشید و دارا یارسول اللہ
لٹاتا ہوں مین خم کے خم شراب عشق کے تیرے
تری بخشش پہ کسکا ہی اجارہ یارسول اللہ
عطا کن جرعۂ از شربت وصلت ز لطف خود
نمی خواہم شکر قند و نجارہ یارسول اللہ

بچالو لطف سے اپنے پلاکر شربت وصلت
مریض عشق مرتا ہے تمہارا یا رسول اللہ

یکے مست ویکے مجنون یکی نازان یکی خندان
شود ہرگز زعشق تو مدارا یا رسول اللہ

تری محفل مین رندونکا گذر ہوتا نہین ہرگز
خدانے خود کہا انتم سکارا یا رسول اللہ

مرے دلکا چمن داغون سے تیرے عشق کی ہر دم
ترو تازہ ہے مثل گل ہزارہ یا رسول اللہ

ملے گر پاسبانی آپکی در کی تو جانون مین
مقدر کا مرے چمکا ستارا یا رسول اللہ

دل تحقیق شد اے جمال روے تابانت
خدایت داد آن حسن دل آرا یا رسول اللہ

قصیدہ

بنایا تجہکو پہر امین ہر سو خودی کو دل سے مٹا مٹا کر
عیان تہا پردہ مین میم کے تو وجود اپنا چہپا چہپا کر

غش آرہے کیونکر نہ عاشقون کو رخ منور کی روشنی سے
وہ روے انور دکہا رہے ہین نقاب اپنا اٹہا اٹہا کر

دوئی کا پردہ اٹہا ہے ساقی وہ جام تو نے دیا ہے ساقی
بنایا مستانہ اپنا مجہکو شراب وحدت پلا پلا کر

پیمبر اپنے ہین رشک عیسیٰ نہ کیس طرح سے ہون مرے زندہ
جلاتے ہین اپنے عاشقون کو وہ دم مین ٹہوکر لگا لگا کر

یہی ہے ارمان قلب مضطر کہ دیکہون حضرت کا روے انور
دکہادو چہرہ تم اپنا آقا مدینے ہی مین مجہے بلا کر

کبھی کہونگا نہ اُف زبان سے خوش آپ ہون گے اس امتحان سے
لگا کے دیکھو کمان ابرو پہ تیر مژگان چڑہا چڑہا کر

کبھی ہنسایا تو کر کے وعدہ کبھی رولایا تو کر کے مضطر
تماشہ دیکھا ہے تو نے میرا کبھی ہنسا کر کبھی رولا کر

تیری جدائی مین جان مضطر نہ نکلی تن سے کہین تڑپکر
تو ہے زمانہ مین رشک عیسی مریض فرقت کی کچھہ دوا کر

یہہ روز محشر خدا سے کہنا ہو بخشش اسکی ہے میر اشیدا
کھڑا ہے شرمندہ ہو کے تحقیق ادب سے سر حشر مین جھکا کر

قصیدہ

اپنی ہستی کو مٹا کر بے نشان مین ہی تو ہون
لامکان کہتی ہین جسکو وہ مکان مین ہی تو ہون

شش جہت مین لوگ جسکو ڈہونڈہکر بیزار ہین
ذات وحدت مین فنا ہو کر عیان مین ہی تو ہون

مین و تو کا اٹھگیا جسوقت پردہ بیچ سے
دیکھلو ہر رنگ ہر ہیت عیان مین ہی تو ہون

احدیت کی شان کس منہ سے ادا ہوگی ولا
حمد رب مین سچ تو یہہ ہے بے زبان مین ہی تو ہون

ناز سے معراج مین گویا تھی یہ حق سے نبی
عرش ہے جسکی زمین وہ آسمان مین ہی تو ہون

بارہا فرما گئے اصحاب سے خیر البشر
باعث پیدائش کون و مکان مین ہی تو ہون

حمد رب مین تو سخن خامہ میرا بڑہتا نہین
نعت احمد مین ولا آب وان مین ہی تو ہون

عین دریا مین جو تشنہ کہتی ہین جسکو سبھی
ہان نہین تمسے جدا جان جہان مین ہی تو ہون

طاق مین ہی قفل دل ہی سب کچھ باقی ہین
جینا مشکل ہی جسسی وہ ناتوان مین ہی تو ہون
باغ جنت کہتا ہی جسکو زمانہ دیکھکر
داغ ہائی عشق سی وہ گلستان مین ہی تو ہون
حفظ جانکی واسطی پیر سخن کہتا ہی اب
پھینک دو تعویذ و گنڈا خضر جان مین ہی تو ہون
نعت احمد مین ولا تحقیق کہتی ہین جسے
بیگمان وہ خادم شاہ شہان مین ہی تو ہون

قصیدہ

یا نبی امت مین تیرے روسیا مین ہی تو ہون
معصیت الودہ حرص و ہوا مین ہی تو ہون
نیک تھے جاکر سبھی بس خدا سے بخشے گئے
لائق بخشش تری باقی رہا مین ہی تو ہون
مغفرت کہتی ہی مجھسی کیون نہ ہو بخشش تری
آچکے دن تابع خیر الورا مین ہی تو ہون
لطف ہو یا جور ہو جو کچھ کہ ہو منظور ہی
یا نبی ہر حال مین تم پر فدا مین ہی تو ہون
دام گیسو مین تمہاری پھنسگیا جسکا ہی دل
دیکھلو وہ عاشق زلف دوتا مین ہی تو ہون
قصہ فرہاد و مجنون سنتے سنتے یکبیک
عشق مین ہو کر فنا پایا بقا مین ہی تو ہون
جب کیا بیخود مجھے نور جمال مصطفے
اونکی صورت مین دلا پایا خدا مین ہی تو ہون
چار انکھین مجھسے ہی کرتی ہین غش کھاکر سبھی
چشم حق بین سے تری اسکی ضیا مین ہی تو ہون
آہ سوزان سی میری زندہ ہو بچکر چلو
آتش عشق نبی کا دل جلا مین ہی تو ہون
مدح خوان مصطفے تحقیق کہتی ہین جسے
دیکھلو وہ خادم صدق و صفا مین ہی تو ہون

قصیدہ

عشق کو تیری نبی اپنا صنم جانتے ہین
جلوہ گر دل مین اگر ہو تو کرم جانتی ہین

سیر گلشن کی تمنا نہین دل مین باقی   تیرے کوچہ ہی کو ہم باغ ارم جانتے ہین
مثل مجنون جو پھرا کرتے ہین دشت یثرب   سیر فردوس سے بڑھکر اوسی ہم جانتے ہین
تیری فرقت مین شب و روز بہا کر آنسو   اپنی آنکھون ہی کو ہم ابر کرم جانتے ہین
آپکی ابروئی خوش خم کی صفت کیا کہنا   اسکی جنبش مین جو لذت ہی وہ ہم جانتے ہین
مدح کرنے لگے موسی تو کہا خالق نے   ق   میرے محبوب کا رتبہ کوئی کم جانتے ہین
راز مخفی ہے حقیقت نہین کہہ سکتا ہون   جانتا مین ہون میری لوح و قلم جانتے ہین
خاکسارون مین تمہارے جو ہوئی ہین شامل   اپنی ہستی کو تو ہم نقش قدم جانتے ہین
یا نبی آپکی الفت مین تمنا ہے یہی   دم نکلجائے تو ہم لطف و کرم جانتے ہین
تیرے در کی جو میسر ہو گدائی ہمکو   کب اوسی شوکت جمشید سی کم جانتے ہین
تیرے کوچہ مین قدم رکھنگی جو مر جائین ہم   اپنا نکلا ہے یہہ دم زیر قدم جانتے ہین
شوق دیدار نبی جسکو ہی حاصل تحقیق   اپنی ہستی کو وہ ہر وقت عدم جانتے ہین

قصیدہ

خواب مین جب مرا دلدار نظر آتا ہے   بخت خوابیدہ یہہ بیدار نظر آتا ہے
دل مرا مضطرب و زار نظر آتا ہے   عشق احمد کا یہہ بیمار نظر آتا ہے
دیکھکر غور سے کہتے ہین مسیحا ہر دم   ق   قلب یہہ تشنۂ دیدار نظر آتا ہے
ساغر وصل نبی سے جو ہوا ہی بیخود   مے وحدت کا طلبگار نظر آتا ہے
وائے قسمت نظر آتا نہین اپنا سرور   ق   گرم کچہہ حشر کا بازار نظر آتا ہے

امتی دیکھہ کے محشر مین محمدؐ کو کھے
شکر ہے اپنا خریدار نظر آتا ہے

عاصیان کہتے تھے سب انبی سے جا کر
پر غضب آج وہ غفار نظر آتا ہے

ساری مخلوق یہہ کہتی تھی شفیع اعظم
ق انبیا ولکا تو سردار نظر آتا ہے

جیسا حلقے مین تارونکی ہے ماہ انور
مرسلونمین شہ ابرار نظر آتا ہے

رحمت حق یہی کہتی تھی نبی سے ہر دم
ق کل خدائی کا تو مختار نظر آتا ہے

مغفرت نا نہی گویا تھی یہہ آگے بڑھکر
اپنی امت کا وہ غمخوار نظر آتا ہے

ہو کے آمادہ بخشش یہہ کہا خالق نے
رحم دل احمد مختار نظر آتا ہے

حشر مین دیکھی غربا ٹھکنگے حضرت تحقیق
میرا عاشق یہہ دل افگار نظر آتا ہے

حب احمد نہین جس دل مین ہے سمجھو تحقیق
قلب ایسا مجھے بیکار نظر آتا ہے

قصیدہ

زمرہ مین رسولون کی وہ عالی نسبی ہے
اسواسطے مشہور تو مکی مدنی ہے

ہر شاخ مین ہر گل مین عیان ہے تیرا جلوہ
ہر رنگ مین ہر بو مین تری جلوہ گری ہے

کیا فوق ہے یوسف کو تری حسن کی آگے
شرمندہ تجھے دیکھکر اب رو پری ہی

سرخی پہ لبونکی ہی فدا لعل بدخشان
ہی رنگ خجالت سے عقیق یمنی ہے

بو لیکی جب آتی ہی صبا زلف نبی کی
پاتا ہی شرف اس سے یہہ مشک ختنی ہے

اس ناز کے انداز کی اعجاز کی صدقے
ان سب سے زیادہ تری شیرین سخنی ہی

پڑھتا ہون صفت جب تری شیرین سخنی کی
گھلتی گویا منہ مین مری مصری کی ڈلی ہی

تحفے لیے ہاتون مین چلی آتی ہین حور عین
کیا لطف و عنایات رسول عربی ہے

آہٹ سے قدم کی تو اوٹھا کرتے ہین مردے
بگڑی ہوئی تقدیر تجہی سے تو بنی ہے

کہدو کوئی جا کر مرے عیسی لقبی سے
الفت مین تمہاری ہی مری جان پہ بنی ہے

اب شربت دیدار پلا دیجے خدا را
بیحد ترے بیمار کو تشنہ دہنی ہے

یارب مجھے پہونچا دے تو ہی سوئے مدینہ
مفلس ہون مین درپیش غریب الوطنی ہے

آتا ہے لبون پر ترے عشاق کے جب نام
جلتے ہین عدو اونکی یہی دلشکنی ہے

اللہ سلامت رکھے اس شاہ دکن کو
ق کرتا جو رعایا پہ وہ اب رحمدلی ہے

تا حشر یہہ قایم رہے یارب معہ اولاد
اسلام مین پوچھو تو یہہ ہیرے کی کنی ہے

کس منہ سے بیان ہو مری یہہ راز ہے تحقیق
جو نور خدا ہے وہی انوار نبی ہے

قصیدہ

قلب مین ہے روشنی ایسی خدا کے نور سے
کم نہین ہے داغ دل مہر اچھے طور سے

مین نکیون پہونچون وہان مولود ہے تیرا جہان
قلب کو ہوتی ہے تسکین آپکے مذکور سے

ناتوان ہون کس طرح محشر مین جاؤن یا نبی
بار عصیان اوٹھ نہین سکتا کسی مزدور سے

رنج تا کے یا نبی فرقت کے صدمون کا سہون
جبر اوٹھ سکتا نہین اب عاشق مجبور سے

آسمانون کو جدائی مین لگا دیتی ہے آگ
آہ سوزان جب نکلتی ہے دل رنجور سے

تیغ عشق مصطفے سے دل مرا مجروح ہے
زخم اوسکے ہون نہ اچھے مرہم کافور سے

رات دن ہجر نبی مین بہتے ہین آنکھون سے اشک
کم نہین ہین دیدہ گریان مرے ناسور سے

مین بھی ہون مست مئی حُبِ نبی دوسرا
صاف ظاہر ہی یہہ میری دیدۂ مخمور سے
دیدۂ حق بین ہین میرے جلوہ حق ہی نہان
مصطفی کو دیکھتا ہون مین خدا کی نور سے
حال کیا سوزِ درون کا یا نبی ظاہر کرون
کم نہین ہی سینۂ روشن مرا تنور سے
مین انا الحق کی جگہ کہتا ہون حق ہی مصطفی
کسطرح عالی نہو رتبہ مرا منصور سے
یہہ حدیثِ نبوی سے ہوا ہی روشن اے تحقیق صاف
احمد مرسل ہوئی پیدا خدا کی نور سے

قصیده

چہرہ جو پرانوار ہی محبوب خدا کا
شیدا یہہ دل زار ہی محبوب خدا کا
آزادی سخن کو میرے ہوتی نہین حاصل
وابستہ گفتار ہی محبوب خدا کا
آلودہ دلون کی یہان ہوتی ہی صفائی
کیا پاکیزہ دربار ہی محبوب خدا کا
دشمن کی قلم ہوکی گرا کرتے ہین یان سر
وہ ابروئی خمدار ہی محبوب خدا کا
بیشک اوسی حاصل ہی سند خلد برین کی
جو دل سی طلبگار ہی محبوب خدا کا
مانند کتان ٹکری ہی کر دیتا ہی دل کے
وہ پرتو انوار ہی محبوب خدا کا
بھر جائے عجب کیا جو مرا دامن امید
دربار یہہ دُربار ہی محبوب خدا کا
مردونکو جلا دیتی ہین آہٹ سی قدم کے
کس ناز کا رفتار ہی محبوب خدا کا

قطعه

دل میرا کسی طرح سی اچھا نہین ہوتا
یہہ طالب دیدار ہی محبوب خدا کا
ساقی سی نہ ساغر سی نہ مے سی ہی اوسی کام
مدہوش یہہ سرشار ہی محبوب خدا کا

باہر کوئی حلقے سی نہین ہوتا ہی اون کی
کس حسن کا پرکار ہی محبوب خدا کا
تحقیق تجھی حشر کا کیا خوف و خطر ہی
غفار ہی دلدار ہے محبوب خدا کا

قصیدہ

خدائی مین محمد سا پیمبر ہو نہین سکتا
بجز اون کی خدا کا کوئی دلبر ہو نہین سکتا
کسیکا عشق دل کا میری رہبر ہو نہین سکتا
دل شیدا میرا عاشق کسیپر ہو نہین سکتا
مین تشنہ ہون ازل سی خنجر ابروی احمد کا
کبھی آب خنجر سی گلو تر ہو نہین سکتا
ہزاران یوسف مصری تصدق تیری صورت پر
مقابل مین تری ماہ منور ہو نہین سکتا
خدا کہتا ہی طالب سی تری دیدار کی ہر دم
مرے محبوب کا جلوہ میسر ہو نہین سکتا
زمانی سی نہ شکوہ ہی فلک سی ہی شکایت کیا
جو بگڑا ہی وہ اچھا پھر مقدر ہو نہین سکتا
خدا اچھونکو چاہتا ہی برونکا کون حامی ہی
بجز تیری گنہگارونکا محشر ہو نہین سکتا
یہہ بیجا تونہ اترانا ہی کیسا بت پرستونکا
جو معبود حقیقی ہے وہ پتھر ہو نہین سکتا
یہہ حسن دلفریبی ہی پہ بیجاو ذالِ دنیا کی
جو ہی کم ظرف ہرگز نیک جوہر ہو نہین سکتا
یہ کیون تحقیق دیتی ہو فلک کو گالیان ناحق
خدا جبتک بچا ہی وہ ستمگر ہو نہین سکتا

قصیدہ

احمدا تم تو کبھی خواب مین آتی بھی نہین
حسرتِ دلکو میری آپ مٹاتی بھی نہین
ساغرِ وصل مجھی اپنا پلاتے بھی نہین
آتشِ ہجر میری دلکی بجھاتے بھی نہین
رخِ انور سی نقاب اپنی ہٹاتی بھی نہین
جلوۂ نورِ خدا مجھکو دکھاتے بھی نہین

حال دل تیرے سوا کسکو سناؤن جاکر — کوئی سنتی بھی نہین ہم تو سناتی بھی نہین
خواہش دل ہی یہی پڑہکی وہ قران دیکھون — مصحف رخ کو جناب اپنی دکھاتے بھی نہین
درد فرقت سی گئی جان مگر رشک مسیح — قم باذنی کی صدا مجہکو سناتے بھی نہین
لیچلو پیش پیمبر دل تحقیق حزین — اب یہان ناز کوئی اوسکی اٹھاتے بھی نہین

قصیدہ

ذرے ہین انبیا ہی پیمبر کے سامنے — جسطرح ہی سہا شہ خاور کے سامنے
محشر مین جاؤن جب مین پیمبر کے سامنے — دریا بہیگا آنکھہ سے سرور کے سامنے
سرکش جو لڑتے تھی در خیبر کے سامنے — تہرا گئے جب آئے وہ حیدر کے سامنے
نکلیگا دم مرا جو مدینے مین اے خدا — مدفن بھی ہوگا روضۂ انور کے سامنے
تشریف لائینگے وہ لحد مین مری ضرور — تڑپیگا لاشہ میرا پیمبر کے سامنے
گھائل کیا جو ابروئے خمدار نے ترے — سینہ سپر ہوا ترے خنجر کے سامنے
کہینچی شکار شوق سی اب ای میری حضور — ق — ہی صید دل نگاہ منور کے سامنے
گرہو دل حزین پہ نشانہ نہ کارگر — پیٹا کرونگا سر کو مقدر کے سامنے
تیغ الم کا حال اوسی دل سے پوچھیے — زخمی ہوا ہو جو کوئی دلبر کے سامنے
زینب کا حال زار تجہسے ہو کیا بیان — بہائی کا سر جدا ہوا خواہر کے سامنے
اشکونکے بدلے خون بہا ہوگا آنکھہ سی — پیاسی گئی شہید جو حیدر کی سامنے
جو وقت نزع شربت دیدار ہو نصیب — رغبت کرون نہین کبھی کوثر کی سامنے

تحقیق تجھکو روز جزا کا ہی خوف کیا
کہکر وہ تجھسے اٹھینگے داور کے ساتھ

قصیدہ

پہلے مین نے پیش حق عصیانکا دفتر رکھدیا
بعد وصف مصطفے سجدہ مین سر رکھدیا
فضل سی اپنے کہا حق نے کہ جا پیش نبی
مین نے تیرا فیصلہ موقوف اونپر رکھدیا
ق
پہونچکر جسوقت اونکی روبرو با صد نیاز
سر کو اپنے شوق سی قدمونکی اوپر رکھدیا
آپ یون کہنے لگی جوش محبت سی کہ جا
ہمنے پہلے ہی سی تیرا خلد مین گھر رکھدیا
ق
مین نے فرط شوق پابوسی قدمین مین دلا
سنگ زینے کی جگہ سر اپنا آخر رکھدیا
تاکہ ہو دل مین جمال روئی انور منعکس
آئینہ دلکا بنا کر پیش سرور رکھدیا
بادۂ حب نبی سی ابتو یان سرشار ہون
اسلئی محشر مین نی آب کوثر رکھدیا
آرزو تحقیق تھی کیا کیا مدینے کی مجھی
چرخ نے ساری تمناؤن پہ پتھر رکھدیا

قصیدہ

نبی آج خواب مین آگئے مرا بخت خفتہ جگا گئے
میرے دل کو صاف لبھا گئے پئے وصل مژدہ سنا گئے
تھی اسی کی فکر مجھے سدا کہ ملینگے کب مرے مصطفے
تری مہربانی سی اے خدا مجھی جلوہ اپنا دکھا گئے
تپ ہجر سی ہوئی اب شفا ملی مجھکو تھی جو میری دوا
رویا مین آکے وہ مصطفے مجھی جام وصل پلا گئے

نور خدا جنہین کہتے ہین کہون کس جگہ پہ وہ رہتے ہین
وہ تو دونون آنکھون کی راہ سی میری دل مین آکی سما گئے
کیا تمنے عرش سی جب گذر یہی کہہ رہا تھا وہ جھوم کر
میرے مرتبہ کو بڑہا گئے میرے دلکا ارمان مٹا گئے
ہوئے ملکے حق سے نبی جدا تو یہہ کہہ رہی تھی سب انبیا
ہوا عفو امت مصطفےٰ ابھی بخشوا کے وہ آ گئے
معراج کی ہی شب انبیا یہی کہہ رہی تھی میرے خدا۔
ترا شکر ہمسے ہو کیا ادا ابھی آکے جلوہ دکھا گئے
رہے جبتلک کہ شہ ہدا وہ جہان مین خود ہی سہی جفا ؞
بس زبان پہ شکر ہی شکر تھا سبھی روسیاہ ستا گئے
کبھی سر کو سجدہ مین رکھدیا کبھی ہاتھہ اوٹھا کے پڑہی دعا
ہمین بخشوانیکو مصطفےٰ یہہ مصیبتین سب اوٹھا گئے
سنو پڑہکے اس سی بھی ماجرا ہوئی ظالمونکی عجب جفا
سبط نبی کا تو خون کیا اور خیمے اون کے جلا گئے
صل علےٰ کا وہ غل ہوا کہ فلک پر اُسکی گئی صدا
تحقیق قبر رسول پر یہہ قصیدہ ہم جو سنا گئے

⁂

قصیدہ بزبان ریختی

اگر تو چاہے دکھانا مجھکو جمال اپنا محال کیا ہے
اسی تمنا مین مر رہی ہون دکھا دی صورت یہہ ٹال کیا ہے
مین جب سے عاشق ہوئی ہون تیری نہ دیکھا رویا مین تیرا جلوہ
یہی تمنا رہی ہے دل مین کہ وصل کیسا وصال کیا ہے
مین نیمجان ہون بلالے در پہ نہین ہے فرقت مجھے گوارہ
غم جدائی سی تیرے شاہا یہہ دیکھہ لی دلکا حال کیا ہے
بہلی ہون تیری بری ہون تیری جو چاہی کر تو ہون جی سے حاضر
مین ہر طرح سی تجھپہ ٹوٹون تجھکو یہہ دل مین تیری خیال کیا ہے
مین ہوکے سائل پکاری تجھکو کہ پاؤن مقصد مین اپنی دلکا
نہ پوچھا اتنا بھی مجھسی تو نے بتا دی تیرا سوال کیا ہے
مین ہوکی شیدا لٹا دی تجھپر یہہ جان اپنی یہہ مال اپنا
جو دولت دید ہو میسر بھلا پھر اسکو زوال کیا ہے
مین لونڈی تیری تو میرا آقا بچا ہون تجھسی تو چاہون کس سے
تو بھر دی مقصد سی میرا دامن وگرنہ کسکی مجال کیا ہے
جو پھیرے در سی تو اپنی مجھکو مین جاؤن کس در پہ تیری ہوکر
بتا دی دلگیر غمزدی سے یہہ مجھکو رنج وملال کیا ہے

گذر چکی عمر یون ہی میری نہ چونکی غفلت سے وای قسمت
نہ جانی تحقیق مین نے اتبک حرام کیا ہی حلال کیا ہی

قصیدہ بزبان ریختی

جا کر مین مدینی مین پیمبر سے ملون گی جیتی جو رہونگی
دہلیز پہ سر روضہ اقدس کی رکہونگی ۔ آنکہین بہی ملونگی
بلبل کیطرح گلشن یثرب مین پہرونگی ۔ غنچہ سا کہلونگی
بو ہوکے چمن سے مین شب و روز اڑونگی ۔ کپڑونمین بسونگی
جام مے حب نبوی سے ہوئین سرشار ۔ دیکہو مری اطوار
جا کر ابہی ساغر مے وحدت کا پیونگی ۔ مستانہ بنونگی
ہو جائے اگر روضہ اقدس پہ رسائی ۔ ہو شکر الہی ۔
دربان کیطرح در پہ شب و روز رہونگی ۔ مرکر ہی ہٹونگی
لونڈی ہون نمکخوار ہون دیکہو میرے سرکار ۔ ہون حاضر دربار
ہر طرح سے دامن مرے مقصد کا بہرونگی ۔ جب در پہ اڑونگی
آجائین لحد پر وہ مرے رشک مسیحا ۔ تڑپیگا یہہ لاشہ
دل اور جگر انپہ مین قربان کرونگی ۔ جی کر جو اٹہونگی

سایہ کیطرح مین پس دیوار رہونگی ہرگز نہ ہٹونگی ٭ قدمون سی لپٹ جاونگی روکر یہ کہونگی ۔ فرقت نہ سہونگی

افسوس یہان مجھکو ترے ہجر نے مارا۔ کیا کیجیے چارہ۔
سنلو مرے مدین بھی یہی کہتی رہونگی۔ آقا سے ملون گی۔
ہر چند ہون بیحد مین خطاوار گنہگار۔ اے احمد مختار
دوزخ مین مگر حشر کے دن مین نہ جلونگی۔ دامن مین چھپونگی
ہی التجا لونڈی کی یہہ سن میری حضرت۔ یا شاہ رسالت
محشر مین نعلین ترے لیکے چلونگی۔ جنت مین ہونگی
سو جان سے قربان ہون تحقیق مین لکھکر۔ اب نعت پیمبر
آکر مین تری روضۂ اقدس پہ پڑونگی۔ جان نذر کرونگی۔

قصیدہ

جاتا ہون کہ اے احمد مختار کیطرف
بلبل ہون جاؤن کیون نہ مین گلزار کیطرف
مرآت وحدت آئینہ ہو مجھپہ صاف
دیکھون مین ایسی آئینہ رخسار کیطرف
کعبہ سمجھکے سجدے مین کرتا ہون بار بار
جب دیکھتا ہون ابروی خمدار کیطرف
درمان مریض عشق کو کافی ہے بس یہی
رشک مسیح دیکھئے بیمار کیطرف
جیسے ہوئے ہے آپکی آنکھونکا مجھکو عشق
دیکھا نہ پھر کے نرگس بیمار کیطرف
دامن ہمارا گوہر مقصد سے بھر گیا
جسوقت آئے آپکے دربار کیطرف
گلزار ہوگی آتش دوزخ یقین ہے
دیکھینگے جب ہمارے نبی نار کیطرف
خوف و رجا سے دیکھتا ہون روز حشر مین
اعمال کیطرف کبھی غفار کیطرف

سمجھینگے لوگ عاشق صادق ہی روز حشر　　جب جاینگا مین احمد مختار کیطرف
داغ جگر سے روشنی ہوگی مزار مین　　تحقیق جای جب لحد تار کیطرف

قصیده

یا محمد برخت نور خدا می باشد　　زان سبب دہ تو ہوش بامی باشد
از پی وصل تو شب ہای فراق ای جانان　　عاشقا درا بخدا کو بلامی باشد
ہست وابستہ تو این دل دیوانہ ما　　رحم کن یا کہ جفا ہر دو رضامی باشد
کردہ مدہوش مرا ساغر وصلت ساقی　　حاجت ہمین زند کجامی باشد
وحشت این دل دیوانہ را ہر دم واللہ　　نکہت زلف تو زنجیر پامی باشد
یک نظر بر من مسکین بکن بہر خدا　　چشم شہ بہر عطا سوی گدامی باشد
بہر وصلش چہ کنم عرض صنم میگوید　　منتظر باش کہ تعجیل خطامی باشد
گر شود وصل دلارام ترا ای تحقیق　　باز این حسرت وارمان کجامی باشد

قصیده

جلوہ فزا ہے ماہ عرب بے نقاب کے　　منھ پر ہولیان ہین چھٹین ماہتاب کے
گیسو ہٹا کے رخ سے رسالت مآب کی　　چھکّی چھڑا ینگی ابھی ہم آفتاب کے
لائی صبا جو نکہت زلف رسول کو　　بس حوصلی بگڑ گیے بوی گلاب کی
صدقے نہ کیون ہون دل سے مزار شریف پہ　　سب زائرونکو ملتی ہین تحفے ثواب کے
جلتا ہون روز شب تپ ہجر نبی سی مین　　کبتک اوٹھاون صدمے الٰہی عذاب کے

تاریکیٔ لحد سے مجھے خوف کچھہ نہین
ہین دل مین داغ عشق رسالتمآب کے

ہجر نبی مین اشک بہایا مین اس قدر
دفتر تمام دہلگئے روز حساب کے

خادم نبی کا ہون مین نکیرین سی کہو
جھگڑے نکچھہ ہون مجھسی سوال و جواب کے

لہرا رہی ہی ناگن زلف رسول آج
اس دل سی پوچھیے مزے کچھہ پیچ و تاب کے

خدام مین تو اپنے کیا مجھکو منتخب
قربان جاون تیری مین اس انتخاب کے

یک گھونٹ ہی مین جلوہ نظر آگیا مجھے
ساقی مین صدقے ہون تری دور شراب کے

رندونکا تیری مرتبہ یہہ اور ہی ہوا۔
زاہد ورق الٹتے رہی بس کتاب کے

فرقت کی آگ نے مری جان کو جلا دیا
دل اور جگر ہین سوختہ مثل کباب کے

درد جدائی نے تیری بیتاب کر دیا
آنکھون سی خون ٹپکتا ہی مثل شہاب کے

دل سی نکل کے آہ کی بجلی جو جا گری
بکھر دہوین تو اڑگئی دیکھو سحاب کے

الطاف سی تم اپنے بالو مسیح من
صدمی اوٹھا رہا ہی یہہ دل اضطراب کے

حرص و ہوا کو چھوڑ دو دنیا کی آجکل
ورنہ سہوگے حشر مین صدمی عذاب کے

اوراق الٹ دیا تو نصیحت کی ناصحا ق
سب نوجوانون پر ابھی دن ہین شباب کے

پیری مین تجھکو یاد کرینگی یقین ہے
گو زندگی سبھی کی ہی مثل حباب کے

وصف نبی کی فیض سی تحقیق دیکھیے
قسمت نی پھیر دی تیری دن انقلاب کے

تحقیق سر پہ رکھیگی مین نعلین پاک کو
ہمراہ چلونگا خلد مین عالیجناب کے

* * *

قصیدہ

جان و دل سے ہین فدا تجھپہ تمامی مرسل
سبکی ایمان مفصل کا تو ہی ہی مجمل
کھینچ کر نقشہ جو نازان ہوا نقاش ازل
جملہ اوصاف سے تصویر تھی تیری اکمل
شرف پایا جو تیری حسن کا خورشید ازل
مشتری طالع یوسف کی ہوئی مثل زحل
کوئی ثانی نہین مخلوق مین احمد تیرا
جسطرح سے تری خالق کا نہین ہی ادل
دیکھا جب طالب و مطلوب مین کچھہ فرق نہین
میم احمد ہوا ان دونون مین آکر حائل
حبذا اصلی علی جس مین ہوا تو پیدا
سب سے اعلی ہی مہینون مین ربیع الاول
جب برستی ہی تری ذکر سے رحمت حقکی
غنچۂ دل میرا کھلجاتا ہی مانند کنول
رب ارنی تو کہے تاب نہ لائے ہرگز
لنترانی کی ندا سے ہوئی موسی بیکل
رخ احمد سے یقین ہی اب اٹھیگا پردہ
آج عشاق کے زمرہ مین پڑی ہی ہلچل
زاہدو آو پیو شوق سے مجھہ رندکی پاس
مے وحدت کی رکھا ہون مین بغل مین بوتل
اے اجل ظلمت مرقد سے مجھے خوف نہین
عشق احمد کی ہی روشن میرے دلمین مشعل
شعلہ عشق نبی سے جو نکلتا ہی دھوان ق
ظرف سینہ پہ مری جمتا ہی مثل کاجل
کور چشمی کا مرے نسخہ اکسیر ہے یہہ
جب لگاتا ہون مین آتا ہی نظر عزوجل
زلف احمد کا ہوا جب سے ہی سودا مین
مثل مجنون کی پھرا کرتا ہون جنگل جنگل
وحشت قلب یہی کہتی ہی ہردم مجھہ سے
خاک یثرب کا لگا چلکی ذرا تو صندل
آپ خود آتے دیا مجھکو بلاتے تھے نبی
جذبۂ الفت کامل جو اگرتا عمل

لله الحمد چلا ہند سے سوئے یثرب
عشق احمد ہی نے میری گلی کی ہے کل
جبکہ حاصل ہوا دیدار نبی کا خلعت
مفلسی نے مری لبس و وحش سی پہنیکا کمل
خون برسائیگا اب آنکھوں سی میری ہی یقین
سمت یثرب سی چلا آتا ہی دیکھو بادل
وقت آخر جو کسی کی روح کہی عزرائیل
سوئے احمد تجھے لیچلتا ہون چل جلد نکل
قصد فرماتے تھی تفریح کا جو وقت نبی
سبزہ ہر دشت کا ہوتا تھا مثال مخمل
مدح خوان در دندان نبی ہون تحقیق
ہی یقین خلد مین پاونگا مین موتی کا محل

قصیدہ

شہ ابرار جو سینہ سی لگاتی ہین مجھے۔
اپنا گنجینۂ اسرار بناتے ہین مجھے۔
لطف سی اپنی پلا کر مئے وحدت کا جام۔
کبھی مدہوش کبھی مست بناتی ہین مجھے
آکے رویا مین نقاب اپنی ہٹا کر رخ سے
جلوۂ حسن خداداد دکھاتے ہین مجھے
مہربانی سے عنایت سی بلا کر در پر
شکر ہے بندۂ بیدام بناتی ہین مجھے
قم باذنی لب اعجاز سی فرما کی وہ شہ
کشتۂ ہجر ہون یکدم مین جلاتی ہین مجھے
ہر مصیبت مین جو لیتا ہون مین نام اقدس
مین تصدق میری آقا ہی بچاتی ہین مجھے
ہون پڑا قبر مین تنہا میرے آقا آؤ
دیکھو احباب تو اب چھوڑ کے جاتی ہین مجھے
اپنی دروازہ پہ جلدی سی بلالو شاہا
دربدر گردش ایام پھراتی ہین مجھے
دیکھئے کب وہ بلاتے ہین در اقدس پر
آتش ہجر مین یا یون ہی جلاتی ہین مجھے
آسمان سی ہی شکایت نہ زمانی سے گلا۔
میرے تقدیر شب و روز رلاتی ہین مجھے

جبکہ مین مدح سرا ہون تیرا ای شاہ امم
سوئی فردوس ملایک لیے جاتی ہین مجھہ

پس مرون نہین خوشبو کی ہی حاجت مجھکو
عطر کے بدلے پسینہ وہ لگاتی ہین مجھہ

زلف کا جبسی ہوا ہی میرے سر مین سودا
پڑہ کی والیل تلک روز سناتی ہین مجھہ

سر کے بل چلکی پہونچ جاونگا مین بہی بتحقیق
سوئی یثرب سے میرا شاہ بلاتی ہین مجھہ

قصیدہ

ڈوبتا ہون یا نبی بحر گنہ کے آب مین
کشتی تن آئی ہے بس آجکل گرداب مین

مین شہید تیغ ابروئی رسول اللہ ہون
غسل میت کب ہی لازم عالم اسباب مین

جب ثنا لکہتا ہون دندان رسول اللہ کی
غسل کرتا ہون مین آب گوہر نایاب مین

نور پیشانی احمد سی اوسی نسبت ہی کیا
یہہ کہان ہی روشنی خورشید عالمتاب مین

کسطرح اہل مدینہ کی نہ محفل ہو پسند
دل لگا کرتا ہی اکثر صحبت اصحاب مین

ارزو تحقیق کی ہی بخت جاگ اٹہین میرے
دیکہون دیدار یارب مین نبی کا خواب مین

قصیدہ

یا نبی صدمی جدائی کی اوٹہائین کبتلک
آتش ہجر سی ہم دلکو جلائین کبتلک

رخ انور پہ یہہ گیسو کے گہٹائین کبتلک
شب فرقت کی مری سر پہ بلائین کبتلک

تسوئی یثرب ہمین لیچل تو ای وحشت دل
دہجیان جیب وگریبان کی اڑائین کبتلک

شوق دیدار مین بیحد ہی مچلتا دل کا
طفل نادان کیطرح اسکو منائین کبتلک

آفتاب رخ احمد سی تو ہٹجا بادل
بجلیان آہ کے ہم تجہپر گرائین کبتلک

غم فرقت سی اندہیری ہی مری آنکہون مین
ہند مین رہکی کہو ٹہوکرین کہائین کبتلک

ای مسیحای زمان کچھ تو بھلا کیجی علاج
قلب مضطر کا تمہین حال دکہائین کہانتک

واجب الرحم ہین اور معصیت آلودہ ہین ہم
شہر مینادی سے یہہ ہجر اپنا چہپائین کہانتک

ہند سے جاتے ہین ہم سوئے مدینہ تحقیق
عشق احمد نہین چہپ سکتا چہپائین کہانتک

حمد باری طبعزاد مولانا مولوی جناب عبد الحی صاحب المتخلص بہ سعدی کے

اک ترا قہر ایک رحمت ہے
اور کیا دوزخ اور جنت ہے

عاصیون پہ بھی رحم ہے تیرا
عارفون پر بھی تیری رحمت ہے

تو ہے رحمان لیکن اے قہار
قہر تیرا بھی قیامت ہے

سب پہ ظاہر ہے تیری صناعی
یہہ جہان تیری ایک صنعت ہے

ہین دلیر عاصی اپنے عصیان پر
یہہ تری بخشش و عنایت ہے

تو نے انسان کو عقل دی جان دی
کیسی بندون پہ تری رحمت ہے

تو نے انسان کو کیا اشرف
دی ہوئی یہہ تری فضیلت ہے

کنہ ذات احد کرے دریافت
اے بشر تیری کیا حقیقت ہے

یاد حق مین بسر کرو سعدی
فرض انسان پر عبادت ہے

ایضاً

کون تھا مست الست ای دلربا تو ہی تو تھا
پہر بلی جسنے کہا وہ کون تھا تو ہی تو تھا

قل ہو اللہ احد کی ابتدا تجہسی ہوئی
شان اللہ الصمد کا منتہا تو ہی تو تھا

لم یلد کے ساتھ تیری ہے ولم یولد کی شان
کفو تیرا ہے نہ پہلے کوئی تھا تو ہی تو تھا

کنت کنزاً مخفیاً کس نے کہا تو نے کہا
کہکے احببت ان اعرف خود نما تو ہی تو تھا

تو نہ سمجھاتا اگر ہم کیا سمجھ سکتے تجھے
نحن اقرب کہکے جو ظاہر ہوا تو ہی تو تھا

علم الانسان ما لم یعلم آخر کہدیا
قائل واللہ یہدی من یشا تو ہی تو تھا

میں ہی تھا جو احسن تقویم میں پیدا ہوا
تھا جو الرحمن علی العرش استوی تو ہی تو تھا

جانتی ہیں لن تنالوا البر حتی تنفقوا
من لدنک رحمتاً جسنے کہا تو ہی تو تھا

کل شی ہالک باقی تری اک ذات ہے
خلق سب معدوم تھی ہستی نما تو ہی تو تھا

تو نہ چھپتا ہے نہ کوئی دیکھ سکتا ہے تجھے
جس نے دی تھی لن ترانی کی صدا تو ہی تو تھا

شان انسان میں تری جلوہ نمائی تھی کبھی
آپ خود ہی اپنی صنعت پر فدا تو ہی تو تھا

جانتی ہیں ہم تو سعدی کر کشف کی راز کو
ما عرفنا بولکر جو چھپ گیا تو ہی تو تھا

قصیدہ طبعزاد جناب محبوب خانصاحب المتخلص بہ اشہر

روئے انور تو دکھا عرش پہ جانیوالے
سب ہیں مشتاق تری دید کے پانیوالے

ہر نبی کو تھی تمنا کہ ہو امت میں تری
یہی کرتے تھے دعا اگلے زمانے والے

حکم موسی کو ہوا طور پہ نعلین اتار
آپ ہیں عرش پہ نعلین سے جانیوالے

تو بہ آدم کی ہوئی نام سے تیرے مقبول
نسل آدم کے ہوئے آپ بڑھانیوالے

دیکھکر روی مبارک تھے مصور حیران
لاکھ کوشش کرے تصویر بنانیوالے

ہو سوا نیزی پہ خورشید تو کیا غم ہی ہمین
احمد پاک ہین دامن مین چھپانیوالے

بوبکر عمر حضرت عثمان حیدر
تہی یہی دین محمدؐ کے بڑھانیوالے

اپنی صورت کو گئی دیکھنے مہمان بنکر
آپ ہی آپ تہی وان آپکو پانیوالے

خوف کیا حشر مین عصیانکا گنہگار ہمکو
ہین رسول عربی سبکو چھڑانیوالے

اندنون آپکا امت ہی پریشان حالت
نظر رحمت ہو ادہر ہی ناز اٹھانیوالے

قصیدہ طبعزاد مولانا حاجی غلام حسین صاحب المتخلص بہ توحید

عیان ہی قدرت پروردگار مکے مین
عجب ہے شان خدا آشکار مکے مین

نہ ہو [illegible] طالب جنت
قرار لیگا دل بیقرار مکے مین۔

وہانکا لالہ وہ ہی داغ ہی نہین جسمین
جسی خزان نہین وہ ہی بہار مکے مین

وہانکے لوگ ہین طاعت مین رات دن مشغول
عجب طرح کی ہی بلبل ہزار مکے مین

وہان حسین ہین ایسے کہ ماہ وشمس کہو
چلو کہ حسن کی دیکھین بہار مکے مین

ہی قدر حاجی وملکی کی وانکی نسبت سی
ہر ایک کا ہی بڑا افتخار مکے مین

کرون تو کیا کرون تعریف وانکی اشیا کی
جو چیز آئی نظر خوشگوار مکے مین

ملا مین جس سے ہدایت خلائق اسی پایا
ہر ایک شخص نیا یار غار مکے مین

کہون مین کیا تجھی ہمدم کہ کسطرح گذری
بہت ہی شاد رہی جان زار مکے مین

الٰہی ہم ہین رہو چھوڑ زوال دنیا کو
خیال آتا ہی یہہ بار بار مکے مین۔

خلش نہ پہنچی وانکے کسی حسین سے مجھے
ہزار گل ہین نہین ایک خار کے ہین
کہین نجانگے گلے کو چہوڑکر توحید
خدا جب اپنا ہی حاجت برا لکے ہین

قصیدہ طبعزاد حکیم منور علی صاحب مرحوم المتخلص بغریب

عشق احمد جو کیا ہوتا تو کچھہ بھی ہوتا
دل وہ جانان پہ فدا ہوتا تو کچھہ بھی ہوتا
خواہش نفس سے تو شاد ہوا کیا حاصل
گر قناعت کا گدا ہوتا تو کچھہ بھی ہوتا
عین واجب تھا پچھانت تجہو منکی مین کی
جستجو خود مین کیا ہوتا تو کچھہ بھی ہوتا
رہا ہو کہ مین گئی عمر کرا یکسو نہ ہوا ؛
رہ مین عرف چلا ہوتا تو کچھہ بھی ہوتا
بعد مرنیکے ملاقات یقیناً ہو گی
جیتے جی اوس سے ملا ہوتا تو کچھہ بھی ہوتا
مجلس مرشد کامل کی حضوری کرکے
ساغر وصل پیا ہوتا تو کچھہ بھی ہوتا
یہی ارمان رہی دل مین کہ ذیشان غریب
تجھسی خدمت جو لیا ہوتا تو کچھہ بھی ہوتا

قصیدہ طبعزاد جناب ابو المظفر دلاور شریف صاحب المتخلص بہ

مین مدح خوان ہون احسن شہ عالیجناب کا
اعلی ہی رتبہ عرش سے جسکی رکاب کا
دیکھا نہین جو چہرہ انور کو خواب مین
ہی غیر حال اون و اخانہ خراب کا

ہر دم خیال یثرب و بطحی کا دل مین ہی
عاشق ہوا ہون جب سے رسالت مآب کا

جنت کی آرزو ہی نہ فردوس کی ہوس
پیش نظر ہو روضۂ اقدس جناب کا

کیا تاب ہی زبان کی میری مین کہون بیان
ہو وصف کس سے آپکی رخ لاجواب کا

مجھکو بلالو جلد مدینہ مین یا رسول
قصہ بڑا ہی قلب کی اب التہاب کا

مجھکو نہین ہی آرزو جینے کی یا رسول
جو کھا رہا ہی ہجر اب عالم عذاب کا

خاک در رسول جو اولی ملے اگر
نکلیگا حوصلہ دل پر اضطراب کا

طبعزاد مولانا محمد علی صاحب منصبدار المتخلص بہ بیدار

روح کہتی ہی بہار بوستان مین ہی تو ہون
اس جہان مین چار دن کی مہمان مین ہی تو ہون

مرغ بسمل کیطرح ہر دم تپان مین ہی تو ہون
تیغ ہجر مصطفی سے نیمجان مین ہی تو ہون

مدح احمد سے ملی ہی اسقدر رفعت مجھے
عرش ہی جسکی زمین وہ آسمان مین ہی تو ہون

گلشن یثرب مین میرا ہی نہ کیون ہو آشیان
بلبل باغ نبی ای باغبان مین ہی تو ہون

ہی نفس کا بحر عالم مین یہہ ہر لحظہ بیان
کشتی عمر روان کا بادبان مین ہی تو ہون

جلوۂ نور رسول اللہ کہتا ہی یہی
دیکھ ہر شی مین نہان ہو کر عیان مین ہی تو ہون

کہتی ہی کس ناز سے اللہ ری یثرب کی گلی
دلفریب روکش باغ جنان مین ہی تو ہون

گلشن یثرب مین ہی میرا نشیمن ای صبا
اس چمن کا عندلیب نغمہ خوان مین ہی تو ہون

کیون نہ میری ہاتہہ کو بیدار بوسہ دین ملک ؞ کفش بردار نبی مشہور ہان مین ہی تو ہون۔

ایضاً

ہجر کی اب سرگرانی یا نبی اچھی نہین
رات دن کی نوحہ خوانی یا نبی اچھی نہین
ہون خمیدہ بار عصیان سے مدد کا وقت ہے
میری سر پر یہہ گرانی یا نبی اچھی نہین
اسکو جو سنتا ہی وہ رو دیتا ہی بیساختہ
میری قسمت کی کہانی یا نبی اچھی نہین
قافلے والے چلے جائینگے مین رہ جاونگا
مجھکو ایسی ناتوانی یا نبی اچھی نہین
گلشن یثرب سی بہتر کب ہے گلزار جنان
اوس چمن کی باغبانی یا نبی اچھی نہین
منتظر ہون نزع مین میری خبر اب لیجئے
آپکی نامہربانی یا نبی اچھی نہین
جلد یثرب مین بلالو آپکی بیدل سا کو
ہند مین اب زندگانی یا نبی اچھی نہین

ایضاً

لکھتا ہون مین حمد ذو الجلالی
اور نعت محمدؐ جمالی
ہے ذات جناب سر مخفی
اسباب ظہور سے بے مثالی
لولاک لما ہے جن کی تعریف
وہ حق نے کیا ہے رتبہ عالی۔
حضرت ہین شفیع روز محشر
سب عاصیونکے ہین وہی والی
تعریف رقم ہو اون کی کیونکر
ہی گنگ زبان میری خجالی
وہ شان ہی اہل بیت حضرت
کیا مجھسے بیان ہو رتبہ عالی
صدیق و عمر ہین چار اصحاب
عثمان و علی ہین خوشخصالی
یثرب مین بلاؤ مجھکو شاہا
تقدیر نے ہند مین ہے ڈالی
یارب رہی یادگار تحقیق
تا حشر رہی تو اوس کا والی

کہتی ہی خلق یہہ تجھسی بیدل ؛ بجز حق نہین کوئی تیرا والی

ترجیع بند طبع زاد مولانا محمد عبد العزیز صاحب المتخلص بہ دلیر

بر غزل تحقیق

مست و بیخود کرد آن خوشبوی تو
عنبرین مو زلف آن گیسوے تو
سر بہ تسلیم آمدہ ہر سوے تو
بر زمین کعبہ خلد آن کوے تو
جلوۂ حق یا محمد روے تو
کعبۂ جن و بشر ابروے تو
از من تو فارغم بیگانہ ام
بر جمالِ شمع تو پروانہ ام
از شراب شوق تو مستانہ ام
تو بیا در دل نہ صاحب خانہ ام

طوق شد بہر دل دیوانہ ام
حلقۂ گیسوئے عنبر بوے تو

خاکسارم خواہش توقیر نیست
دل گرفتارم ولیے زنجیر نیست
تیر مژگان در دلم نخچیر نیست
سوز عشقت کمتر از اکسیر نیست

بہر قتلم حاجت شمشیر نیست
ذبح کن از جنبش ابروی تو

بر گل عارض فدا بلبل مدام
جوش مستی میکند قلقل مدام
میکند باد صبا سنبل مدام
من شدم وابستہ کاکل مدام

دل پریشانست چون سنبل مدام
در خیال زلف عنبر بوئے تو

نخل امیدم کجا بار آورد
بس درین امید عمرم بگذرد
آب رحمت زانکه از ابر ورد
چوب عمرم کوس راحل میزند
غنچهٔ دل یا نبی کے بشگفد
جز هوائے دامن خوشبوئے تو

در غلامان تو کن داخل مرا
عقل ناقص را بکن کامل مرا
لطف هستی کے شود حاصل مرا
تو ز صحبت خاص کن واصل مرا
کے بگردد قرب تو حاصل مرا
نسبتم نے از سگان کوئے تو

من نشستم بر درت گریه کنان
لطف فرما تو بیا اے جان جان
پائے همت را شکسته ناتوان
حکم فرما تا بگویم داستان
ما نمی خواهیم گلزار جنان
هست ما را باغ جنت کوئے تو

صبر و طاقت برد از دل یکقلم
جز بدرگاهت کجا من میروم
باب راحت را شکسته درد و غم
من روم کانروز که سوئے عدم
بهر حق کن لطف بر صید دلم

هست این وابستهٔ گیسوئے تو

آستانت خیر درگاہست رفیع
چون گدا آیند شاهانِ شجیع
بوالعجب این نعمت ما یا بدیع
یار در آغوش شد فصلِ ربیع
لطف فرما روزِ محشر یا شفیع
بینم از بهرِ شفاعت سوی تو

خاکپائے تو مرا کحل البصر
پرتو حسن تو بر جان و جگر
دعوئے الفت کند شوریده سر
سوز گریان میکنم خیر البشر
روز شب باشد مرا پیشِ نظر
همچو طوبے آن قد دلجوی تو

معدنِ علم و هنر بوده سرت
زان سبب آموخت ما را معرفت
کے تواند آنکه وارد این صفت
زین سبب من می نشستم بر درت
عین ایمانم بود وصف رخت
دل تصدق جان فدائے روئی تو

روح من تا لامکان کے می پرد
تا که بیند روح الله الصمد
خون دل از چشم گریان میچکد
تا در تو بخت من کے میرسد
زنده جاوید باشم تا ابد
مدفن من گر شود در کوئے تو

یا حسین ع یا حسین ع یا حسین ع — میکند عاصی دلیر این گفتنین
مرثیه خوانان آنان بدر و حسین — از برای فاطمه را نور عین

جام وصلت لطف کن بهر حسین
تشنه لب تحقیق آمد سوی تو

مسدس بر قصیده دیگر

گر نه داری سوز الفت طالب دیدار نیست — در گلستان محبت گل ز بجز خار نیست
فقر و استغنا بداری جز توکل کار نیست — ما سوا الله در جهان دام و درم در کار نیست

غیر تو از بهر امت مونس و غمخوار نیست
یا نبی روز جزا جز تو شفیع و یار نیست

در عدم چون بهر هستی میسرشتند آب و گل — عالم نوری و ناری خنده زن و من خجل
از خجالت من بگفتم انت مولانا سهل — زان سبب بار امانت میکشم از سوز دل

بهر دیدار تو من تا کی بگریم خون دل
طالب دیدار مسکین بجز دیدار نیست

دور کن تاریکی دل را که یا بدر الدجی — نیم جان گشتم که بیحد شد مرا شوق لقا
رند و مشرب گشته ام تو کن مرا صوفی صفا — عالم هستی نظر کردم که او بس بی وفا

از من بیدل چه پرسی شرح غم یا مصطفے
کے شود پوشیده بر تو لائق اظهار نیست

فارغند از دو جهان بیغم سگانِ کوی تو
عنبر و مشکِ ختن دارند خوشبو موی تو

جمله ترکان جهان بیشک شده هندوی تو
هست پوشیده چو صاحبدلان جمال روی تو

اے مسیحاے زمانه از تب دوری تو
خار گشتیم زار گشتیم طاقت گفتار نیست

قصیده

از خودی خود خبر گر نه دارند بیدلان
این همه گر روز محشر گرد تو گریه کنان

صوفی و سالک قلندر گشته گر چه عارفان
من در آنجا زیر پایت می فتادم بیگمان

لطف فرما روز محشر بر گروه عاصیان
جز تو واثقید پیش حق یارا کسی عجز و زاری نیست

هست امید که دارم بر خیال باطنی
اے دلا از بهر این مسکین که هر چه میکنی

لیک از دل تا برون گشته شود کبر و منی
شو فنا گر میشوی یابی بقای ایمنی

قبر تاریکم ندارد احتیاج روشنی
داغهاے عشق احمد کمتر از انوار نیست

رنگ زرد و آه سرد این روی من الفت است
گر جمال خویش بنمایی ز بهتر شربت است

حالِ من چون خار گشته از بلاے فرقت است
نیز از بسیاری دوری را گه گویند قربت است

من گنهگارِ توام لیکن نظر بر رحمت است
هر چه خواهی کن مرا هرگز از آن انکار نیست

گردو روشن از کن فیکن مکان را آن مکین
میکند سجده بدل کل عالم روی زمین

عالم بالا همه گویند دلبر از دل همین
صاحب لولاک ذات رحمت للعلمین

هرچه خواهد میکند تحقیق رب العالمین
بنده را حکم مولا حاجت اصرار نیست ؛

غزل فارسی

خانهٔ خود اے صنم اندر دل ما کردهٔ
بود ویرانه مگر عرش معلّٰی کردهٔ

عاشق جانباز را کرده هلاک از تیغ ناز
بر سر راهش بکند تو تماشه کردهٔ

من گرفتار بلا تنها نیم جان جهان
هر کسے را عاشق زلف چلیپا کردهٔ

ابروت تیغ و سلاسل زلف مژگان را سنا
بهر قتل عاشقان سامان مهیا کردهٔ

ساختی مومن کسی را کردهٔ کافر کسے
رخنه ها انداختی خود فتنه برپا کردهٔ

جلوهٔ خود بر فگندی کرده روشن طور را
زان کلیم با صفا را مست و شیدا کردهٔ

خود توی احمد شدی خود احمد محمود شد
وز برائے دیدن خود را تماشه کردهٔ

گه شدی یعقوب گاهی یوسف مصری شدی
هر دو عالم را العشق خود زلیخا کردهٔ

آمدی برگشته خود قم باذنی گفته
ای شوم قربانت اعجاز مسیحا کردهٔ

خود عیان کردی تو اسرار نهانی خویش را
پس چرا رسوا فقیر بینوا را کردهٔ

قصیدہ طبعزاد عالیجناب مولانا مولوی محمدؐ عبد العزیز صاحب
منتظم دفتر صدر محاسبی سرکار عالی المتخلص بہ عزیزؔ

یا رب چہ بود حسن دلآرائے محمدؐ
جوشے است فزون در دل شیدائی محمدؐ

کونین شد آراستہ با حسن دل افروز
اے صل علیٰ جوش تقاضائی محمدؐ

چون ذکر درخشندگی مہر در آمد
خور گفت کہ این قصہ سیمائی محمدؐ

از زلف گرہ گیر گہی لب چو کشودند
بکشاد زبان زلف بہ ہائے محمدؐ

تا حشر بود مست مئی عشق ز اخلاص
یک جرعہ خورد ہر کہ ز صہبائے محمدؐ

اعجاز بہ بیند کہ دلہائے دو عالم
آویختہ در زلف چلیپائے محمدؐ

باشید اگر شائق دیدار الٰہی
آئید بہ بینید و سراپائے محمدؐ

یابند شفا جن و بشر نیست درین شک
از خاکِ درِ گنبد خضرائے محمدؐ

در جلوہ گہ یثرب و بطحیٰ ہمہ عشاق
محو اند بانوار تماشائے محمدؐ

در رنج و مصیبت پی تسکین دل و جان
اکسیر بود نام دل آرائے محمدؐ

از جن و ملک برتر و افضل بود آنکس
کانرا کہ بود جوشش تولائے محمدؐ

در ارض و فلک شمس و قمر جملہ کواکب
رخشندہ بود نور تجلائے محمدؐ

در بارگہ عظمت خلاق دو عالم
محبوب بود نام دل آسائے محمدؐ
درہر دو جہان آئینہ رو و سیاہ دل
زانکس کہ بود جیف ز اعدائے محمدؐ

بے خوف و ہراس است عزیزا یمن کون
نقش است بدل صورت زیبائے محمدؐ

قصیدہ طبعزاد قدوۃ السالکین مولانا سید عابد حسین صاحب صفوی المتخلص بہ قبول الحق

عاشق اللہ کو یہہ ہے عشق فزون
ہی ولا حق ولا ہم یحزنون
ہاں ز معشوقی کا ہون مقتول مین
طرفہ اوپہر ہے وانتم تشہدون
جنت الماوا ہے مجھکو کوئی یار
عاشق صادق ہے فیہا خالدون
ڈہونڈتا پھرتا تھا آئی یہہ ندا
مین ہون تجھہ مین کیون ہی تو لا تبصرون
نحن واقرب اور غیبت کی تمیز
فی الحقیقت دیکھہ بیرون و درون
ہی احاطہ ذات کا مطلق یقین
کون کہتا کیف وکم بیچون کو چون
اول ظاہر پہر باطن سے ہین
ظاہر اباطن ہوا الا العرفون
نار عشق ہے دلمین اور آنکھون مین نور
جلوہ گر ہے ذات بیچون و چگون
اے قبول الحق تو ہی خلوت گزین
صاف ہی یہہ قول مالا تعلمون

قصیدہ طبعزاد مولانا غلام محبوب خان صاحب المتخلص اشتہر

نہ پایا کچھہ طریقت مین نہ دیکھا کچھہ شریعت مین
حقیقت مین اگر دیکھا تو کچھہ دیکھا حقیقت مین

نہ دنیا مین ہی دل لگتا نہ خوش ہون بزم عشرت مین
نشانِ بے نشان پاکر ہی بیٹہا ہون خلوت مین

چمک بجلی مین ہی تیری تجلی ماہ مین تیری
ضیا تیری عیان ہی مہر انور کی تمازت مین

نہ کچھہ پروا ہی جنت کی نہ حوران بہشتی کی
فقط مین محو ہون ہر دم خدایا تیری وحدت مین

بہلا عقدہ کشائی ہو اگر اپنی تو کیونکر ہو
ہزارون راز سربستہ ہین یارب تیری قدرت مین

بچشم غور جب دیکھا تو ہر جا جلوہ گر پایا
گلون مین برگ مین خار مین رنگ مین گل کی بو مین نکہت مین

بنا دیا بگاڑو آپکو ہی اختیار اپنا
مقولہ ہی کسی عالم کا یہہ میری صداقت مین

تو ہی ظاہر تو ہی باطن تو ہی یک سب کا خالق ہے
تو ہی خالق مجسم ہو کی بس قایم ہی خلقت مین

نصیحت ہی میری یہہ مان اب ہوشیار ہو اشتہر
کریگا تابکے یون عمر ضایع اپنی غفلت مین

قصیدہ میر احمد علی صاحب المتخلص بہ جواب شاگرد عالیجناب شہید صاحب قبلہ مغفور

پیدا ہوا احمد سا نہین کملی نبی ہے
وہ ہاشمی و مطلبی خویش لقبی ہے

سب ملکی کہو صلی علی آل محمد
حاضر یہان اب روح رسول عربی ہے

ایک بات کی ہی باتین تہہ آئی ہین سب کام
کیا بات ہی جسکی طرف اللہ و نبی ہے

قرآن ہی دال اوس کی حسب اور نسب پر
مدلول یہہ ذی رتبہ ہی عالی حسبی ہے

بس یہہ بھی ہی یک معجزہ حضرت کی زبان پر
بہتر جو زبانون مین زبان عربی ہے

مدح شہ لولاک رقم کب ہو مری سے
جرات کرون اس مین تو بڑی بے ادبی ہے

فصحائے عرب سے نہوئی وصف محمد
ہندی ہون گنہگار ہون اور طبع غبی ہے

کہدیگا کوئی روز جزا آجا تو ادب سی
سرکار مین حضرت کی تری اب طلبی ہے

گھبراتا ہی کیون روز قیامت سی تو ای خواب
حامی ترا اوس روز رسول عربی ہی

قصیدہ

ہر مرض کی دوا بخدا ہین جناب غوث
حاجت روائی شاہ و گدا ہین جناب غوث

لخت جگر نبی کے ہین زہرا کے نور عین
نور نگاہ شیر خدا ہین جناب غوث

دریائے معرفت کی ہین وہ در بے بہا
کان کرم ہے ابر سخا ہین جناب غوث

سالک ہین ہر طریق کی ہر فن کے پیشوا
بیشک کہ خضر راہ خدا ہین جناب غوث

پوشیدہ آپ پر نہین اسرار کبریا
گنجینۂ امور خدا ہین جناب غوث

کیونکر نہو غلامی سی اونکی مجھی شرف
مقبول خاص جل و علی ہین جناب غوث

یہہ التجا ہی خواب کی لیجئے غلامی مین
معشوق رب کے تم بخدا ہین جناب غوث

قطعات و تاریخات

قطعہ طبع او تحقیق

تحقیق کی یہہ دعا ہے رب سے
بخش اوس کے گناہ روز محشر
پڑھتا ہے درود جو کہ دائم
فردوس محمدی کو سنکر

تاریخ طبع او تحقیق

اب ختم یہہ مولود شریف
کسکا منہ ہے جو کرے کچھ تعریف
آئی ہاتف سے ندا اے تحقیق
واہ کیا خوب کیا ہے تصنیف
ھ ۱۳ ۲۷

قطعہ تاریخ از شاعر ہمہ دان ناظم رنگین بیان عالیجناب مولوی محمد عبد العزیز صاحب مہاجر المتخلص بہ عزیز

من چہ گویم مدح و وصف این کتاب
ہست این ذکر نبی ذکر جمیل
ہان بگو تاریخ طبعش اے عزیز
طبع شد نعت رسول بے عدیل
۱۳ ھ ۲۷

تاریخ طبع از مولانا غلام محبوب خان صاحب جعدار المتخلص بہ اشتہ

سیر دیکھا اسکی دلا باغ یہ ہے باغ جنان
وہ بہار اسکی ہے آتی ہی نہیں جسکو خزان

لکھا گلدستہ میلاد نبی نظم و نثر
جسکا شیدا ہی دل جانسے ہر پیر و جوان

نثر ہے باغ ارم کا چمن تازہ بہار
نظم ہے غنچۂ گلدستہ باغ رضوان

بندش نظم ہے برجستہ عبارت موزون
نظم ہے عقد گہر نثر ہی سلک مرجان

ہے جو تحقیق ارسطوی زمان عبد الحق
عالم باعمل و واقف اسرار نہان

معدن علم و ہنر شاعر شیرین گفتار
منبع فیض اتم مخزن راز عرفان

نظم مین نثر مین دونون مین کمال اسکو ہے
فاضل و نکتہ رس و افضل و عالی ذیشان

گر پڑھے بزم نبی مین جو قصیدہ اسکا
سنکے عش عش کرین ہر شعر پہ شعرا جہان

حسب حال اوس کی تو تاریخ یہہ کہدی اشہر
مدحت شاہ زمن شوکت یزدان

٢٧ ھ ١٣

قطعۂ تاریخ طبعزاد مولانا رزاق شریف احمد صاحب المتخلص بہ بقا

لکھتے ہین اہل معانی دیکھکر
مدحت محبوب سبحان واہ وا

طبع کا سن اے بقا لکھو ضرور
خوب اے تحقیق دیوان واہ وا

٢٧ ھ ١٣

ایضاً در ختم طبع

ہر ورق مین ہر سطر مین قطعہ ہین
خوب اوصاف شہ ابرار ہین

طبع کی تاریخ کہدو اسے بقا
واہ کیا تحقیق کے اشعار ہین

٢٨ ھ ١٣

قطعات طبعزاد مولانا محمد علی صاحب منصبدار المتخلص بہ بیدار

تیار کیا جو جشن میلاد
فردوس محمدی ہی نام بیدار
تالیف جنکی کتاب تحقیق
بیدار رکھا ہی واہ کیا خوب
فردوس محمدی کے بدلے
بیدار کی یہہ دعا ہے یارب
مدت سے تھا اشتیاق سبکو
تحقیق ہوئی یہہ بات بیدار

تحقیق نے واہ کیا ایکا ایک
پڑہتے ہین درود سب ملایک

دیگر

محشر مین ملیگا اوسکو انعام
فردوس محمدی کتاب کا نام

دیگر

تحقیق ہے خواستگار فردوس
دکہلا تو اوسے بہار فردوس

دیگر

صد شکر بر آئی وہ خوشی آج
فردوس محمدی چہپی آج

تاریخ طبعزاد جناب منشی محمد علی صاحب المتخلص بہ بیدار منصبدار

علاقہ دیوانی نمبر بلہار صاحب مغفور

کیا چہپا خوشگوار تحفۂ ملک
ایک نئی ہے بہار تحفۂ ملک
اسمین ہے ذکر احمد مرسل
کیون نہو شاندار تحفۂ ملک
ہین جو تحقیق نیک عبد الحق
اونکا ہے یادگار تحفۂ ملک
اسکا ثانی نہین کوئی ہوگا
گرچہ ہین یون ہزار تحفۂ ملک

حیدرآباد کا یہہ تحفہ ہے
عہد آصف مین یہہ کتاب چھپی

دیکھہ غفلت شعار تحفۂ ملک
ہی یہہ حاجت برار تحفۂ ملک

کہدی تاریخ طبع اے بیدل!
گوہر شاہوار تحفۂ ملک
۲۷ ہجری ۱۳

طبعزاد مولانا ابوالمظفر محمد دلاور شریف صاحب اولی تلمیذ حضرت سعدی مدظلہ العالی

خوب تحقیق نے لکھی یہہ کتاب
کہدو اولی تم اسکی اب تاریخ

کہیے تحقیق اسے سحاب کرم
تحفۂ ملک آفتاب کرم
۲۷ ھ ۱۳

قطعہ تاریخ طبعزاد مولانا حکیم قاسم شریف احمد صاحب المتخلص بہ کاشف

مدح خوان ہین حکیم عبدالحق
طبع کا سال کہدو اے کاشف

ان کی کیا شاعری کو دیکھیے آپ
باغ وصف نبی کو دیکھیے آپ
۱۹ ف ۱۳

ایضاً

مرحبا اے حکیم عبدالحق
کہدیا سال اسکا کاشف نے

تغنیہ خوب ہے تمہاری نظم
طبع پائی ہے آج پیاری نظم
۲۷ ھ ۱۳

تاریخات و تقریظات طبعزاد مولانا مولوی جناب حکیم عبد الحی صاحب المتخلص سعدی

وه چه بنوشت است تحقیق متین
وصف و نعت پاک ختم المرسلینؐ
او بدارد حب پیغمبرؐ بدل
کس ندیدم عاشق احمدؐ چنین
نیست عشقے بہتر از عشق رسولؐ
ہان وہان دیدم نہ چیزے به ازین
واجب التعظیم زان تحقیق شد
کہترین عشقانش مہترین
تنشد الاشعار فی نعت نبیؐ
انت یا تحقیق خیر الذاکرین
ہست گلہاے مضامین دیدنی
ہست این گلشن که فردوس برین
خوب بنوشت است این اشعار تر
نسترن لفظ است معنی نسترین
حسن معنی می فریبد قلب را
پیش این ہیچ است معشوق حسین
عبد حق حق گویم این تصنیف تو
بہترین تصنیف آمد بالیقین
یک جہان ممنون تو اے عبد حق
میکنی احسان بفرق ناظرین
می سرائی چون بہر محفل سخن
آید از ہر سو صداے آفرین
چون نہ ہر یک را بود محبوب دل
ہست این نعت شفیع المذنبینؐ
یا رسول اللہؐ دلم قربان تو
نازنینی نازنینی نازنین
عشق احمدؐ در حقیقت عشق تست
کن عطایم یا الہ العالمین
سعدیا در دیدۂ حق بین یکیست
مدح احمدؐ حمد رب العالمین
آسمان پیوند فکر عالیست
اختر آورد ست گوئے بزمین

گفت سعدی سال طبع این کتاب
چہاپ شد نعت نبیؐ صد آفرین
۲۲ ۱۳

دیگر

عبد حق خوب ہے یہہ نعت نبیؐ
کام کی بات اگر ہے تو یہی

اکثر اسمین ہین اچہوتے مضمون
خوب تحقیق ہے ماشا اللہ
ہے تو آمد ہے جہان تک دیکہا
کیون نہ ہر ایک کے مرغوب نہو
اسکو چہپوا جو دیا خوب کیا
ہے محامد کے مضامین سے عیان
یہہ مدینہ مین رہین اور بسین
انت یارب موفق بالخیرا
دین کے کام کو رغبت سے کرین
رنج دنیا کو وہ سمجہے راحت
تیرے محبوب کو محبوب رکہین
کام جو کچہہ وہ کرین نام بہی ہو
اسکا ہر شعر بتاتا ہے ہمین ؛

مرحبا خوب طبیعت ائی ؛
ہوسکی تو ہو تحقیق ایسی
اسمین دیکہی نہین آورد ائی
خوب الفاظ ہین بندش اچہی
آگئی اور بہی توقیر بڑہی ؛
اسکے مداح کو ہے عشق نبی
پوری ہون انکی یہہ امید دلی ؛
دے مسلمانون کو توفیق بہی ؛
اسمین بیجا نہو تاخیر کوئی ؛
تیری مرضی پہ رہے انکو خوشی ؛
ہان خیال آئے نہ بدعت کا کبہی
ہو تو نیکی ہو نہو کوئی بدی ؛
کیسا تحقیق کو ہے عشق نبی

طبع کا سال کہا سعدی نے ؛
ہے یہہ تحقیق کی تصنیف اچہی ؛
١٣ ٢٧

ایضاً

اب ہے خواہش تو یہی دلکی — کہئے تو مدحت نبی ؐ کہئے ؛
سعدی اسکی جو کہنی ہو تاریخ — مظہر لطف احمدی کہئے ؛
١٣ ھ ٢٧

ایضاً

کیا خوب ہوئی کتاب تصنیف — الحق یہہ ہے باصواب تصنیف
دیکہے تو ہین بے حساب تصنیف — لیکن ہے یہہ لاجواب تصنیف
جسمین نہو حمد و نعت سعدی — لاریب ہے وہ خراب تصنیف

ہے قابل دید گر تو بھی ہے
لاکھون مین اک انتخاب تصنیف

جو دلمین نہ گھر کرے کیسے
گویا وہ ہے نقش آب تصنیف

کیا کہنا ہے عبد حق تمہارا ؛
کی خوب ہے یہہ کتاب تصنیف

فردوس محمدیؐ رکھا نام ؛
پھر کیون نہو لاجواب تصنیف

تحقیق کی خوب ہے یہہ تحقیق
تصنیفون مین انتخاب تصنیف

گنجینۂ گوہر اسکو کہئے ؛
ہو ایسی بہ آب و تاب تصنیف

ناول ہو کہ داستان ہو کوئی
وہ اس سے ہو آب آب تصنیف

تحقیق یہہ تیرے وقت بد مین
ہوگی تیرے ہم رکاب تصنیف

یہہ بات نہ جسمین ہو سہارا ہی
گر ہے تو یہہ ہے شہاب تصنیف

جس سے نہو پیچ و تاب دل کو
کہایا کرے پیچ و تاب تصنیف

شاید نہین چھپنے کے یہہ قابل
ایسی ہی چھپے شتاب تصنیف

ہان خلق کا جس سے خلق بگڑے
ہوتی ہے وہ اک عذاب تصنیف

رویا مین رسول حقؐ کو دیکھا
ہے یہہ تعبیر خواب تصنیف

سعدی نے کہی یہہ اوسکی تاریخ
کیا خوب ہے لاجواب تصنیف
۱۳ ۲۷

قصیدۂ طبعزاد مولانا حکیم قاسم شریف احمد صاحب المتخلص بہ کاشف

عیان وحدت کے آئینی مین تھی اللہ کی صورت
حقیقت مین نظر آئی رسول اللہؐ کی صورت

ضیائے حسن پیغمبرونکا دل ہے پروانہ
چراغ بزم عظمت ہے نبی اللہؐ کی صورت

جمال مصطفائی مین تماشہ ہے خدائی کا
نہ ایسی شکل سورج کی نہ ایسی ماہ کی صورت

فرشتے محو حیرت مین گرفتار محبت ہین
بنی ہے دست قدرت سے حبیب اللہؐ کی صورت

ملاحت پر ہو شیدائی کرے دلسے زلیخائی
جو یوسف دیکھ لے پیغمبر دلخواہ کی صورت

رسول اللہ کا ابرو حصول آیت سجدہ
کلام اللہ کی صورت رسول اللہ کی صورت

مہ چرخ نبوت ہے تجلی رسالت ہی
بہار باغ خلت ہے خلیل اللہ کی صورت

صبا لیچل اوڑا کر دشت یثرب کیطرف اکدن
بنا یا نا توانی نے مجھے بھی کاہ کی صورت

تڑپتا ہی دل محزون ہوس ہے دید کی افزوں
کبھی تو یا خدا دیکھوں شہ ذیجاہ کی صورت

مدینہ میں گذرا ہو تو روضہ کا نظارہ ہو
میری آنکھوں میں ہے اوس شہر کی اوس راہ کیصو

جمال روئے احمد دیکھلونگا خواب میں کاشف
نظر آجائیگی اکدن گدا کو شاہ کی صورت

قصیدہ طبعزاد مولانا رزاق شریف احمد صاحب المتخلص بہ بقا —

مدینے کی لکھتا ہوں مدحت زیادہ
ہے مجکو نبیؐ سے محبت زیادہ

دو عالم سے حسن ملاحت پہ مفتون
ہو یوسفؑ سے تم خوبصورت زیادہ

محمدؐ کے در پر کروں جبہ سائی
تمنا زیادہ ہے حسرت زیادہ

الٰہی قیامت میں ہم عاصیوں پر
برس جائے باران رحمت زیادہ

حبیب خداؐ کے رخ پر ضیا پر ∴
ہے مائل ہماری طبیعت زیادہ

مرے حال پر روز و شب دیکھتا ہوں
محمدؐ کی چشم عنایت زیادہ ∴

گلی میں مدینہ کے بیٹھا ہوا ہوں
ہے فردوس سے مجکو راحت زیادہ

سرک جا مرے پاس سے نفس سرکش
نہ مجکو دلا طمع دولت زیادہ

بقا ذکر سنتا ہوں زلف نبی کا ∴
مزا مجکو دیتی ہے وحشت زیادہ

عبد الحق ذو التحقیق
ھذا التصنیف منه
کل الشعر فی النعت

تاریخ

وھو فی الشعر ماھر
ما احسن قول الشاعر
فی حمد اللہ القادر

قال السعدی تاریخ
شرف التصنیف النادر
۲۷ ۱۲ھ

تاریخ وصنعت شعر
طبعزاد منشی محمد علی صاحب
متخلص بہ بیدار مرحوم
بہار [illegible]
فردوس محمدی ہو گیا [illegible]
[illegible] تحقیق ہوئی ہو گیا
ناسخ کی زبان ہو گیا [illegible]
قائم تو ہوا میں [illegible]
منظوم [illegible]
فردوس بریں [illegible]
[illegible] تاریخ [illegible]
۱۳۱۲ھ

صحت نامہ فردوس محمدی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	۱	وطیعہ	وظیفہ	۵۱	۲	درواترے	دروازے
۱	۹	لوی	کوئی	”	”	بیٹتا	بیٹھتا
۲	۱۱	یتنبہم التعاوون	یتنبہم التعاون	۵۳	۹	سپہر	پھر
۳	۱۵	علیہ الرحمٰن	علیہم الرحمٰن	۵۸	۱	جو غم کے ہے	جو غم کہ ہے
۱۱	۸	آج آیے بلبلو	آج آے اُبلبلو	۶۴	۱۵	ضور	ظہور
۱۴	۱۵	بُری	بڑی	۶۹	۵	اختتام	اختتام
۱۵	۱۲	ورد درود دیہہ عرض سارا	ورد درود اور یہہ عرض سارا	۷۴	۸	آکے	آپکے
۱۶	۱۵	کسوے	گیسوئے	۷۵	۵	مومنو	مومنون
۲۸	۴	چناچہ	چنانچہ	۸۰	۳	بزگوار	بزرگوار
۳۲	۱۶	نورائی	نورانی	”	۷	نگوہوگیا	نگون ہوگیا
۴۱	۱۰	بیٹے نیاز	بے نیاز	۸۷	۱۷	بحے	بجنے
۴۴	۴	تکڑے	ٹکڑے	۹۰	۱۰	سوارہی	سوارتھی
۴۵	۱۷	اہ ر	اور	۱۰۳	۷	ہنے	بنے
۴۷	۳	حضر	خضر	۱۰۴	۱۳	اوٹھلے	اٹھکے
۴۸	۲	جیے ہے	جینے	۱۱۲	”	یوسف گشتہ	یوسف گم گشتہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱۱۲	۱۶	جبکہ	جبکہ	۱۳۸	۱۴	عاشق سے	عاشق ہے
۱۱۳	۱۷	سہین	نہین	۱۳۹	۱۰	آپکہ	آپکے
۱۱۴	۴	بنو	بنون	۱۴۵	۹	قتلم	قتلم
۱۱۶	۱۶	تعنزیہ	تننزیہ	۱۵۰	۱۲	دروزہ	دروازہ
۱۱۹	۳	مجاری	مجازی	۱۶۴	۲	دوانا	دانا
۱۲۰	۱۲	ہرذقت	ہروقت	۱۷۰	۱۰	حضرلت	حضرات
۱۲۱	۶	شبیہ	تشبیہ	۱۷۲	۱۴	جیسے	جیسے
″	۹	آئینہ	آئیہ	۱۷۴	۱۷	اب	آب
۱۲۲	۸	آلپنے	آپنے	۱۸۸	۱۰	بیکسوںسے	بیکسونے
۱۲۵	۱۶	نری	بری	۱۸۹	۸	مومنو	مومنون
۱۲۸	۹	خدوند	خداوند	۲۰۱	۱	جوکہ دونگا	جو دونگا
۱۳۱	۱۴	جاتا	جانتا	۲۰۳	۱۰	دردل	درددل
۱۳۶	۴	تنب	تنپ	۲۰۷	۱۵	عمرتیری	عمرکا تیری
″	۷	ہو	ہوا	۲۱۱	۲	مشکلہ کہ	مشکلہ کے
۱۳۷	۶	آزبان	آن زبان	۲۱۶	۹	ملہ تجھکو	مکہ تجھکو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١	٢	٣	٤	١	٢	٣	٤
٢١٦	١٧	پاسبان نے	پاسبانون نے	٢٩٩	٣	تکن	بکن
٢٢٨	٧	آجکی رات غماشبیہ	آجکی رات کے غماشبیہ	٣٠٠	١٦	نلاسے	بلائے
٢٣١	٨	.بجھاؤن	.بچھاؤن	٣٠٥	٣	تکن	بکمن
٢٣٢	٦	کنا	کنان	٣٠٨	١٧	حاجی	حامی
״	١٠	عتقشت	عشقست	٣٠٩	٢	حاتی	جاتی
٢٣٥	٤	پرودگار	پروردگار	٣١٩	١٧	آستان	عاصیان
٢٥٠	١٧	اس	پاس	٣٢٥	١٢	سجھے	مجھسے
٢٥٣	١	ہوے گا	ہووے گا	٣٣٠	١٥	لحدیر	لحد پر
٢٥٣	١٠	ٹڑکر	ٹڑبکر	٣٣١	٥	ہے کہ جو	ہے جو
٢٦١	١٢	بستر پر	کے بستر پر	٣٤٧	٦	آتاہے لبون	آتا ہے لبونپر
٢٦٤	٦	بہی منشرف	مشرف	٣٤٨	٣	تنویر ہے	تنور ہے
٢٦٥	٤	گمڑلی	بگڑگی	״	٤	منصور ہے	منصور ہے
٢٦٦	١٧	محبب	محبت	٣٥٦	٥	کو بلا	کوہ بلا
٢٧٤	״	اب ہے	کب ہے	٠	٠	٠	٠
٢٨٠	١٠	محکو	مجھکو	٠	٠	٠	٠

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۳۵۷	۱۳	سبب لقا جوالوزن	سبب لوبجوالوزن				
۳۵۸	۶	میم احمد ہوا	میم احمد کیا				
ایضاً	ایضاً	حائل	فیصل				
۳۶۰	۱۴	شورے	سوٹے				
۳۶۱	۲	معصیت نوۂ	معصیت آلودۂ				
۳۷۰	۸	غمخوا	غمخوار				
۳۷۰	۱۳	نیمجاں گشتم گر	نیمجان گشتم کہ				
۳۷۲	۴	بندہ را حکم مولا	بندہ را در حکم مولا				
۳۷۲	۷	کمندیو	فگندیو				
۳۷۲	۱۱	شید کردہ	شیدا کردۂ				
۳۷۳	۳	دل آے	دل آراے				
۳۷۴	۱۱	معبت	معیت				
۳۷۵	۱۷	پیدا ہو احمد	پیدا ہوا احمد				

اعلان

اس کتاب کے پڑھنے والے حضرات کی خدمتمیں
یہ عرض ہے کہ پہلے کتاب کی صحت
صحت نامہ سے فرمالیں اُسکے
بعد پڑھیں فقط

حسب ضابطہ اس کتاب کی رجسٹری ہو چکی
ہے۔ کوئی صاحب قصد طبع نفرمائیں ۔

(نوٹ)

جس کتاب پر مولف کی دستخط یا مہر نہو وہ مسروقہ ہے

RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

Checked
1987

اعلان

اس کتاب کے پڑھنے والے حضرات کی خدمتمیں
یہ عرض ہے کہ پہلے کتاب کی صحت
صحت نامہ سے فرمالیں اُسکے
بعد پڑھیں ۔

حسب ضابطہ اس کتاب کی رجسٹری ہو چکی
ہے۔ کوئی صاحب قصد طبع نفرمائیں ۔

(نوٹ)

جس کتاب پہ مولف کی دستخط یا مہر نہو وہ مسروقہ ہے